ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا
مئی 2017ء

حدیث نبوی شریف
(۱) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللهِ ﷺ:
تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ
مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ،
ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا،
ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ،
فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ،
ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَرْفَعَهَا،
ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا،
فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكُونَ،
ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا،
ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً،
فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ،
ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا،
ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ،
ثُمَّ سَكَتَ.
(مسند أحمد بن حنبل، حديث النعمان بن بشير)

اقتباس تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام
تمہارے لئے
دوسری قدرت
کا بھی دیکھنا ضروری ہے
اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے
کیونکہ وہ دائمی ہے
جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔
(الوصیت)
(الترجمۃ العربیۃ)
لَا بُدَّ أَنْ تَرَوُا الْقُدْرَةَ الثَّانِيَةَ أَيْضًا،
وَإِنَّ مَجِيئَهَا خَيْرٌ لَكُمْ،
لِأَنَّهَا دَائِمَةٌ وَلَنْ تَنْقَطِعَ إِلَى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ.
(الوصية)

قدرتِ ثانیہ کے ظہور کے چند مناظر

(بشکریہ بشیر ناصر صاحب پریس فوٹوگرافر)

نئی صدی کا
ایک عظیم عہد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ
تعالیٰ بنصرہ العزیز
عہد بر موقع صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی مورخہ 27 مئی 2008ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشھد ان لاالٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ

آج خلافتِ احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضے کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کرکے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اُس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعے اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔

اے خدا! تُو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللھم آمین۔ اللھم آمین ۔ اللھم آمین

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

خلافت نمبر

مئی 2017ء جلد نمبر 46 شمارہ 5

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
☆	خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز ۔ عالمی وحدت کا نشان ازمکرم مولانا نصیر احمد قمر صاحب	5
☆	خلافت جوبلی 2008ء پر دہرایا جانے والا مقدس عہد اور ہمارا فرض ازمکرم مولانا سید مبشر احمد ایاز صاحب	8
☆	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء ازمکرم مولانا عبدالماجد طاہر صاحب	13
☆	کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک ازمکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	26
☆	چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب کا مختصر ذکرِ خیر ازمکرم کرنل (ر) دلدار احمد صاحب	27
☆	جماعت احمدیہ کینیڈا کی مساعی کی چند جھلکیاں ازمحمد اکرم یوسف	28
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	32
☆	شعبہ تصاویر کینیڈا اور بعض دیگر	

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین وزیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ص وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْناً ط یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا ط وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ o

(سورۃ النور 56:24)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : عَلَیْکَ السَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ فِیْ عُسْرِکَ وَ یُسْرِکَ وَمَنْشَطِکَ وَ مَکْرَھِکَ وَاَثَرَۃٍ عَلَیْکَ۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الامارۃ وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ وتحریمھا فی المعصیۃ حدیث 4754 بحوالہ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 616)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تنگ دستی اور خوش حالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک غرض ہر حالت میں تیرے لئے (حاکم وقت کے حکم کو) سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔

دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے

مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے

’’سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائے گی۔‘‘

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 306)

’’اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے مؤحدوں کے قلب میں بھی بُت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ تفسیر زیر سورۃ النساء آیت 60۔ جلد دوم، صفحہ 246)

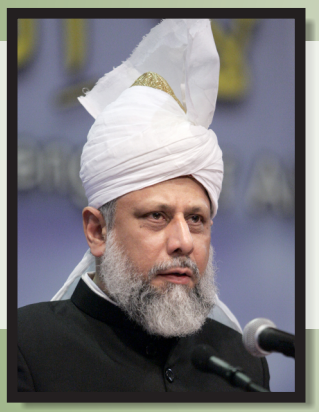

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات

مرتبہ: وکالتِ علیا تحریکِ جدید ربوہ

خطبہ جمعہ فرمودہ 3 مارچ 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

کہ رشتوں کے معاملات اور عائلی مسائل گھروں میں پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔ اور ان وجوہات کی وجہ سے بعض اوقات اولاد بھی راہِ راست سے ہٹتی چلی جاتی ہے۔ بعض اوقات پڑھائی کی وجہ سے لڑکیوں کے رشتہ کو دیر سے کیا جاتا ہے اور بعض اوقات لڑکیوں کی سہیلیاں وغیرہ عورتوں کو ان ممالک میں حقوق کے نام پر غلط مشورے دیتی ہیں۔ بعض اوقات تو پاکستان سے آنے والی لڑکیاں بھی غلط خواہشات کرتی ہیں۔ اور ایسی ہی برائیاں بلکہ اس سے بڑھ کر لڑکوں میں پائی جاتی ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قولِ سدید یعنی سیدھی بات نہیں کی جاتی۔ دونوں طرف سے غلطیاں ہوتی ہیں۔ بہر حال ان وجوہات کی بنا پر بچے اثر انداز ہوتے ہیں۔ بعض اوقات غلط توقعات رکھی جاتی ہیں مثلاً نئے گھر کی خواہش۔ ماں باپ کی بے جا دخل اندازی ہوتی ہے۔ بعض اوقات غلط وجوہات کی وجہ سے لڑکیوں کو طعنہ دیا جاتا ہے مثلاً رنگ یا قد کی وجہ سے یا ملازمت کے باعث۔ شکووں کا یہ سلسلہ دونوں طرف سے چلتا چلا جاتا ہے اور صرف بچگانہ باتیں ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دین سے دُوری ہے اور دنیاداری میں دلچسپی ہے۔

ہمیں دینی تعلیمات کی روشنی میں ہی اس کا حل تلاش کرنا ہوگا۔ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے۔ اور خاص طور پر شادی کے معاملات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تاکید کی ہے۔ مثلاً فرمایا کہ شادی کے وقت خاندان، خوبصورتی، مال و دولت چھوڑ کر جس بات کو ترجیح دینی چاہئے وہ یہ ہے کہ دینی عورت سے شادی کی جائے۔ پھر استخارہ کا بھی حکم ہے کہ رشتوں سے پہلے استخارہ کر لیا کرو۔ اگر وہ رشتہ درست نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ کوئی روک پیدا کر دے۔ نکاح پر پڑھی جانے والی آیات پر ہمیشہ غور کرتے رہنا چاہئے کہ کس طرح تقویٰ کی نصیحت ہے، رحمی رشتہ داروں کا لحاظ رکھنے کی نصیحت ہے اور قولِ سدید کا حکم ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ رشتوں میں خاندانوں کو نہیں دیکھنا چاہئے بلکہ تقویٰ کو دیکھنا چاہئے۔ ہاں کفو کو دیکھنا چاہئے۔ کفو کا مطلب ہے کہ حالات کو دیکھ لیا جائے اور مناسب جگہ پر رشتہ کیا جائے۔ حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر کفو اپنے خاندان میں موجود ہو تو اسے ترجیح دینی چاہئے لیکن یہ فرض نہیں ہے۔ اسی طرح لڑکی دیکھنا یا لڑکیوں کے گھر جانا بھی سنتِ رسول سے ثابت ہے۔ لیکن فضول باتوں میں ملوث نہیں ہونا چاہئے۔ اور بلا وجہ بات کو لٹکانا بھی نہیں چاہئے۔ لڑکیوں کو جذباتی تکلیف نہیں پہنچانی چاہئے۔

بعض اوقات لڑکے کے علیحدہ گھر نہ ہونے کی وجہ سے مسئلہ بنتا ہے۔ اگر لڑکے کے حالات ایسے نہ ہوں تو لڑکی والوں کو صبر کرنا چاہئے۔ بعض اوقات لڑکے کے ماں باپ کے پریشر کی وجہ سے بغیر کسی وجہ کے علیحدہ گھر نہیں لیتے۔ اس بارہ میں اسلامی تعلیم یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ اسلام نے گھر علیحدہ ہونے کی تلقین کی ہے۔ سو اگر کوئی جائز مجبوری نہ ہو تو گھر علیحدہ ہونا چاہئے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ قرآن نے عاشِروھن بالمعروف کا حکم دیا ہے یعنی احسن رنگ میں عورتوں کے ساتھ رہو۔ اگر کوئی برائی بھی دیکھو تو صبر کرو۔ پھر مردوں کی دوسری شادی کی خواہش کی وجہ سے بعض مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا مجبوری میں کرنا چاہئے۔ صرف اپنی نفسانی اغراض پورا کرنے کے لئے ایسا کرنا غلط طریق ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کو ہدایت دے کہ وہ تقویٰ اور دین کے مطابق ان مسائل کو حل کریں اور دنیا داری سے وہ بچتے چلے جائیں۔

حضورِ انور نے چار نمازِ جنازہ پڑھائے۔ 1۔ محمد نواز صاحب آف جرمنی۔ 2۔ مکرم سید رفیق احمد صاحب آف یوکے۔ 3۔ ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا لئیق احمد صاحب۔ 4۔ امین اللہ خاں سالک صاحب آف امریکہ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مارچ 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف ممالک میں اب جامعہ احمدیہ قائم ہو چکے ہیں جہاں سے مربیان تیار ہو رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے یہاں مغربی معاشرہ میں پڑھ کر پھر اپنے آپ کو جامعہ کے لئے پیش کیا۔ اپنے آپ کو وقف کر کے اللہ تعالیٰ کے دین کے سپاہیوں میں شامل ہو کر دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا وعدہ پورا کیا ہے۔ جماعت کو مربیان کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور یہ ضرورت بڑھتی جا رہی ہے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ والدین کو اور خاص طور پر واقفین نو کے والدین کو اس کے لئے اپنے بچوں کو تیار کرنا چاہئے۔ ہمارے انٹرنیشنل جامعات اب پاکستان، انڈیا، کینیڈا، جرمنی، گھانا، یوکے اور انڈونیشیا میں ہیں۔ خاص طور پر واقفین نو لڑکوں کو جامعہ احمدیہ میں جانا چاہئے۔ بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ مربیان اور عہدیداران آپس میں پورا تعاون نہیں کرتے اور پورے طور پر ایک دوسرے کی عزت نہیں کرتے۔ مربیان کو یاد رکھنا چاہئے کہ انتظامی لحاظ سے جو بھی ان کے اُوپر ہے اس کی بہر حال اطاعت کرنی ہے اور نمونہ دکھانا ہے اور صدران اور امراء کا بھی یہ کام ہے کہ مربیان کی عزت و احترام قائم کریں۔ اور اُن کو بھی تعاون اور مشورہ کے ساتھ چلنا چاہئے۔ پس آپس میں مل جل کر کام کرنا چاہئے۔ تعاونوا علی البر والتقوی کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ ہم سب کا مقصد تو ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ احباب جماعت کا خلافت سے تعلق پیدا کرنا اور تبلیغ کے ذریعہ توحید پھیلانا۔

(باقی صفحہ 7)

خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ) کی آواز۔ عالمی وحدت کا نشان

مکرم مولانا نصیر احمد قمر صاحب، مدیر اعلیٰ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن

قادیان دار الامان میں جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کے 124ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 28 دسمبر 2015ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طاہر ہال بیت الفتوح لندن سے ایم ٹی اے کے مواصلاتی ذرائع سے براہ راست اختتامی خطاب فرمایا۔ اس موقع پر قادیان میں مختلف رنگوں اور نسلوں سے تعلق رکھنے والے اور مختلف زبانیں بولنے والے 19,134 افراد جمع تھے۔ اس کے علاوہ بیت الفتوح لندن میں 5,340 افراد کا اجتماع تھا۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ آٹھ زبانوں میں براہ راست اس خطاب کے تراجم نشر ہو رہے تھے۔ علاوہ ازیں قادیان میں جلسہ میں شامل افراد کے لئے ان کی کئی مقامی زبانوں میں بھی تراجم کا انتظام تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کے آغاز میں فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج قادیان کا جلسہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے اور آج ایک دفعہ پھر اللہ تعالیٰ نئی ایجادات کے ذریعہ سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے لئے مقدر تھیں تا کہ دنیا میں اکائی اور وحدت قائم ہو مجھے یہاں لندن سے جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرما رہا ہے اور پھر صرف مَیں ہی نہیں بلکہ آپ جو یہاں میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں یہ بھی اس میں شامل ہو رہے ہیں اور لندن میں بیٹھ کر قادیان کے نظارے کر رہے ہیں۔ قادیان میں بیٹھے ہوئے لوگ لندن میں بیٹھے ہوئے احمدیوں کو دیکھ رہے ہیں۔ پس یہ ٹیکنالوجی جو مسیح موعود کے زمانے میں شروع ہوئی اس میں روز بروز اضافہ اور جدّت پیدا ہونا اور اشاعت اسلام کا کام ہونا اور وحدت کا قائم ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے الٰہی کلام ہونے کی دلیل ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے اور چودہ سو سال پہلے کی گئی پیشگوئیوں کو بڑی شان سے پوری کر رہا ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ذریعہ سے بھی پیشگوئیوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ کچھ آپ کے زمانے میں پوری ہوئیں، کچھ بعد میں پوری ہو رہی ہیں۔

آج ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہی حقیقی اسلام کا پتا چلا ہے۔ اُس اسلام کا پتا چلا ہے جس کی تعلیم ہمیشہ جاری رہنے والی تعلیم ہے اور جس کا خدا وہ زندہ خدا ہے جو آج بھی اپنے چنیدہ بندوں سے کلام کرتا ہے۔ آج بھی وہ خدا جو اسلام پیش کرتا ہے وہ خدا ہے جو اپنے بندوں کی رہنمائی کرتا ہے اور انہیں حق کے راستے دکھاتا ہے۔ آج بھی وہ خدا اس فسادزدہ دنیا کے بندوں کی آہ و بکا سنتا ہے اور ان کی رہنمائی فرماتا ہے۔ ان کے غموں کو دور کرتا ہے اور جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اس کے سینکڑوں ہزاروں واقعات لکھے پڑے ہیں اور صرف تاریخ ہی نہیں بلکہ آج بھی حق کے متلاشیوں کو سچائی کی راہیں دکھاتا ہے۔

دنیا کی نئی ٹیکنالوجی کی وجہ سے فاصلے کم ہو گئے ہیں۔ مہینوں کے سفر گھنٹوں میں ہونے لگے ہیں۔ ہزاروں میل کے فاصلے کے باوجود سیکنڈوں میں ایک دوسرے کی آوازیں اور تصویریں ہمیں پہنچ رہی ہیں۔ ایک دوسرے کے چہروں کے تأثرات اور جذبات کو لوگ دیکھ رہے ہیں۔ لیکن یہ بھی ہے کہ جہاں نیکی ہے وہاں بدی بھی ہے۔ جہاں نور ہے وہاں ظلمات بھی ہیں۔ جہاں فرشتے ہیں جو نیکیوں کے پرچار کرتے ہیں تو وہیں شیطان بھی ہے جو برائی اور بے حیائی کو پھیلانے کی ترغیب دے رہا ہے بلکہ زیادہ پُرجوش طریق پر پھیلا رہا ہے۔ یہی حال نئی ٹیکنالوجی کے ساتھ بھی ہے۔ یہ اشاعت اور تشہیر کے نئے ذرائع اور ایجادات شیطانی کاموں کو پھیلانے میں اپنی تمام تر صلاحیتیں اور ذرائع صرف کر رہی ہیں جس کے جال میں پھنس کر دنیا دین سے اور خدا سے دُور ہٹ رہی ہے۔ اِس وقت صرف ایم ٹی اے کا چینل ہے جو 24 گھنٹے اللہ اور رسول کی باتوں اور نیکی اور حیا کی باتوں کی تلقین میں لگا ہوا ہے۔ چند اور چینل بھی ہیں یا ہوں گے جو کچھ وقت اس کے لئے دیتے ہیں کہ دین کا پرچار کریں جو اللہ اور رسول کی باتیں بھی کرتے ہیں لیکن بعض دفعہ دوسروں کے جذبات کو زخمی بھی کر جاتے ہیں۔ بہرحال زیادہ تر چینل یا دوسرے ذرائع جو ایک دوسرے تک تصویریں یا آوازیں پہنچانے کے ہیں بے حیائی اور شیطانی باتیں کرنے پر ہی تُلے ہوئے ہیں۔ شیطان اپنی بات پوری کرنے پر زور لگا رہا ہے کہ مَیں ہر راستے سے آدم کی اولاد کو بھٹکانے کے لئے اور اسے سیدھے راستے سے ہٹانے کے لئے آؤں گا۔

ہم احمدی بھی اس دنیا میں رہ رہے ہیں اور ہمیں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے نئی ٹیکنالوجی کو اپنے بھٹکنے کے لئے نہیں بلکہ نیکیوں میں بڑھنے کے لئے اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں ترقی کرنے کے لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق سے رشتۂ تعلق و محبت میں بڑھنے کے لئے استعمال کرنا ہے۔ اس لئے صرف اس پروگرام یا جلسے کی حد تک نہیں بلکہ ہمیشہ اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ نے وحدت اور اکائی پیدا کرنے کے لئے ہمیں عطا فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ہم پر کتنا احسان ہے کہ باوجود دنیا میں بہت تھوڑے ہونے کے، باوجود بہت ہی قلیل اور تھوڑے وسائل اور ذرائع ہونے کے ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایسا ذریعہ عطا فرما دیا ہے جس سے ہم چوبیس گھنٹے میں جب چاہیں اپنی روحانی پیاس بجھا سکتے ہیں۔ دنیا کے پاس بہت مال ہے، بہت زیادہ وسائل ہیں، ذرائع ہیں لیکن کون سا ملک ہے اور کون سا مذہبی سربراہ ہے جس کا رابطہ اس کے ماننے والوں سے اتنے وسیع پیمانے پر اور دنیا میں ہر جگہ ہو۔ زیادہ سے زیادہ اگر ہو گا تو تھوڑے سے وقت اور چند منٹ کے لئے اور ملک کے اندر ہو گا اور اگر کسی کا ملک سے باہر رابطہ ہے بھی تو چند منٹ کے لئے اور وہ بھی اس لئے نہیں کہ کسی کی بیعت میں ہیں یا اسے ماننے والے ہیں بلکہ صرف دنیا کی خبروں سے آگاہ ہونے کے لئے۔ یہ انعام اللہ تعالیٰ نے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق مسیح موعود اور مہدی معہود کی جماعت کو ہی عطا فرمایا ہے۔ یہ معجزہ اور یہ نشان صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو ہی عطا فرمایا ہے کہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر جس کی پیشگوئی فرمائی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے پھر خلافت علی منہاج نبوت قائم ہو گی، نہ صرف اُس خلافت کو

قائم فرمایا بلکہ اس کے ذریعہ سے ایک جماعت قائم کر کے جو مغرب میں بھی پھیلی ہوئی ہے اور مشرق میں بھی، شمال میں بھی پھیلی ہوئی ہے اور جنوب میں بھی پھیلی ہوئی ہے۔ جو افریقہ میں بھی ہے اور ایشیا میں بھی۔ یورپ میں بھی ہے اور امریکہ میں بھی۔ جو آسٹریلیا میں بھی ہے اور جزائر میں بھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ایک لڑی میں پرو دیا اور آج خلیفۂ وقت کی آواز وحدت کا نشان بن کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے طفیل ایک وقت میں ہر جگہ گونج رہی ہے۔

پس خوش قسمت ہیں وہ جو آخرین کا حصہ بن کر اور آخرین میں شامل ہو کر اس وحدت کا حصہ بنے ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ جو اس وقت مسیح الزمان کی بستی میں بیٹھ کر جہاں روحانی ماحول سے حصہ پا رہے ہیں وہاں باوجود فاصلے کی دُوری کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ادنیٰ غلام اور خلیفۂ وقت کی باتیں سن رہے ہیں اور پھر دنیا کے ہر کونے میں بیٹھا ہوا احمدی یہ باتیں سن رہا ہے۔ اس وقت کہیں دن ہے اور کہیں رات ہے۔ کہیں صبح ہے کہیں شام ہے۔ لیکن قادیان کی بستی کے نظارے سبھی لوگ کر رہے ہیں اور کچھ حد تک اس روحانی ماحول سے بھی فیض پا رہے ہیں جس سے اس وقت قادیان میں بیٹھے ہوئے شاملین جلسہ فیض پا رہے ہیں۔ کیسا وعدوں کا سچا ہمارا خدا ہے جو ہمیں اپنے وعدوں کو پورا ہوتا ہوا دکھا کر ہمارے ایمان اور یقین میں اضافہ فرما رہا ہے۔

پس یہ باتیں ہم سے تقاضا کرتی ہیں کہ ہم اپنی تمام تر استعدادوں اور صلاحیتوں کے ساتھ اس خدا کے حکم پر بہ دل و جان عمل کرنے والے بن جائیں۔ اس کے حکموں پر ہر طرح سے عمل کرنے والے بن جائیں۔ یہی حقیقی شکر ہے جس کی ایک مومن سے توقع کی جا سکتی ہے"۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا مذکورہ بالا اقتباس اپنے اندر بہت سے نکات معرفت لئے ہوئے ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے نہایت جامعیت کے ساتھ بہت ہی خوبصورت اور دلنشیں انداز میں ایک وسیع مضمون کو چند جملوں میں سمیٹ دیا ہے گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ ہم احمدی جو مبایعین خلافت ہیں یقیناً بہت ہی سعید اور خوش بخت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ حبل اللہ عطا فرمائی ہے جس کو تھامنے کے نتیجہ میں ہم وحدت کی لڑی میں پروئے گئے ہیں۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے انٹرنیشنل جیسی نعمت سے نوازا ہے جس کے ذریعہ ہم خلیفۂ وقت کی آسمانی آواز کو براہ راست اور بار بار سننے کی توفیق پاتے ہیں۔ اور یہ چیز ہم سب کو خواہ وہ دنیا کے کسی بھی خطہ میں بسنے والے ہیں یا کوئی بھی زبان بولتے ہیں ایک ہی رنگ میں رنگنے اور عالمی وحدت کے قیام میں بہت ہی مفید اور ممد و معاون ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب مرد و زن، چھوٹے اور بڑے نہ صرف یہ کہ خلیفۂ وقت کے خطبات و خطابات اور آپ کے دیگر فرمودات و ارشادات کو پورے اہتمام کے ساتھ اور دلی محبت اور خلوص اور احترام کے ساتھ نہ صرف خود باقاعدگی سے سنیں بلکہ ان کو بھی جو اس معاملہ میں کسی وجہ سے غفلت یا محرومی کا شکار ہیں، توجہ دلائیں اور اس آسمانی آواز کو بگوش ہوش سننے اور اس پر دلی خلوص اور وفا اور اطاعت کے جذبہ کے ساتھ عمل پیرا ہونے کے لئے ہر ممکن سعی اور جدوجہد کریں۔ خود حضور انور ایدہ اللہ نے بارہا اس امر کی اہمیت کو اپنے خطبات، خطابات اور پیغامات میں واضح فرمایا ہے اور الفضل انٹرنیشنل کے قارئین ان سے بخوبی آگاہ ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 2013ء میں فرمایا:

"یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس زمانے میں فاصلوں کی دوری کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جماعت اور خلافت کے تعلق کو جوڑ دیا ہے۔ اس لئے میرے خطبات اور مختلف پروگراموں کو ضرور سنا کریں۔ یہ خطبات وقت کی ضرورت کے مطابق دینے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس لئے اپنے آپ کو اِن سے ضرور جوڑیں تا کہ دنیا میں ہر جگہ احمدیت کی تعلیم کی جو اِکائی ہے اس کا دنیا کو پتہ لگ سکے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 2013ء)

اسی طرح آپ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 9 اکتوبر 2015ء میں فرمایا:

"اس زمانے میں احمدی خوش قسمت ہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے جدید سہولتیں اور ایجادات پیدا فرمائیں وہاں احمدیوں کو بھی ان سے نوازا۔ دین کی اشاعت کے لئے جماعت کو بھی یہ سہولت مہیا فرمائی۔ ٹی وی، انٹرنیٹ اور ویب سائٹس وغیرہ پر جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام آج موجود ہے جس پر ہم جب چاہیں پہنچ سکتے ہیں۔ مختلف بڑی زبانوں میں ان کو دیکھ بھی سکتے ہیں اور سن بھی سکتے ہیں وہاں خلیفۂ وقت کے نصائح اور خطابات بھی وہاں سن پڑھ سکتے ہیں جو قرآن، حدیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام پر ہی مشتمل ہوتے ہیں۔ اور انہی پر بنیاد ہے اس کی جو دنیا میں آج ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہر جگہ پہنچ رہا ہے۔ جس نے جماعت کو اِکائی بننے کا ایک نیا انداز دیا ہے۔ پس آپ میں سے ہر ایک کو اس بات کو سامنے رکھنا چاہئے اور اس کی ہر ایک کو ضرورت ہے کہ ایم ٹی اے سے اپنا تعلق جوڑیں تا کہ اس اکائی کا حصہ بن سکیں۔ ہر ہفتہ کم از کم خطبہ سننے کی طرف خاص توجہ دیں۔ ہر گھر اپنے گھروں کے جائزے لے کہ کیا گھر کے ہر فرد نے یہ سنا ہے یا نہیں۔ اگر بیوی سنتی ہے اور خاوند نہیں تو تب بھی فائدہ نہیں۔ اگر باپ سنتا ہے اور ماں اور بچے نہیں سن رہے تب بھی کوئی فائدہ نہیں۔ یہ انتظام جو اللہ تعالیٰ نے ایک اکائی بننے کے لئے پیدا فرمایا ہے اس کے لئے ایک وقت میں دنیا کے ہر کونے میں خلیفۂ وقت کی آواز پہنچ جاتی ہے اس کا حصہ بننے کی ہر احمدی کو ضرورت ہے۔..... اگر کسی وجہ سے لائیو نہیں بھی سن سکتے تو ریکارڈنگ سنی جا سکتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 9 اکتوبر 2015ء)

اسی طرح خطبہ جمعہ فرمودہ 11 نومبر 2016ء میں حضور انور نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کو خلافت سے جماعت کا تعلق جوڑنے کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔ اگر گھروں میں آپ لوگ اس طرف توجہ نہیں دیں گے تو آہستہ آہستہ آپ کی اولادیں پیچھے ہٹنا شروع ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے ضرور پورے کرے گا انشاء اللہ۔ مخلصین بھی آئیں گے۔..... لیکن یہ نہ ہو کہ نئے آنے والے تو سب کچھ لے جائیں اور پرانے اس بات پر فخر کرتے رہیں کہ ہمارے باپ دادا صحابی تھے یا ہم پرانے احمدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کسی کے ساتھ کوئی رشتہ داری نہیں ہے۔ اگر پرانے اپنے آپ کو دور کریں گے تو پھر باپ دادا کے صحابی ہونے سے یا ان کے رشتہ دار ہونے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ پس اس سے پہلے کہ پچھتاوا شروع ہو جائے اپنے آپ کو خلافت کے ساتھ جوڑیں اور اس کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے دیا ہوا ہے اسے استعمال کریں۔ دوسرے بھی بے شمار اچھے پروگرام ایم ٹی اے پر آتے ہیں لیکن کم از کم خطبات تو ضرور سنا کریں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ 11 نومبر 2016ء)

حضور انور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ قادیان 2015ء کے موقع پر خطاب میں جو یہ فرمایا کہ "آج خلیفۂ وقت کی آواز وحدت کا نشان بن کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ایک وقت میں ہر جگہ گونج رہی ہے"، یہ حقیقت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے دن بدن روشن سے روشن تر ہوتی چلی جاتی ہے اور مومنین کی تقویت ایمان کا موجب ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ آج اگر خلیفۂ وقت کی آواز وحدت کا نشان بن کر ساری دنیا میں گونج رہی ہے تو اس لئے کہ یہ وہ آواز ہے جو خدائے ربّ العالمین، رحمان و رحیم و مالک یوم الدین سے مؤید و منصور ہے۔ آج اگر خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کی آواز اکناف عالم میں گونج رہی ہے تو اس لئے کہ یہ وہ آواز ہے جو حقیقی اسلام کی

نمائندہ اور خدا تعالیٰ کی کامل و مکمل شریعت اور هُدًی لِّلنّاس قرآن مجید، فرقان حمید کی سچی اور حقیقی تعلیمات پر مبنی آواز ہے۔ آج اگر دنیا بھر میں پھیلی ہوئی سعید روحیں اس آواز پر کان دھرتی اور اس کی اندرونی اور بیرونی، ظاہری و باطنی سچائی کی غیر معمولی کشش اور اس کی پاک تاثیرات کو محسوس کر رہی ہیں تو اس لئے کہ یہ وہ آواز ہے جو رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے فیض یافتہ آواز ہے۔ اور اس لئے کہ یہ وہ آواز ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور آپؐ کے غلام کامل اور عظیم روحانی فرزند مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کی نمائندہ آواز ہے جس کے تمام دنیا میں پھیلنے اور تمام ادیان پر غالب آنے کی بشارتیں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں پہلے سے دی جا چکی ہیں۔ ہاں یہ اسی مسیح و مہدی علیہ السلام کی نمائندہ آواز ہے جس کی سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں اور جس نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر آج سے ایک سو گیارہ سال قبل یہ تحریر فرمایا تھا کہ:

’’خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔‘‘

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307-306)

عالمی وحدت کا قیام ایک ایسی لیڈرشپ کے ذریعہ ہی ممکن ہے جو عالمی ہو، جو ہر قسم کی جانبداریوں سے منزہ، ہر قسم کے تعصّبات سے پاک، تقویٰ اور انصاف کے بلند میناروں پر مستحکم اور حَنِیفاً مُسلماً ہو۔ جو ہر قسم کی جغرافیائی حدود و قیود سے آزاد ہو، جس کا دل بلا تمیز مذہب و ملّت اور رنگ و نسل ساری انسانیت کی خیر خواہی اور بھلائی سے لبریز ہو اور جس کا ایک زندہ اور کامل تعلق توحید باری تعالیٰ سے ہو۔ اس لئے کہ توحید کے چشمہ سے سیراب ہوئے بغیر حقیقی معنوں میں کوئی وحدت قائم نہیں ہو سکتی۔ اور اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو دلوں میں باہمی الفت و محبت پیدا کرنے والا ہے۔ سفلی تدبیروں اور دنیوی اموال و خزائن سے دلوں میں مودّت و وحدت نہیں پیدا کی جا سکتی۔ اور آج رُوئے زمین پر خدا تعالیٰ کی قائم کردہ خلافت علیٰ منہاج نبوت یعنی خلافت مسیح موعود علیہ السلام ہی وہ پاک اور مقدس اور سراپا رحمت و شفقت اور خدا تعالیٰ کے نور سے منوّر اور اس سے تائید یافتہ، حکمت و فراست رکھنے والی وہ آسمانی قیادت و سیادت ہے جو توحید حقیقی سے وابستگی کے نتیجہ میں دنیا بھر میں حقیقی امن و انصاف کے قیام اور تمام بنی نوع انسان کو باہمی محبت و اخوت اور وحدت کی لڑی میں پرونے کے لئے کوشاں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں اسے ہر روز نئی کامیابیاں نصیب ہو رہی ہیں اور یہ آواز دن بدن اپنی طاقت اور تاثیر میں بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ کے مختلف ممالک کے دورہ جات اور مختلف تقریبات میں حضور انور کے خطابات اور ان کی غیر معمولی تاثیرات کے ذکر پر مشتمل رپورٹس الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو رہی ہیں جو اس بات پر شاہد ہیں کہ کس طرح حضرت خلیفۃ المسیح کی آواز ساری دنیا میں گونج رہی ہے۔ اللہ کے فضل سے وہ وقت دُور نہیں جب دنیا کی بھاری اکثریت اس حقیقت کو پہچان لے گی اور سعید فطرت لوگوں کے دلوں پر آسمان سے فرشتوں کی فوجیں اتر کر اس آواز کو سننے اور اسے قبول کرنے پر مستعد کریں گی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی حسب ذیل بشارت بھی بڑی شان سے پوری ہوگی۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’مَیں آسمان سے اُترا ہوں اُن پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کے پورا کرنے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کرے گا بلکہ کر رہا ہے اور اگر مَیں چپ بھی رہوں اور میری قلم لکھنے سے رُکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اُترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے۔..... چونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے۔ وہ وقت دُور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اُترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔‘‘

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد سوم۔ صفحہ 11 تا 13، حاشیہ)

بقیہ از خطبات جمعہ کے خلاصہ جات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ کوئی جماعت اس وقت تک جماعت نہیں ہو سکتی جب تک طاقتور لوگ کمزوروں کی مدد نہ کریں۔ پس اس روح کو ذہن میں رکھ کر مربیان اور عہدیداران کو کام کرنا چاہئے۔ اگر آپس کا تعاون نہ ہو تو شیطان مختلف رنگ میں اس جماعت میں بے چینیاں پیدا کرتا ہے۔ عمومی طور پر کوئی اختلافات نہیں پائے جاتے۔ ایسا بہت ہی کم ہوتا ہے۔ ان باتوں کے بتانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ مربیان اور عہدیداران کو واضح طور پر اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو اور تا کہ کوئی مسئلہ پیدا نہ ہو۔ پس احباب جماعت کی علمی اور عملی تربیت دونوں نے مل کر عاجزی اختیار کرتے ہوئے، کرنی ہے۔ واقفین زندگی کا ادب کرنے سے آئندہ مربیان کا حصول بھی آسان ہوگا۔ گو خدا تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں تحریک پیدا کرتا ہے لیکن یہ تو انسانی فطرت ہے۔ اگر نوجوان جماعتوں میں واقفین زندگی کی عزت ہوتے ہوئے دیکھیں گے تو اُن کی بھی اس طرف توجہ پیدا ہوگی۔ جماعت احمدیہ کے ہر ممبر سے محبت سے بات کریں۔ جماعتی خدمت کو اپنے لئے ایک عزت سمجھیں اور خلیفہ وقت کی توقعات کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ ہمیشہ مسکرا کر ملتے تھے۔ اسی طرح معاملات کو جلدی نپٹایا کریں تا کہ لوگوں کو شکایات پیدا نہ ہوں اور اگر تاخیر ہو رہی ہے تو فریقین کو بتا دینا چاہئے تا کہ ان کو براہ محسوس نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ قیامت کے دن منصف حاکم اللہ کا محبوب اور غیر منصف حاکم خدا تعالیٰ سے دُور ہوگا۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو تقویٰ اور عاجزی سے پوری کرنی چاہئیں۔ اسی طرح اگر کوئی عہدیداران کے خلاف کوئی شکایت کرے تو آپ کے اندر بات سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے اور اپنا جائزہ لینا چاہئے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے ہر ممبر کو تقویٰ میں بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے اسی طرح ان کو تقویٰ شعار عہدیداران بھی ملیں گے۔

آخر میں حضورِ انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمارا ہر کام اللہ کی رضا کے لئے ہو۔ ہم اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی جماعت میں شمولیت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو توقعات ہیں ان پر پورا اترنے والے ہوں۔ فرمایا خدا چاہتا ہے کہ تم ایک ایسی جماعت بنو جو تقویٰ میں بڑھنے والی ہو۔ تمہاری مجلسوں میں ناپاکی اور ہنسی ٹھٹھے نہ ہوں۔ نیک دل اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو۔ اللہ کرے کہ ہم اپنی حالتوں کو اس کے مطابق بناتے ہوئے اللہ کی رحمت کے سائے میں آنے والے ہوں۔ آمین

احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

مبشر احمد خالد

فون نمبر: 3494 988-647

ای میل: manager@ahmadiyyagazette.ca

خلافت جوبلی 2008ء پر دہرایا جانے والا مقدس عہد اور ہمارا فرض

مکرم مولانا سید مبشر احمد ایازؔ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْکَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا (سورۃ الاحزاب 24:33)

ترجمہ: مومنوں میں کچھ ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اسے سچا کر دکھایا پس ان میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی منت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز (اپنے طرز عمل میں) کوئی تبدیلی نہیں کی۔

آج ... ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول ﷺ کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔ ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا! تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْن۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْن۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْن۔

(اداریہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 13 جون 2008ء، صفحہ 2)

صاحب صدر اور معزز خواتین وحضرات یہی خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے:

خلافت جوبلی 2008ء پر دہرایا جانے والا مقدس عہد اور ہمارا فرض

معزز سامعین! مذاہب کی تاریخ اور قرآن کریم کے مطالعہ سے بخوبی علم ہوتا ہے کہ کسی بھی فرد اور قوموں کی زندگیوں میں عہد و پیمان کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ قرآن کریم نے کہیں یہ فرمایا ہے۔

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا
(سورۃ بنی اسرائیل 35:17)

عہد پورے کیا کرو کہ ہر عہد کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔

تو کہیں یہ فرمایا کہ جس نے اللہ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو پورا کیا تو اس کو بہت بڑا اجر دیں گے۔ (سورۃ الفتح 11:48) اور کہیں یہ انذار بھی ہے کہ عہد شکنی کرنے والے خاسرون، سخت گھاٹا پانے والے ہیں۔ (سورۃ البقرۃ 28:2)

قوموں سے عہد و پیمان کی ایک بہت نمایاں مثال بنی اسرائیل کی ہے۔ فرمایا:

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِo
(سورۃ البقرۃ 41:2)

اے بنی اسرائیل اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی اور میرے عہد کو پورا کرو، میں بھی تمہارے عہد کو پورا کروں گا اور بس مجھ سے ہی ڈرو۔

اسی عہد کی بدولت بنی اسرائیل نبوت و خلافت جیسی عظیم الشان نعمت کی وارث ٹھہرے، ان دینی اور روحانی نعمتوں کے ساتھ ساتھ دنیاوی سلطنت کی وسعتوں کی بھی کوئی حد نہ تھی۔ خدا کا ہاتھ ان پر تھا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے خود خدا ان کے ساتھ ہر میدان میں آن کھڑا ہوا کرتا تھا۔

فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَo (سورۃ البقرۃ 48:2)

دین و دنیا کی کون سی نعمت ہوگی جو ان کے پاس نہ تھی۔ لیکن جب انہوں نے اپنے اس کئے ہوئے عہد کو فراموش کر دیا۔ تو پھر خدا نے بھی یہ انعامات واپس لینے شروع کر دئے۔ اور مسیح ناصری کو بھیج کر اس عہد کو ختم کرنے کا اشارہ کر دیا کہ اب تم اس قابل نہیں رہے کہ خدا کی نعمتوں کی حامل اور وارث قوم کہلا سکو۔ اور پھر یہ قوم راندہ درگاہ قرار پائی۔ خدا تعالیٰ نے انہیں سؤر اور بندر کہہ کر پکارا۔ اور ہمیشہ کے لئے ذلت کی خاک چاٹنے والی قوم قرار دیا۔ اور یہ عہد شکن قوم خدا کے غضب کا ایسا شکار ہوئی کہ مومنوں کو یہ دعا سکھائی گئی غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ (سورۃ الفاتحہ 7:1) کہ اے خدا ہمیں کبھی بنی اسرائیل جیسی قوم کی طرح نہ بنا دینا کہ جو پھر تیرے اس طرح کے غضب کا شکار ہو گئے۔

اور اب صدیوں کے بعد امت محمدیہ میں آنے والا مسیح محمدی ایک نشان قرار پایا اور خدا تعالیٰ نے ایک اور قوم کا انتخاب کیا۔ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ، اب عہد کی کمان اس قوم کی جھولی میں رکھی گئی کہ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے عہدوں کو نباہنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔

خدائی پیش خبریوں کے مطابق جو مسیح آیا اس نے خدائے احد و صمد کی توحید اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت و تقدس کا جھنڈا بلند کیا۔ اور اپنے مسیحائی انفاس سے صدیوں کے مُردوں کو زندہ کر دیا۔ سالوں کے لاعلاج بیمار دستِ عیسیٰ سے شفا پاتے ہوئے خدائے کریم و منان کی گود میں بٹھا دئے گئے۔ اور جب وہ جانے لگا تو جاتے ہوئے ہمیں یہ کہہ کر گیا کہ دیکھو میں تو جا رہا ہوں لیکن خوشخبری ہو کہ مجھے بھیجنے والا خدا تمہیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔ میں اس کو تمہارے پاس چھوڑے جا رہا ہوں۔ اور وہ یہ بھی وصیت کر کے گیا کہ بشر ہونے کے ناتے مجھے تو جانا ہی ہے لیکن یاد رکھنا میرے بعد جو خلیفہ ہوگا وہ میرا ہی جانشین ہوگا اور اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ ان برکتوں کو جاری و ساری رکھے گا جو میرے وجود سے وابستہ تھیں۔ آپؑ نے تحریر فرمایا:

''خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو ... خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ

رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔''

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 353)

پس اے جماعت احمدیہ! یہ خوش نصیبی مبارک ہو کہ خلافت جیسی عظیم الشان اور عالی مرتبت نعمت سے تم نوازے گئے ہو۔ اور مبارک ہو کہ اس ذوالمجد والعطاء کی نظر اب ہم پر پڑی کہ وہ ہم سے اپنے عہد و پیمان باندھے۔ اس پر ہم جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔

اگر ہر بال ہو جائے سخن ور
تو پھر بھی شکر ہے امکاں سے باہر

اسلام کی سربلندی اور استحکام خلافت کے عہد اس سے پہلے بھی جماعت دہراتی رہی ہے۔ اور صرف زبان سے ہی نہیں بلکہ اپنے عمل سے بھی اس عہد کو پورا کرتی رہی ہے۔ کچھ اسی طرح کا ایک عہد اس عہد سے ٹھیک ایک سو سال پہلے ایک اکیلے شخص نے جانے والے کے سرہانے کھڑے ہو کر دہرایا تھا۔ 26 مئی 1908ء کو۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے! آپ اپنی زندگی کے ان عہد آفریں لمحات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آخری لمحے تھے اور آپؑ کے اردگرد مرد ہی مرد تھے... میں وہاں جگہ بنا کر آپؑ کے سرہانے کی طرف چلا گیا... میں وہاں کھڑا ہوا اور میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی آنکھ کھولتے اِدھر اُدھر پھیرتے پھر بند کر لیتے۔... کئی دفعہ آپؑ نے اسی طرح کیا۔ آخر آپؑ نے زور لگا کر... اپنی آنکھ کو کھولا اور نگاہ کو چکّر دیتے ہوئے سرہانے کی طرف دیکھا۔ نظر گھومتے گھومتے جب آپؑ کی نظر میرے چہرہ پر پڑی تو مجھے اس وقت ایسا محسوس ہوا جیسے آپؑ میری ہی تلاش میں تھے اور مجھے دیکھ کر آپؑ کو اطمینان ہو گیا۔ اس کے بعد آپؑ نے آنکھیں بند کر لیں۔ آخری سانس لیا اور وفات پا گئے۔ ... آپؑ کی وفات کے معاً بعد کچھ لوگ گھبرائے کہ اب کیا ہو گا۔... میں نے ان کو یہ کہتے سنا کہ اب جماعت کا کیا حال ہو گا؟ تو مجھے یاد ہے کہ گو میں اُس وقت اُنیس سال کا تھا مگر میں نے اسی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سرہانے کھڑے ہو کر کہا کہ اے خدا! میں تجھ کو حاضر ناظر جان کر تجھ سے سچے دل سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت احمدیت سے پھر جائے تب بھی وہ پیغام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ تو نے نازل فرمایا ہے میں اُس کو دنیا کے کونہ کونہ میں پھیلاؤں گا۔''

(خطبات محمودؓ۔ جلد 25، صفحہ 133-134)

حضرات! یہ وہ عہد تھا۔ جو اُس ایک شخص نے کیا۔ ایک مقدس ہستی کے سرہانے کھڑے ہو کر ایک اولوالعزم کا مقدّس عہد۔ اور پھر ایک دنیا نے دیکھا کہ اس اکیلے شخص نے کس طرح اپنے عہد کو پورا کیا۔

کر نہیں سکتا کوئی انکار عالم ہے گواہ
جو کہا تھا اس نے آخر کر دکھایا بالیقیں
صرف کر ڈالیں خدا کی راہ میں سب طاقتیں
جان کی بازی لگا دی قول پر ہارا نہیں

اور پھر ایک دنیا نے دیکھا کہ اس مقدس عہد کو خدا نے وَّاَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا (سورۃ آل عمران 3:38) اپنے فضل کے ہاتھوں سے قبول کیا اور ایسا پروان چڑھایا کہ کہ اس عہد میں پھر وہ اکیلا نہیں رہا۔ ایک جماعت عطا ہوئی۔ خلافت سے محبت کرنے والی،

☆ اپنی جانوں کا نذرانہ اپنی ہتھیلیوں پر لئے پھرنے والی جماعت

☆ اپنی زندگیوں کو خدا کی خاطر خلافت کے حضور پیش کرنے والی واقفین کی جماعت

☆ اپنے خون پسینے سے جمع کئے جانے والے مالوں کو خلیفہ کے قدموں پر نچھاور کرنے والی جماعت

☆ اپنے وقت کو، اپنی اولادوں اور عزیز رشتہ داروں اور تمام تعلقات کو خلافت کے راستے قربان کرنے والی جماعت

خلافت سے پیار کرنے والی اس قوم کی ایک سو آٹھ سالہ تاریخ گواہ ہے کہ اس نے جو بھی عہد کیا اس کو پورا کر دکھایا۔ براعظم افریقہ کے صحرا اور سرسبز و شاداب آبادیاں گواہ ہیں کہ مسیح محمدی کے ان دیوانوں نے، بھوکے پیاسے رہ کر خدائے واحد و یگانہ کی توحید کا پیغام پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ یہ جو براعظم افریقہ سے آئے ہوئے پیارے اس جلسہ گاہ میں موجود ہیں۔ ان کے سینوں میں خلافت سے محبت اور ایمان کی روشنی جو کہ سورج کو بھی شرمندہ کرتی ہے۔ خلافت سے محبت کرنے والے یہ انہیں مبلغین کی قربانیوں کا ثمرہ ہے۔ مولوی ظہور حسین صاحب بخارا کے زخم گواہ ہیں کہ روس کی سنگلاخ یخ بستہ آبادیوں اور جیل کی کوٹھڑیوں میں بند رہنے کے باوجود ایک خدا اور اس کے رسول محمد ﷺ کا پیغام پہنچانا بند نہیں کیا۔ امریکہ میں جانے والے پہلے مبلغ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح آج بھی ہمیں بتا رہی ہے کہ امریکہ کی جیلوں میں بند رہنے کے باوجود انہوں نے توحید کا جھنڈا تھامے رکھا۔ نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا اور یورپ کے کلیساؤں میں اذانیں دینے والے بھی وہی خلافت کے فدائی تھے کہ جو اپنے عہد کو پورا کرنے کے لئے اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر ان ملکوں میں چلے آئے اور بھوکے پیاسے رہ کر اس عہد کو پورا کیا اور **آج اسی عہد کا یہ پھل ہے کہ خدا کے فضل سے پورے یورپ کیا پوری دنیا میں احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔**

اور یہی وہ جاں نثار تھے کہ جنہوں نے شہادت گاہ میں قدم رکھا تو بڑے ناز سے رکھا۔ ان شہیدوں کے خونچکاں کفنوں پر تاریخ کی سنہری کرنوں کے کروڑوں بناؤ ہیں۔ شہداء کے نورانی وجودوں کی یہ روپہلی کرنیں مظفر شہید کی روح کی شکل میں امریکہ میں بھی جگمگا رہی ہیں۔ ایسے جاں نثاروں کی محبت و وفا کا سورج انڈونیشیا اور انڈیا اور افغانستان اور بنگلہ دیش میں بھی پوری آب و تاب سے چمک رہا ہے۔ اور پاکستان کے احمدی بھی اپنے عہدوں میں کبھی پیچھے نہیں رہے۔ وہاں کی مائیں اپنے سہاگ قربان کرنے کے بعد بھی خلافت کی محبت سے چور پُرعزم ہاتھوں سے اپنے بچوں کا بناؤ سنگھار کرتی ہیں اور اگلے جمعہ کے لئے تیار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ اے میرے دل کے ٹکڑو کہ جنہیں میں نے اپنے خون جگر سے پالا ہے تمہیں قسم ہے کہ آج مسجد کی اگلی صف میں اسی جگہ بیٹھنا کہ جہاں پچھلے جمعہ تمہارا باپ شہید ہوا تھا۔

حضرات! جماعت کی تاریخ اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ایسے ہزاروں لاکھوں دیوانوں سے بھری پڑی ہے۔ آج بھی اور اس سے پہلے بھی۔...

اپنے فرائض سے سرشار جاں نثار عشاق کی اسی محبت و وارفتگی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار فرمایا تھا کہ:

''خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں میں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں، میں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لئے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں۔ میں انہیں جلتے ہوئے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے تنوروں میں کود کر دکھا دیں۔ اگر خودکشی حرام نہ ہوتی اگر خود کشی اسلام میں ناجائز نہ ہوتی تو میں اس وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سو آدمیوں کو میں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہو جانے کا حکم دیتا اور وہ سو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر

مرجاتا۔‘‘

(روزنامہ الفضل ربوہ۔18 فروری 1958ء صفحہ 17-18)

پس اے میرے عزیز ترین سننے والو! عہد خلافت کو نباہتے ہوئے ہمارے بزرگ اسلاف کی تاریخ بہت خوبصورت اور قابل رشک ہے۔ یہ سچ مچ وہ لوگ تھے کہ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ (سورۃ الاحزاب 24:33) جس بات کا اپنے خدا سے عہد کیا پھر اس کو سچ کر دکھایا۔

اب 2008ء کی 27 مئی کو ہم نے ایک مقدس عہد کیا ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم پہلوں سے کہیں بڑھ کر محبت وعقیدت کے ساتھ ہر قسم کی قربانی کے ساتھ اس عہد میں ایسے رنگ بھریں کہ گزشتہ تاریخ کی داستانوں کے رنگوں میں مزید نکھار اور چمک پیدا ہونے لگے۔ یہ عہد ہمیں اپنے انہی فرائض اور ذمہ داریوں کی یاد دلاتا ہے کہ جن کو ہمارے پہلوں نے بڑے احسن رنگ میں پورا کیا تھا۔ اگر ہم خلافت کی نعمت سے کماحقہ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہم اس عہد سے سرخرو ہوں اور ہماری نسلیں بھی اس بابرگ وبار شجر سایہ دار کے شیریں پھل کھانے والی ہوں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم خلیفہ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہنے کے لئے آگے بڑھیں۔ آپ نے وہ آواز خطبہ میں دی ہو، یا خطاب میں وہ غانا میں فرمائی ہو یا کینیڈا میں، ہم میں سے ہر ایک احمدی پہلا مخاطب اپنے آپ کو سمجھے۔ ہر احمدی کا دل اطاعت وفرمانبرداری میں اس صحابی رسول کی طرح ہو کہ جس نے گلی میں چلتے ہوئے رسول پاک ﷺ کی آواز سنی کہ بیٹھ جائیں۔ تو وہ وہیں بیٹھ گیا۔ کسی نے کہا کہ حضور ﷺ نے تو مسجد میں موجود لوگوں سے فرمایا ہے۔ اس نے کہا کہ ایسا ہی ہوگا لیکن میرے کانوں میں یہ آواز پڑی ہے تو میں نے نہیں چاہا کہ اس پیارے کی آواز میرے کانوں میں پڑے اور اس پر عمل نہ کروں۔

خدا کے فضل سے آج ہر احمدی کا دل خلافت سے ایسی ہی محبت واطاعت کے ساتھ دھڑکتا ہے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی پیاری جماعت کے اسی اخلاص ووفا کا ذکر کرتے ہوئے ایک بار فرمایا تھا:

’’حیرت ہے کہ ابھی تک دنیا کو، ان لوگوں کو خاص طور پر یہ نہیں پتہ چلا کہ احمدی کیا چیز ہیں؟ گزشتہ ایک سو بیس سالہ احمدیت کی زندگی کے ہر ہر سیکنڈ کے عمل نے بھی ان کی آنکھیں نہیں کھولیں۔ یہ ایک امام کی آواز پر اُٹھنے اور بیٹھنے والے لوگ ہیں۔ یہ اُس مسیح موعود کے ماننے والے لوگ ہیں جو اپنے آقا ومطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیم کو دنیا میں رائج کرنے آیا تھا۔ جنہوں نے جانور طبع لوگوں کو انسان اور انسانوں کو باخدا انسان بنایا تھا۔... پس یہ وہ لوگ ہیں، یہ وہ مائیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں پیدا کی ہیں۔ قربانیوں کی عظیم مثال ہیں۔...

پس اے احمدی ماؤں! اس جذبے کو اور ان نیک اور پاک جذبات کو اور ان خیالات کو کبھی مرنے نہ دینا۔ جب تک یہ جذبات رہیں گے، جب تک یہ پُرعزم سوچیں رہیں گی، کوئی دشمن کبھی جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔‘‘ (خطبات مسرور۔ جلد 8، صفحہ 261، 263)

پس ہمارا سب سے پہلا اور سب سے آخری فرض یہی ہے کہ خلافت کی طرف سے اُٹھنے والی آواز کی طرف کان دھریں۔ اور جان لیں کہ اس آواز کے ساتھ خدا کی آواز ہے۔ اس آواز کو معمولی نہ سمجھیں۔ کہ ہماری تمام تر فلاح اور کامیابی اسی آواز کی اطاعت میں ہے۔ ہمارا دین ہو یا دنیا، یہ جہان ہو یا اگلا جہان اسی آواز پر لبیک کہنے سے سنورے گا۔ یہ جو عہد ہم نے دہرایا ہے یہ جو فرائض اور ذمہ داریاں ہماری بتا رہا ہے وہ فرائض بھی آج ہمیں ہمارے اسی پیارے امام کے ارشادات سے ہی معلوم ہوں گے۔ ہمارے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسلسل یہ فرما رہے ہیں کہ:

☆ دعائیں کریں، دعائیں کریں، دعائیں کریں۔

(اور خدا کے فضل سے خلیفہ وقت کی دعائیں اور دعاؤں کی طرف توجہ دلانا ہے کہ ان کا ثمرہ ہم کھا رہے ہیں کہ جو پہلے سالوں میں اگر ایک بار پھل لگتا تھا تو اب یوں لگتا ہے کہ وہی شجرہ مبارکہ اب سال میں کئی بار پھل دے رہا ہے۔)

☆ پھر حضور انور فرما رہے ہیں کہ پنجوقتہ نمازیں اس کی شرائط کے مطابق ادا کریں،

☆ آپ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ پر درود کثرت سے پڑھیں، آپؐ کی سیرت طیبہ اور اسلام کی تعلیم پر خود بھی عمل کریں اور دنیا کو بھی اس خوبصورت تعلیم سے آگاہ کریں، کہ آپؐ کی مقدس ذات بابرکات پر حملہ کرنے والوں کا صحیح جواب یہ ہے کہ وہ آپؐ کی سیرت وسوانح سے آگاہ ہو جائے۔

☆ آپ فرما رہے ہیں: کہ توحید کا پیغام دینے والی تم قوم ہو، اس لئے خبردار کہ کبھی بھی شرک کا واہمہ بھی دلوں میں نہ آنے پائے،

☆ آپ فرما رہے ہیں: کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے دو ہی بڑے مقصد تھے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد اس لئے نہ تو اللہ کے حقوق کی ادائیگی میں سستی ہو اور نہ ہی بندوں کے حقوق ادا کرنے میں کوئی کوتاہی ہو۔

☆ آپ فرما رہے ہیں: صرف اس بات پر پریشان نہیں ہو جانا چاہئے کہ ایک ملک میں ابتلا یا امتحان کا دور لمبا ہو گیا۔ بلکہ یہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وسعتیں کہاں تک پھیل رہی ہیں۔

☆ آپ فرما رہے ہیں: ہمیں بہت زیادہ فکر کرنی چاہئے، ان لوگوں کو جن کے باپ دادا نے احمدیت قبول کی، جنہوں نے احمدیت قبول کر کے ہم پر بہت بڑا احسان کیا کہ ہم نے کبھی ان کے نام کو بٹہ نہیں لگنے دینا۔

☆ آپ فرما رہے ہیں: آج دنیا کو آفات سے بچانے اور اس کا خدا سے تعلق جوڑنے کی ذمہ داری ہر احمدی پر ہے۔ پس اس کے لئے ہم جب تک انفرادی اور اجتماعی کوشش نہیں کریں گے، ہر ایک اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش نہیں کرے گا، ہم احمدِ ثانی کے حقیقی ماننے والوں میں شامل ہونے والے نہیں کہلا سکتے۔

☆ آپ فرما رہے ہیں: جماعت کی ویب سائٹ ایم ٹی اے اور alislam حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ کو پہنچانے اور ہر احمدی کی تربیت اور خلافت سے جوڑنے کا ذریعہ ہیں۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس کے ساتھ جڑنے کی کوشش کرے۔

☆ آپ فرما رہے ہیں: ہمیشہ سمجھیں کہ آپ کے ہاتھ کے پیچھے آج احمدیت اور حقیقی اسلام کا چہرہ ہے جسے آپ نے کبھی نقصان نہیں پہنچنے دینا اور ہر وقت چوکس رہنا ہے اور ہر احمدی نے خلافت احمدیہ کی حفاظت کے لئے جان، مال، وقت اور عزت قربان کرنے کا جو عہد کیا ہے اسے پورا کرنا ہے۔

☆ 29 جولائی 2016ء کے خطبہ میں ہمارے امام نے جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

’’ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں کہ ہم اسلام کا امن کا پیغام دنیا میں ہر جگہ پہنچائیں۔... اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام وہ مذہب ہے جس نے دنیا میں پھیلنا ہے انشاء اللہ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ اب احمدیت کے ذریعہ سے ہونی ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ اللہ تعالیٰ نے مقدّر کیا ہوا ہے لیکن ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ یہ ترقی کے نظارے ہم اپنی زندگیوں میں دیکھ سکیں اور ہماری کمزوریاں اور کوتاہیاں اس ترقی کو ہم سے دُور کرنے والی نہ ہوں۔ پس اپنی پردہ پوشی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ہمیں محنت اور دعاؤں کی

ضرورت ہے۔... اور صدقات پر توجہ دینی چاہئے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 12 اگست 2016ء، صفحہ 26-27)

معزز خواتین وحضرات! حضور انور کے اس ارشاد کو کبھی نہ بھولیں وگرنہ فرائض کی ادائیگی تو دُور کی بات ہے ہم کہیں کے بھی نہیں رہیں گے۔ آپ فرماتے ہیں:

''جو اپنے زعم میں اپنے آپ کو کسی مقام پر پہنچا ہوا سمجھتے ہیں، یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو کوئی مستقل مقام مل گیا ہے یا ایسے مقام پر پہنچ گئے ہیں جہاں وہ محفوظ ہو گئے ہیں۔ جب کبھی انسان کو یہ خیال آیا چاہے وہ کتنا بھی پارسا ہو تو سمجھو کہ روحانی لحاظ سے وہ مارا گیا اور شیطان کے شکنجے میں آ گیا۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔8 جولائی 2011ء، صفحہ 7)

☆ سامعین کرام! اگر ہمیں اپنے فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے ہیں تو ہمیشہ اپنے امام کی اس نصیحت کو پلّے باندھ لیں جس میں آپ نے فرمایا:

''اگر کسی عہدیدار کے دل میں کبھی مَیں آئے یا خود پسندی پیدا ہو تو اسے استغفار کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ پس جماعت احمدیہ کی ترقی میں نہ علماء کی علمیت کام دے رہی ہے، نہ عقلمند کی عقل کام دے رہی ہے، نہ دنیاوی علم رکھنے والے کا علم و ہنر کام دے رہا ہے۔ اگر کسی دینی علم رکھنے والے، اگر کسی عقلمند کی عقل، اگر کسی دنیاوی علم والے کی علمیت، اگر ماہرین کے ہنر جماعت کے کاموں میں غیر معمولی نتائج پیدا کر رہے ہیں تو یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی وجہ سے ہے۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔19 جون 2015ء، صفحہ 8)

یہاں خاکسار حضرت سید محمد اسماعیل صاحب شہیدؓ کی ایک عارفانہ تحریر آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہے جو خلیفہ کی عظیم شان اور مقام کو واضح کرتی ہے۔ اور ہمارے فرائض کے لئے بھی فکر انگیز ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

خلیفہ خدائے رب العالمین کا سایہ اور انبیاء و مرسلین کا ہمسایہ ہے۔ کیونکہ وہ ترقی دین کا سرمایہ اور خدا تعالیٰ کے مقرب فرشتوں کا ہم مرتبہ ہے۔ وہ دائرہ امکان کا مرکز، جمیع کائناتِ عالم کا جائے فخر اور اہل عرفان کا افسر ہے۔ وہ افرادِ انسانی کا رہبر ہے۔ اُس کا دل خدائے رحمٰن کی تجلّی کا عرش اور اُس کا سینہ رحمت کا ایک بیکراں سمندر ہے۔ اُس کا اقبال خدا تعالیٰ کے جلال کا پَرتو اور اُس کی مقبولیت جمال ربّانی کا عکس ہے۔ اس کا قہر قضا و قدر کی تلوار۔ اور اُس کا کرم منبع عطا ہے۔ اُس کا مقابلہ خدا تعالیٰ کی تقدیر کا مقابلہ اور اس کی مخالفت ربِّ قدیر کی مخالفت ہے۔ **ہر کمال جو اس کی خدمت گزاری میں خرچ نہ ہو، پُر خلل خیال ہے۔ اور ہر علم جو اس کی عظمت وشان کے بیان کے کام نہ آئے، سراسر باطل اور محال وہم ہے۔ ہر صاحبِ کمال جو اپنا موازنہ اس کے ساتھ کرنا چاہے وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کی راہ پر چلتا ہے۔** اہل کمال کی علامت یہی ہے کہ وہ اس کی خدمت میں مشغول رہیں اور اس کی اطاعت میں اپنے آپ کو لگا رکھیں۔

(ترجمہ از منصبِ امامت مصنفہ سید محمد اسماعیل شہید۔ مطبع فاروقی دہلی، صفحہ 63)

معزز سامعین! یہ خدا کا سراسر فضل واحسان ہے کہ اس نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو ایسی جماعت عطا فرمائی کہ جن کے دل اخلاص و وفا کے عطر سے بھرے ہوئے ہیں۔ ہمارے پیارے امام بھی احباب جماعت کے اسی اخلاص و وفا پر اظہار تشکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''میں شکر گزاری کے اس مضمون کا جس کا مجھ سے تعلق ہے، اس کا بھی اظہار کرتا ہوں، کیونکہ یہ بھی ضروری ہے۔ سب سے پہلے تو میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسی جماعت عطا فرمائی ہے جس کا خلافت سے انتہائی وفا کا تعلق ہے۔ اخلاص و وفا کے جس تعلق کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے براہِ راست فیض پانے والے لوگوں نے شروع کیا تھا اور جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ افرادِ جماعت کے اخلاص و وفا کو دیکھ کر ہمیں حیرت ہوتی ہے۔''

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4، صفحہ 39۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ حیرت انگیز اخلاص و وفا کا سلسلہ جو تقریباً سوا سو سال پر پھیلا ہوا ہے، آج بھی اپنی خوبصورتی دکھا رہا ہے۔ پس اس اخلاص و وفا کو کبھی مرنے نہ دیں۔ اپنی نسلوں میں بھی جاری رکھنے کی کوشش کریں۔ یہ اخلاص و وفا جہاں مجھے خدا تعالیٰ کا شکر گزار بناتے ہوئے اس کی حمد کی طرف توجہ دلاتا ہے، اور آئندہ آنے والے خلفا کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ دلاتا رہے گا، وہاں افرادِ جماعت کو بھی شکر گزاری کی طرف متوجہ کرنے والا ہونا چاہئے تا کہ خلافت سے تعلق کا مضبوط اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والا رشتہ نسلا بعد نسل قائم ہوتا چلا جائے۔''

(خطبات مسرور۔ جلد 10، صفحہ 423-424)

پس اے احمدی مرد اور عورتو! بوڑھو اور جوانو! خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ... تمہارا امام تم سے راضی ہے۔ اسی نوید مسرت کے نشہ میں مسرور ہو کر اپنے فرائض کو ادا کرتے ہوئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہو۔ اور بھول جاؤ کہ دنیا تمہیں کیا کہتی ہے۔ جانے دو کہ اس وقت ہماری حیثیت کیا ہے اور ہمارا مخالف کون ہے۔ اپنی نگاہیں اُوپر اٹھا کر دیکھو کہ عرش کا خدا اپنے پیار اور رحمت کی نظر سے تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس کی تائید و نصرت کا زبردست ہاتھ آج تمہارے اُوپر ہے۔ اُس خدائے ذوالجلال کا فضل تمہارے ساتھ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقعہ پر فرمایا:

''جماعت کے افراد اس بات کا کئی مرتبہ مشاہدہ کر چکے ہیں اور اس دور میں تو غیروں نے بھی دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ احمدیوں کی سکینت کے سامان فرماتا ہے اور یہ بات غیروں کو بھی نظر آتی ہے۔ پہلے بھی میں کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں کہ خلافتِ خامسہ کے انتخاب سے پہلے احمدیوں کی جو حالت تھی اس کو غیر بھی محسوس کر رہے تھے اور بعض اس امید پر بیٹھے تھے کہ اب دیکھیں جماعت کا کیا حشر ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدہ فرمایا تھا اس کو اس شان سے پورا فرمایا کہ دنیا دنگ رہ گئی اور... آج کل پاکستان میں جو ظلم کی لہر چل رہی ہے یہ اس بات کا اظہار ہے کہ یہ احمدی تو ترقی پر ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں، ان کے میدان تو وسیع سے وسیع تر ہوتے چلے جا رہے ہیں اور ان کو ختم کرنے کی ہم جتنی کوشش کرتے ہیں یہ تو ختم نہیں ہوتے، کس طرح ان کو ختم کریں۔ لیکن ان لوگوں سے میں کہتا ہوں کہ اے دشمنانِ احمدیت! یاد رکھو کہ ہمارا مولیٰ ہمارا ولی وہ خدا ہے جو سب طاقتوں کا مالک ہے۔ وہ کبھی تمہیں کامیاب نہیں ہونے دے گا اور اسلام کی ترقی اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہے۔ آنحضرت ﷺ کا جھنڈا اب دنیا میں مسیح موعود کے غلاموں نے لہرانا ہے۔ ان لوگوں نے لہرانا ہے جو خلافت علی منہاج نبوت پر یقین رکھتے ہیں، جو خلافت کے ساتھ منسلک ہیں، جو جماعت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں، جو حبل اللہ کو پکڑے ہوئے ہیں۔ پس تمہاری کوئی کوشش، کوئی شرارت، کوئی حملہ، کسی حکومت کی مدد خلافت احمدیت کو اس کے مقاصد سے روک نہیں سکتی، نہ جماعت احمدیہ کی ترقی کو روک سکتی ہے۔ افرادِ جماعت کو بھی یاد رکھنا چاہئے جیسا کہ میں نے کہا، تقویٰ پر چلنا، نمازوں کا قیام اور مالی قربانیوں میں بڑھنا انہیں خلافت کے فیض سے فیضیاب کرتا چلا جائے گا۔ پس اس کے لئے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ بھرپور کوشش کرے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کے رحم سے وافر حصہ لینے والا ہو۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔14 جون 2013ء، صفحہ 8)

وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الحمدُ للّٰہِ ربّ العالمین

ہر مہینے جو بھی چندہ ادا کرنا ہے اپنی آمد سے فکس کریں
عہدیداران اس میں خود اپنے نمونے پہلے دکھائیں

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

مکرم خالد محمود نعیم صاحب، نیشنل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کینیڈا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 8 جنوری 2010ء میں فرمایا:

''دنیا میں کسی بھی نظام کو چلانے کے لئے سرمایہ یا روپیہ پیسہ انتہائی ضروری اور بڑا اہم ہے۔ چاہے وہ دنیاوی نظام ہے یا دینی اور مذہبی نظام ہے تاکہ ملکی، معاشرتی، جماعتی ضرورتوں کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی بھی ہوتی رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''چندے کی ابتدا اس سلسلہ سے ہی نہیں ہے بلکہ مالی ضرورتوں کے وقت نبیوں کے زمانہ میں بھی چندے جمع کئے گئے تھے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ ذرا چندے کا اشارہ ہوا تو گھر کا تمام مال سامنے رکھ دیا۔ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ حسبِ مقدور کچھ دینا چاہئے اور آپؐ کی منشا تھی کہ دیکھا جاوے کہ کون کس قدر لاتا ہے۔''

پھر فرمایا: ''چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے۔''

(ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 361 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

لازمی چندے

''پس جماعت میں جو چندوں کا نظام رائج ہے یہ اسی اصول کے تحت ہے کہ جماعتی ضروریات پوری کی جائیں۔... جماعت کے چندہ کے نظام میں بعض لازمی چندہ جات ہیں جیسے زکوٰۃ ہے۔ وصیت کا چندہ ہے۔ چندہ عام ہے۔ جلسہ سالانہ ہے اور اس کے علاوہ بھی بعض دوسرے چندے ہیں جو لازمی نہیں ہیں۔''

چندہ عام کی وضاحت

ایک چندہ عام ہے۔ یہ بھی جماعت میں رائج ہے جو شرح کے لحاظ سے 1/16 ہے اور خلافت ثانیہ میں چندہ عام کا یہ نظام باقاعدہ اس شرح سے جاری ہوا۔ یہ چندہ بھی درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی جاری ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارہ میں بڑی سختی سے فرمایا ہے کہ اس کو اپنے اوپر فرض کرو اور ماہوار ادا کرو چاہے ایک پیسہ کرو۔''

(ماخوذ از ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 358 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔29 جنوری 2010ء، صفحہ 5)

لازمی چندوں میں بقایاجات کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایت

20 دسمبر 2009ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس شوریٰ جرمنی کے عہدیداروں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''جہاں تک چندوں کے بقایوں کا سوال ہے۔ یہ جماعت کا ایک مزاج بھی ہے کہ اکتوبر تک ہم نے تحریک جدید کا چندہ پورا کرنا ہے۔ دسمبر تک ہم نے وقفِ جدید کا چندہ پورا کرنا ہے اور پھر فروری، مارچ، اپریل میں زیادہ زور دے کر جون میں جماعتی لازمی چندہ جات پورے کرنے ہیں۔ اس مزاج کو ضروری نہیں ہے کہ قائم رکھا جائے۔ بعض اچھی روایات ہوتی ہیں اُن کو قائم رکھنا بڑا ضروری ہوتا ہے لیکن جو روایات اچھی نہ ہوں اُن میں اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے۔... لوگوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ ہر مہینے جو بھی چندہ انہوں نے ادا کرنا ہے اپنی ماہانہ آمد میں سے فکس کریں اور نکال کے علیحدہ کر دیں۔ بہت سارے لوگ ایسے ہیں میں اُن کو جانتا ہوں کہ جو ہر مہینہ کی آمد ہوتی ہے۔ جو بھی چندہ انہوں نے مقرر کیا ہوا ہے وہ اس میں سے پہلے ہی نکال کر الگ کر لیتے ہیں۔ جو آمد کا سولہواں حصہ چندہ ہے وہ تو خیر انہوں نے دینا ہی ہے اور اگر موصی ہے تو دسواں حصہ وہ علیحدہ کرتے ہیں۔ ... اس طرح کی سوچ پیدا کرنے کے لئے تربیت کی ضرورت ہے۔ یہ عہدیداران کا کام ہے کہ وہ کریں اور اس میں خود اپنے نمونے پہلے دکھائیں۔ اگر آپ لوگ اپنے نمونے نہیں دکھائیں گے تو کوئی آپ کی بات نہیں مانے گا۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ۔29 جنوری 2010ء، صفحہ 5)

لحاظ و پاسِ ادب ہو ''وہ بادشاہ آیا''

مکرم مبارک احمد ظفر صاحب، لندن

ملائکہ نے ہٹایا جو سنگ راہ آیا
زمیں پکار اُٹھی آسماں گواہ آیا
کبھی احاطہ کئے دستۂ سپاہ آیا
کہیں پہ اہلِ محبت کا قافلہ آیا
لحاظ و پاسِ ادب ہو ''وہ بادشاہ آیا''

وہ جس کو دیکھ کے ایوانِ بالا جھوم اُٹھا
ادب میں اس کے لئے سب کا سب ہجوم اُٹھا
اُٹھا وہاں سے مچا کے تو ایک دھوم اُٹھا
خدا کا پیار بسانے دلوں میں جاہ آیا
لحاظ و پاسِ ادب ہو ''وہ بادشاہ آیا''

زمانے بھر کے لئے آج جو ہے فیض رساں
خدا کی نصرت و تائید کا ہے ایک نشاں
محبتوں کا سمندر خوشی کا سیلِ رواں
وہ اپنا فیض لُٹاتے ہر ایک راہ آیا
لحاظ و پاسِ ادب ہو ''وہ بادشاہ آیا''

وہ ماری خوف کی اس بے امان دنیا میں
خدا سے دُور بہت بے دھیان دنیا میں
وہ دیں سے ہوتی ہوئی بدگمان دنیا میں
قیامِ امن کی خاطر جہاں سے پناہ آیا
لحاظ و پاسِ ادب ہو ''وہ بادشاہ آیا''

خدا نے فضل سے اپنے بدل دیئے موسم
یہ اس پہ خاص عنایت تھی اس پہ لطف و کرم
پرائے اپنے بھی بھرتے رہے ہیں اس کا دَم
سرور قلب و نظر کو تھا بے پناہ آیا
لحاظ و پاسِ ادب ہو ''وہ بادشاہ آیا''

وہ مثلِ شیرِ عَریں مرد اِک جَری اللہ
وہ دیں کا دل میں لئے درد اِک جَری اللہ
چوکھی لڑتے ہوئے فرد اِک جَری اللہ
کرا کے دینِ محمدؐ کی واہ واہ آیا
لحاظ و پاسِ ادب ہو ''وہ بادشاہ آیا''

اسے اعجاز نہ کہئے تو اَور کیا کہئے
خدائی راز نہ کہئے تو اَور کیا کہئے
الٰہی ساز نہ کہئے تو اَور کیا کہئے
دلوں کو اپنی بنا کے وہ تخت گاہ آیا
لحاظ و پاسِ ادب ہو ''وہ بادشاہ آیا''

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ، رضا کاروں سے خطاب اور اہم ہدایات

جماعت احمدیہ کینیڈا کے چالیسویں جلسہ کا خطبہ جمعہ سے آغاز

جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور انور کا مستورات سے ایمان افروز خطاب

مکرم مولانا عبدالماجد طاہرؔ صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا 2016ء کا دورہ نہایت کامیاب و کامراں، ایمان افروز واقعات، شاندار فتوحات اور عظیم الشان نشانات سے معمور، بے شمار برکات اور دُور رس نتائج کا حامل رہا ہے۔

یہ دورہ کئی حوالوں سے تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔ ایک تو جماعت احمدیہ کینیڈا نے جماعت کے پچاس سال مکمل ہونے کی مناسبت سے بعض تقریبات کا اہتمام کیا تھا۔ دوسرے تین مساجد کا افتتاح ہونا تھا۔ تیسرے ملک شام سے دو صد کے قریب احمدی آئے ہوئے تھے۔ ان کی اکثریت نومبائعین کی تھی اور انہوں نے پہلے کبھی کسی خلیفہ کو نہ بالمشافہ دیکھا تھا اور نہ کبھی ملاقات کی تھی۔

اس بابرکت دورہ کی تفصیلی روداد مکرم عبدالماجد طاہرؔ صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے بڑی محنت سے سپرد قلم فرمائی ہے جو ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن میں قسط وار مسلسل چھپ رہی ہے۔ اور افادۂ عام کے لئے احمدیہ گزٹ کینیڈا میں بھی قسط وار ہدیہ قارئین کی جارہی ہے۔

(ایڈیٹر)

6/اکتوبر 2016ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پندرہ منٹ پر ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف رپورٹس اور خطوط پر ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری اُمور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج پروگرام کے مطابق لنگر خانہ کا معائنہ اور اس کے بعد جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب تھی۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور لنگر خانہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ لنگر خانہ Peace Village کے ایک حصّہ میں کھلی جگہ پر مارکیز لگا کر تیار کیا گیا ہے۔ کُل چھ لنگر خانے علیحدہ علیحدہ بنائے گئے ہیں اور ان میں کل 240 چولہے موجود ہیں۔

لنگر خانہ میں اس وقت پانچ شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔ گوشت سپلائی، فوڈ لوڈنگ اور اَن لوڈنگ، سٹوریج، فوڈ کوالٹی اور صفائی۔ ان شعبہ جات میں دو سو کارکنان کام کر رہے ہیں۔

لنگر خانہ میں مختلف اشیاء کو محفوظ طریقے سے سٹوریج کرنے کے لئے کل آٹھ ٹریلرز موجود ہیں۔ ان میں سے تین ٹریلرز میں ریفریجریٹر (Refrigerator) کی سہولت موجود ہے۔ کارکنان کی آسانی کے لئے لنگر خانہ میں ہی نماز کی ادائیگی کا علیحدہ انتظام کیا گیا ہے۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ میں تشریف لائے تو افسر صاحب جلسہ سالانہ اور ناظم صاحب لنگر خانہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور کارکنان نے نعرے بلند کئے۔

افسر صاحب جلسہ سالانہ نے لنگر خانہ کے تمام انتظامات کے بارہ میں اور مختلف کنٹینرز میں سٹور کی گئی اشیاء کے بارہ میں بتایا۔

حضور انور ایک لنگر خانہ کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ یہاں آلو گوشت کا سالن پکا ہوا تھا۔ حضور انور نے اس کے معیار کا جائزہ لیا کہ اچھی طرح تیار ہو چکا ہے۔ حضور انور نے دیگ سے ایک آلو نکال کر اس کے مختلف حصّے کئے اور فرمایا ابھی کچھ سخت ہے۔

حضور انور نے نان کا بھی جائزہ لیا اور دریافت فرمایا کہ کہاں سے حاصل کرتے ہیں اور کب منگواتے ہیں۔ نان تازہ اور فریش ہونے چاہئیں۔ اس پر منتظمین نے بتایا کہ یہ ایک روز قبل کے ہیں اور کل منگوائے تھے اور یہ Whole Wheat کے ہیں۔

حضور انور نے ایک دیگ میں گوشت اور آلو کی مقدار کے بارہ میں دریافت فرمایا: اس پر منتظمین نے بتایا کہ ایک دیگ میں وزن کے حساب سے 40 پونڈ گوشت اور 15 پونڈ آلو ڈالے جاتے ہیں۔ منتظمین نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ جلسہ گاہ میں ایک دن میں 24 ہزار لوگوں کو کھانا پیش کیا جائے گا۔ اور شام کو پیس ویلیج میں آٹھ ہزار لوگوں کے کھانے کا انتظام ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کینیڈا آمد کے ساتھ ہی لنگر خانہ میں کھانے کا انتظام شروع ہو چکا ہے اور مہمانوں کی پہلے سے آمد کی وجہ سے روزانہ چار سے چھ ہزار لوگوں کے کھانے کا انتظام کیا جارہا ہے۔

لنگر خانہ کے معائنہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اُس لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا جو سارا سال جاری رہتا ہے اور مستقل بنیادوں پر قائم ہے۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے ہوسٹل میں مقیم طلباء کا کھانا یہیں تیار ہوتا ہے اس کے علاوہ روز مرّہ آنے والے مہمانوں کے لئے بھی اسی لنگر خانہ میں کھانا تیار ہوتا ہے۔

لنگر خانہ کی انتظامیہ نے ایک کیک تیار کیا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اس کیک کے مختلف حصّے کئے جو بعد ازاں کارکنان نے آپس میں تقسیم کئے۔

لنگر خانہ کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

العزیز ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لے آئے۔ تمام ناظمین، نائب ناظمین اور معاونین ایک ترتیب کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔

شعبہ جلسہ سالانہ، جلسہ گاہ اور خدمت خلق کے نائب افسران کی تعداد 16 ہے، ناظمین کی تعداد 116 ہے، جبکہ معاونین کی تعداد 3200 ہے۔

خواتین کی انتظامیہ ناظمات اور کارکنات کے بیٹھنے کا انتظام ایوان طاہر میں کیا گیا تھا۔ لجنہ میں 9 ناظمہ اعلیٰ، 41 ناظمات، 80 نائب ناظمات اور کارکنات کی تعداد 1760 ہے۔

ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم شیخ عبدالہادی صاحب نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

جلسہ کے کارکنان سے حضور انور کا خطاب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کارکنان سے خطاب فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ان تمام ممالک میں جہاں جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے ایک عرصہ ہو چکا ہے۔ جلسے منعقد ہوتے ہیں اور جلسے کے انتظامات کے لئے ڈیوٹیاں دینے والے کارکنان بھی مہیا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام وہ جماعتیں جہاں ایک لمبے عرصے سے جلسے منعقد ہو رہے ہیں وہاں کے کارکنان بھی اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے لئے خوب ٹرینڈ ہو چکے ہیں۔ بڑے منجھ چکے ہیں۔

مختلف جلسوں کے موقع پر، خاص طور پر یو کے میں یا بعض جگہوں پر جہاں میں خود شامل ہوتا ہوں کارکنان کو کچھ مخاطب ہوتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ ہر جگہ یہ پیغام پہنچ بھی جاتا ہے۔ اس لئے جہاں تک نصائح کا تعلق ہے اگر آپ سب کارکنان، سب کام کرنے والے ایم ٹی اے سے جڑے ہوئے ہیں، اس کو سننے والے ہیں، تو ہر ایک کو اب یہ پتہ لگ جانا چاہئے کہ ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔ لیکن بہرحال یاددہانی کے طور پر ذکر کرنا بھی، یاد دلانا بھی، اللہ تعالیٰ کا ہی حکم ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جلسے کے لئے آپ سب کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جس کسی خدمت کے لئے اپنے آپ کو آپ نے پیش کیا، کوئی اس میں زبردستی نہیں تھی۔ بلکہ ایک شوق سے آپ نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے مہمانوں کی خدمت کر سکیں۔ انسان کے اپنے گھر میں مہمان آتا ہے تو اس کے لئے جو بھی اس سے بَن پڑتا ہے وہ کرتا ہے۔ ایک ایسی ہستی جو ہم سب کو بہت پیاری ہے جس نے خاص طور پر جماعت کو یہ توجہ بھی دلائی کہ تم مہمانوں کی خدمت کرو۔ ان مہمانوں کی جو دین کی خاطر سفر کر کے آنے والے ہیں۔ تو ان کی یہ خدمت کس جوش اور جذبے سے کارکنان کو کرنی چاہئے۔ اس کا خود اندازہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک انتظامی معاملات کا سوال ہے میرے خیال میں، گو کہ میں کافی سالوں بعد یہاں جلسہ پر آیا ہوں، کینیڈا کی جماعت کے کارکنان جو جلسہ پر خدمت کرنے والے ہیں۔ اس حد تک اپنے اپنے کام میں ماہر ہو چکے ہیں کہ وہ ہر کام کو باریکی سے سمجھ کر کرنے والے ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ مجھے ان سے یہی امید ہے۔ لیکن بعض دفعہ بعض نئے آنے والے بھی کارکنان ہوتے ہیں اور اب تو بہت سارے گزشتہ چند سالوں میں پاکستان سے آئے ہیں۔ پاکستان سے آنے والے افرادِ جماعت کو جب تک وہاں جلسے منعقد ہوتے تھے جلسے کے کاموں کا بڑا ماہر سمجھا جاتا تھا اور خاص طور پر ربوہ کے رہنے والوں کو۔ لیکن گزشتہ تقریباً چوراسی (84ء) سے لے کے اب تک تینتیس چونتیس سال سے وہاں جلسے نہیں ہوئے۔ اور ایک نسل جو اُس وقت کام کرنے والی تھی وہ بوڑھی ہو چکی ہے۔ اور جو زیادہ بڑی عمر کے تھے وہ شاید اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہوں۔ اُس وقت جو بچے تھے وہ جوان ہو کر بلکہ انصار اللہ کی عمر کو پہنچنے والے ہیں۔ اس لئے ان کو کوئی تجربہ نہیں ہے۔ اس لئے یہاں آنے والے جو پاکستان سے آئے ہیں۔ چاہے وہ ربوہ سے بھی آنے والے ہوں، گو کہ ربوہ میں ہر سال یا سال میں کئی مرتبہ ڈیوٹیاں لگائی جاتی ہیں اور ان کارکنان کو خاص طور پر لنگر خانے چلانے کے لئے ٹرینڈ کیا جاتا ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ حالات بہتر کرے تو وہاں کے کارکنان کی ایسی تربیت ہوئی ہو جو فوری طور پر کام کو سنبھال سکیں۔ لیکن بہرحال ایک تربیتی دور سے گزرنا، تجرباتی طور پر کسی کام کو انجام دینا اور حقیقت میں مہمانوں کو سامنے رکھتے ہوئے ان کی خدمت کرنا، ایک بالکل مختلف چیز ہے۔ اس لئے نئے آنے والے کارکنان کو مَیں کہوں گا۔ بعض بچے جوان ہوئے ہیں جو اب کارکن بنے ہیں۔ بعض نئے آنے والے ہیں جو بطور کارکن کام کر رہے ہیں کہ جلسے میں جہاں بھی آپ کی ڈیوٹی ہے آپ نے ہر ایک سے جس پہلی بات کو سامنے رکھنا ہے وہ یہ ہے کہ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔ اچھے طریقے سے ملنا ہے۔ کسی بھی ڈیوٹی پر مقرر فرد کو یہ ضروری نہیں ہوتا کہ بعض مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو جان بوجھ کر جھگڑے کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض کارکنوں کو غصہ دلانے کی کوشش بھی کریں گے۔ بعض حالات ایسے سامنے آ جاتے ہیں انسان چڑ بھی جاتا ہے۔ لیکن ایک احمدی کارکن کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس کے اعلیٰ اخلاق ہمیشہ قائم رہیں۔ کسی کا کوئی عمل اس کے اعلیٰ اخلاق چھین نہ سکے۔ اور اعلیٰ اخلاق میں سب سے بڑی چیز یہی ہے کہ ہمیشہ مسکراتے ہوئے اور بد سے بدحالات میں بھی مسکراتے ہوئے اپنے کام کو سرانجام دیں اور کسی قسم کی بداخلاقی کسی مہمان سے نہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہاں! جو معاونین ہیں، کارکنان ہیں، وہ اپنے سے بالا افسر کو بات پہنچا سکتے ہیں اور جو افسران ہیں وہ اپنے امیر کو بتا سکتے ہیں کہ یہ لوگ اس قسم کی بد اخلاقی کرنے والے ہیں تا کہ جو تربیت کا نظام ہے، سمجھانے کا نظام ہے، وہ ان کی اصلاح کی کوشش کر سکیں۔ لیکن براہِ راست کسی قسم کا بھی جھگڑا نہیں ہونا چاہئے۔ چاہے وہ ٹریفک کے کنٹرول پر مامور کارکنان ہیں۔ خاص طور پر کاروں کا جب رش پڑتا ہے۔ اب تو اور بھی زیادہ کاریں ہو گئی ہوں گی یہاں کافی رش ہوتا ہے اور ٹریفک کو صحیح طرح اس کی راہنمائی کرنا، ان کو ان کی جگہ پر لے کر جانا کافی مشکل کام ہوتا ہے۔ نہ بھی جگہ ہو، تب بھی بعض لوگ زبردستی اپنی کاروں کو اندر لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے حالات میں ان کو پیار سے سمجھائیں، آرام سے سمجھائیں، اور اگر کوئی پھر بھی قاعدہ اور قانون کو توڑتا ہے۔ اس کی بالا افسر کو صرف شکایت کر دیں تا کہ جو تربیت کا نظام ہے، وہ خود ہی ان کو سمجھائے اور ان کی اصلاح کی کوشش کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح کھانے کے وقت بعض لوگوں کے اپنے اپنے مزاج ہوتے ہیں۔ وہ کھانے میں بڑے نخرے بھی کرتے ہیں۔ لیکن جن کی کھانے پہ ڈیوٹی ہے، ان کو چاہئے کہ اسی طرح ان لوگوں کے نخرے برداشت کریں جس طرح ماں اپنے بچے کو کھانا کھلاتے ہوئے اس کے نخرے برداشت کرتی ہے۔ کسی قسم کی بداخلاقی نہیں ہونی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح صفائی کا نظام ہے۔ صفائی نہایت اہم چیز ہے۔ جلسہ گاہ کے جو کارکنان ہیں، ان کا صفائی کا اپنا ایک نظام ہے۔ جو ہیلتھ اینڈ سینیٹیشن والے ہیں ان کا اپنا نظام ہے۔ تو ہر نظام کا اپنا ایک نظام ہے۔ کسی بھی کام کو معمولی نہ سمجھنا چاہئے۔ بلکہ اپنی ذمہ داری کو ادا

کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ اور خوش اخلاقی سے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ہر کارکن کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کے جو حالات ہیں۔ وہ صرف سیکیورٹی والوں کا کام نہیں ہے کہ سیکیورٹی پر نظر رکھیں۔ بلکہ ہر کارکن کو اپنے اپنے علاقے میں، اپنی جگہ پر، جہاں جہاں ان کی ڈیوٹی ہے۔ بہت زیادہ توجہ سے بہت vigilant ہو کے، اپنے دائیں بائیں نظر رکھنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان دنوں میں یاد رکھیں کہ ہمارے کام ہمیشہ دعاؤں سے ہوتے ہیں۔ اس لئے جہاں آپ ڈیوٹی دے رہے ہوں، وہاں دعاؤں پر بھی خاص طور پر زور دیں۔ اور ہر کارکن یہ بھی یاد رکھے کہ جلسے کی ڈیوٹی، عبادات کی متبادل نہیں ہے۔ جہاں نمازوں کا حکم ہے، باجماعت نمازوں کا حکم ہے، وہ ادا کرنی بھی ضروری ہے۔ اور اگر ڈیوٹی کے دوران مسجد میں یا جو بھی جگہ ہے جلسہ گاہ میں نمازوں کا موقعہ نہیں ملتا تو پھر ہر گروپ اپنی علیحدہ باجماعت نماز ادا کرے۔ اس کی پابندی ہونی چاہئے۔ اور افسران کو، ناظمین کو، اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ اس کی پابندی ہو۔

اللہ کرے کہ یہ جلسہ ہر لحاظ سے انتہائی بابرکت ہو اور آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں خدمت کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ دعا کر لیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد اذان ہوئی۔ ابھی نماز کی ادائیگی میں کچھ وقت باقی تھا۔ حضور انور تشریف فرما رہے اور اس دوران مختلف ناظمین سے ان کے شعبہ کے کاموں کا جائزہ لیا۔

ناظم رہائش گاہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جو مہمان آ رہے ہیں ان کی رہائش کے لئے کہاں کہاں انتظام کیا ہوا ہے۔ اس پر ناظم نے بتایا کہ مدرسۃ الحفظ میں ہے، عائشہ اکیڈمی ہے، گیسٹ ہاؤسز میں ہے، جامعہ کے ہوسٹل کی ایک عمارت میں ہے۔ اسی طرح پیس ویلج کے مختلف گھروں میں ہے۔ لوگوں نے اپنے گھروں کے مختلف حصے مہمانوں کے لئے دیئے ہوئے ہیں۔ اس وقت صرف امریکہ سے ہی قریباً پندرہ صد مہمان آ چکے ہیں۔ اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا کیا تمام مہمان باقاعدہ رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔ اس پر ناظم صاحب نے بتایا کہ تمام مہمانوں کی رجسٹریشن کی جا رہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ امریکہ سے آنے والوں کے تو اپنے Aims کارڈز استعمال ہو جائیں گے۔ اسی طرح جو باقی ملک ہیں ان کے بھی ہو سکتے ہیں۔

شعبہ مہمانوازی کے ناظم صاحب نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ جہاں جہاں مہمانوں کی رہائشیں ہیں وہاں ان کے کھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افسر صاحب جلسہ گاہ سے ''جلسہ گاہ'' کے انتظامات کے حوالہ سے دریافت فرمایا اور استفسار فرمایا کہ مردانہ جلسہ گاہ اور زنانہ جلسہ گاہ دونوں طرف بیت الخلاء اور پھر ان کی ساتھ ساتھ صفائی کا کیا انتظام ہے؟

اس پر افسر صاحب جلسہ گاہ نے عرض کیا کہ باقاعدہ دونوں ہالوں سے ملحق مختلف حصّوں میں بیوت الخلاء موجود ہیں۔ قریباً 80 کے قریب بیوت الخلاء مردوں کی طرف موجود ہیں اور اتنے ہی خواتین کی طرف ہیں۔ اور صفائی کے لئے باقاعدہ شعبہ صفائی کی ٹیمیں کام کر رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: صفائی کا اچھا انتظام ہونا چاہئے اور یہ ساتھ ساتھ ہونی چاہئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو جامعہ کے طلباء یہاں موجود ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔ حضور انور نے فرمایا کیا آپ کو دو تین راتیں جاگنے کا تجربہ ہے؟ یہ آپ کو ہونا چاہئے۔ اگر دن رات کام کرنا پڑے تو آپ کو اس کا تجربہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری تمام طلباء سے ان کی کلاسز اور جلسہ سالانہ کے موقع پر ان کی ڈیوٹیوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

چار پانچ طلباء نے جب عرض کیا کہ ہماری ڈیوٹی افسر جلسہ سالانہ کے دفتر میں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اتنے زیادہ طلباء کی ڈیوٹی دفتر میں لگا دی ہے۔ جامعہ والوں کو ایسی جگہ ڈیوٹی دینی چاہئے جہاں سخت کام ہو۔

اس پر افسر صاحب جلسہ سالانہ نے بتایا کہ ان سب سے مختلف جگہوں پر کام لینا ہے۔ بعض لنگر خانہ میں بھی کام کریں گے۔

بعد ازاں آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

ویب سائٹ پر جلسہ کی خبر

ویب سائٹ داسٹار (thestar.com) اس ویب سائٹ کے پڑھنے والوں کی تعداد 2 لاکھ 80 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 6 / اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا:

انٹاریو میں اکتوبر کو اسلامی ورثہ کا مہینہ قرار دے دیا گیا۔

اس بل کے پاس کرانے کا مقصد اسلامی تاریخ اور ثقافت کے بارے میں معلومات کو بڑھانا ہے۔ آرٹیکل میں اس بات کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ یہ قرارداد ان دنوں میں پاس ہوئی ہے جب کہ امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد کینیڈا کے دورہ پر ہیں۔ دورہ کا مقصد جلسہ سالانہ میں شرکت کرنا ہے جس کا آغاز خطبہ جمعہ سے ہوگا اور توقع کی جاتی ہے کہ کئی ہزار لوگ شامل ہوں گے اور تمام دنیا میں بذریعہ ایم ٹی اے نشر کیا جائے گا۔

7 / اکتوبر 2016ء بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پندرہ منٹ پر ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج جماعت احمدیہ کینیڈا کے چالیسویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا تھا۔

اور آج اس جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا۔ اس جلسہ کی نمایاں خصوصیت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بنفس نفیس اس جلسہ میں شرکت تھی۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے جماعت کینیڈا نے ''انٹرنیشنل سینٹر'' میں بعض بڑے وسیع و عریض ہال حاصل کئے تھے۔ یہ ''انٹرنیشنل سینٹر'' ٹورانٹو شہر کے جنوب مغرب میں واقع مسی ساگا (Mississauga) شہر اور ٹورانٹو ایئرپورٹ کے نزدیک ایک وسیع و عریض نمائشگاہ ہے۔ اس میں پانچ بڑے وسیع ہال اور متعدد چھوٹے ہال اور دفاتر اور متعلقہ تمام سہولتیں موجود ہیں۔ اس سینٹر کے ہال نمبر 5 میں مردانہ جلسہ گاہ اور ہال نمبر 3 میں لجنہ کی جلسہ گاہ بنائی گئی تھی جبکہ دیگر دو بڑے ہالوں میں احباب اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

بڑے ہال سے ملحقہ ایک ہال میں جلسہ سالانہ کے مختلف دفاتر بک سٹور اور کتابوں کی نمائش لگائی گئی تھی۔ نیز رسالہ ریویو آف ریلیجنز، شعبہ سلطان القلم، ہیومینٹی فرسٹ، انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کمیٹی اور شعبہ میڈیا اور پریس کے دفاتر بھی بنائے گئے تھے۔

اس ''انٹرنیشنل سینٹر'' کے تمام ہال ایئر کنڈیشنڈ ہیں۔ مردانہ ہال میں سٹیج بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور ہال کی دیواروں پر مختلف بینرز لگائے گئے تھے۔ ہال کے دونوں جانب کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ جبکہ درمیان میں نرم کارپٹ بچھا کر نیچے بیٹھنے کا انتظام کیا

گیا تھا۔ جو ہال مردانہ جلسہ گاہ کے لئے استعمال ہوا اس کا رقبہ ایک لاکھ مربع فٹ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوپہر ایک بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور پولیس کے Escort میں جلسہ گاہ کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کے بارہ موٹر سائیکلز نے قافلہ کو Escort کیا اور ساتھ ساتھ مختلف مقامات پر راستہ کو کلیئر کیا۔

ایک بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ گاہ تشریف آوری ہوئی۔ جلسہ گاہ کے بیرونی احاطہ میں پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب کینیڈا نے کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ جلسہ کا یہ مقصد ہے کہ روحانیت میں ترقی ہو۔ اگر روحانیت میں ترقی نہیں تو جلسہ میں شمولیت بے فائدہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو اب ممکن نہیں کہ احمدیوں کی ایک بڑی تعداد جلسے کے لئے قادیان جائے، نہ ہی یہ ممکن ہے کہ جہاں خلیفہ وقت موجود ہے وہاں احمدیوں کی بڑی تعداد جلسہ میں شامل ہو سکے۔ دنیا میں جس طرح جماعتیں پھیل رہی ہیں اور ترقی کر رہی ہیں ضروری تھا کہ ہر ملک میں جہاں بھی جماعت ہے اس نہج پر جلسے منعقد کئے جائیں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ہوتے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر احمدی کو دوسرے احمدی کے ساتھ محبت اور بھائی چارے کے تعلق میں ترقی کرنی چاہئے اور یہ تعلق اتنا مضبوط اور مستحکم ہو جائے کہ کوئی بات اس تعلق میں رخنہ نہ ڈال سکے، اس کو توڑ نہ سکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ کینیڈا اس سال اپنے ملک میں قیام کے پچاس سال منا رہی ہے۔ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کی اہمیت تو تبھی ہو گی جب ہر احمدی جو کینیڈا میں رہتا ہے اس بات کی کوشش کرے کہ ہم نے احمدی ہونے کے بعد جو عہد بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے باندھا ہے اسے ہم نے پورا کرنا ہے۔ جو توقعات آپ علیہ السلام نے ہم سے رکھی ہیں ان پر پورا اترنا ہے۔ ورنہ پچاس سال ہوں یا اس سے زیادہ سال ہوں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ علیہ السلام ہم سے بیعت لینے کے بعد ہمارا ایک معیار دیکھنا چاہتے تھے جلسوں کا مقصد بھی یہی معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ ہر احمدی کو سامنے رکھنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خلافت احمدیہ کے ذریعہ آپ علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کا کام جاری و ساری ہے۔ جلسوں کا سلسلہ بھی اسی کی ایک کڑی ہے۔

اس کے بعد **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے** حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے احباب جماعت کو اپنے اندر پاکیزہ روحانی تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے نہایت اہم نصائح فرمائیں۔

(اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل 28 اکتوبر 2016ء میں شائع ہو چکا ہے۔)

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ اڑھائی بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل پر Live نشر ہوا۔ پرچم کشائی کی تقریب بھی Live دکھائی گئی۔

حضور انور کے خطبہ جمعہ کا یہاں سے براہ راست تین زبانوں انگریزی، عربی اور فرنچ میں رواں ترجمہ پیش کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں کینیڈا کی تمام جماعتوں سے احباب جماعت ہزار ہا میل کے بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے اپنی پچاس سالہ جوبلی کے اس تاریخ ساز جلسہ میں شمولیت کے لئے پہنچے تھے۔ وہاں امریکہ سے بھی احباب ہزاروں کی تعداد میں اس جلسہ میں شمولیت کے لئے محض اس لئے پہنچے تھے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جلسہ میں شمولیت فرما رہے تھے۔

امریکہ سے آنے والی بعض فیملیز بھی ہزار ہا میل کے طویل فاصلے طے کر کے جلسہ کینیڈا میں شمولیت کے لئے پہنچی تھیں۔ امریکہ کے علاوہ دنیا کے مزید تیس ممالک سے آنے والے احباب بھی اس جلسہ میں شمولیت کی سعادت پا رہے تھے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ کینیڈا کے جلسہ میں اتنی کثرت سے بیرونی ممالک سے احباب آئے تھے۔

ان آنے والے سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی۔

پریس کانفرنس کا انعقاد

نماز جمعہ و نماز عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ''انٹرنیشنل سینٹر'' کی ایک دوسری عمارت کے کانفرنس روم میں تشریف لے آئے جہاں پہلے سے الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا، CTV چینل، Tarvis CP24 چینل، مسی ساگا نیوز، ٹورانٹو سٹار، CTV نیوز اور TAG TV کے جرنلسٹس اور نمائندے موجود تھے۔ تین بجے پریس کانفرنس شروع ہوئی۔

❁ سب سے پہلا سوال سی ٹی وی (CTV) کی جرنلسٹ نائیومی صاحبہ نے کیا کہ ایک امن کے پیغام کی اور دوسری محبت کی سب ہی بات کرتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے بہت ساری تحریکات کینیڈا میں کی ہیں۔ جیسا کہ Meet a Muslim Family ہے۔ اتنی ساری نفرت کے ہوتے ہوئے، آپ یہ کیسے کریں گے؟

اِس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو بھی یہ گروپ کر رہے ہیں، یہ سب اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ پس ہم تو قرآن کریم کی پیروی کرتے ہیں اور اس میں کہیں کوئی ایسا حکم نہیں ہے کہ تم ایسا وحشیانہ سلوک کرو۔ جیسا کہ مسلمان کر رہے ہیں۔ سر قلم کرنا کبھی جائز نہیں ہو سکتا۔ خودکش حملہ بھی جائز نہیں ہے۔ کسی انسان کا بے سبب قتل ایسا ہی ہے جیسا کہ تمام انسانیت کا قتل۔ قرآن کریم ہمیں یہی تعلیم دیتا ہے۔ پس مجھے علم نہیں کہ وہ یہ تعلیم کہاں سے لیتے ہیں۔ جو وہ عمل کر رہے ہیں۔ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی لئے ہم احمدی یہ پیغام پھیلا رہے ہیں۔ اور یہی اسلام کا حقیقی پیغام ہے جو قرآن کریم اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوتا ہے۔ ہم اپنی تعلیم اور کہیں سے نہیں لے رہے۔ ہم اسلام کے اس حقیقی پیغام کو پوری دنیا میں پھیلانے کے لئے اپنا پورا زور لگا رہے ہیں۔ وہ لوگ جن کو اسلام کا تھوڑا سا علم ہے یہاں تک کہ میڈیا کے لوگ بھی، وہ بھی جانتے ہیں کہ یہ انتہا پسند گروپ حقیقی اسلام پر عمل نہیں کر رہے ہیں۔ بعض میڈیا والوں نے ان انتہا پسند گروپ سے سوالات کئے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کو حقیقی اسلام کا کوئی علم نہیں۔ پس یہ گروپ والے کہتے ہیں کہ ہمیں نہیں معلوم کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے۔ لیکن ہم وہی کر رہے ہیں جو ہمارے بالا افسروں نے ہمیں حکم دیا ہے۔

❁ اس کے بعد CP24 کے جرنلسٹ Travis نے سوال کیا کہ امریکا کا صدارتی انتخاب ایک ماہ تک ہونے والا ہے۔ جس کا

نتیجہ پوری دنیا کو متاثر کرے گا۔ اس مہم سے بہت سارے نازک معاملات ظاہری طور پر کھل کر سامنے آئے ہیں۔ جیسا کہ racist اور مذہبی مسائل۔ Donald Trump جو کہ ریپبلکن نمائندہ ہے کہتا ہے کہ اگر وہ منتخب ہو گیا تو وہ تمام مسلمانوں پر کچھ مدت کے لئے پابندی لگا دیگا۔ آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے اور کیا آپ کسی خاص نمائندہ کا ساتھ دے رہے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسے جیتنے دیں، پھر مَیں جواب دوں گا۔ آپ ان مسلمانوں کے بارہ میں کیا کریں گے جو امریکا میں رہتے ہیں۔ یہ تمام امور سیاست سے تعلق رکھتے ہیں۔ یا یہ ایک قسم کی انتخابی چال ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اگر وہ منتخب ہو جائے گا تو ویسا کرے گا جیسا اس نے کہا ہے۔

❁ بعد ازاں ٹورانٹو سٹار کی جرنلسٹ حنا صاحبہ نے سوال کیا کہ میں سوچ رہی تھی کہ امت مسلمہ میں امام کی کیا اہمیت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت بہت سارے انتہا پسند گروپس ہیں، جو اپنے مقاصد کے پیچھے کئی سالوں سے لگے ہوئے ہیں۔ وہ مسلمان ممالک میں اپنے ہی لوگوں کے ساتھ ہی بہت وحشیانہ سلوک کر رہے ہیں اور مسلم ممالک کے باہر بھی یہی کچھ کر رہے ہیں۔ اِس لحاظ سے امام کی ضرورت بہت واضح ہے۔ امت مسلمہ کو ایک ایسے وجود کی ضرورت ہے جو ان کی صحیح راستے کی طرف راہنمائی کرے۔ جہاں تک مذہب کا تعلق ہے، اسلام کے بانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی اور بتایا تھا کہ آخری وقت میں ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمان اسلام کی حقیقی تعلیم کو بھلا دیں گے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو مہدی ہوگا۔ اُسے مسیح کا بھی خطاب دیا جائے گا۔ اس مصلح کے آنے کے بارہ میں بہت سارے نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے بتائے تھے۔ وہ سب نشان اب پورے ہو چکے ہیں۔ ہم یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ وہ شخص آ چکا ہے اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ ہیں۔ آپ نے سو سال پہلے مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی تھی۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی خلافت جاری ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میرے خیال میں یا کسی مذہبی شخص یا عالم جس کو اسلام کی حقیقی تعلیم کا علم ہے، ان تمام مسائل کا حل جن کے سبب مسلم ممالک میں پریشانی یا فساد برپا ہے اور تمام دنیا بے چینی میں ہے، فقط یہی ہے کہ اُس شخص کو مان لیا جائے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا گیا ہے اور جو اسلام کے بانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آیا ہے۔ ہم احمدی یہ مانتے ہیں کہ ایک دن اللہ کے فضل سے لوگوں کو علم ہو جائے گا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے اور دنیا کے اکثر لوگ اس جماعت میں شامل ہو جائیں گے تا کہ کامل امن اور انصاف قائم ہو جائے۔

❁ اس کے بعد مسی ساگا نیوز کے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کینیڈا کبھی کبھار آتے ہیں۔ آج آپ یہاں پیل ریجن مسی ساگا میں ہیں۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے اور آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں یہ میرا چوتھا یا پانچواں کینیڈا کا دورہ ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت کینیڈا، اپنا پچاس سالہ جشن منا رہی ہے۔ تقریباً پچاس سال پہلے یہاں جماعت کا آغاز ہوا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جماعت اچھی طرح سے قائم ہو چکی ہے۔ وہ اپنا سالانہ جلسہ منعقد کر رہی ہے۔ ہر سال اپنا سالانہ جلسہ منعقد کرتے ہیں۔ لیکن یہ سال جماعت کے یہاں پچاس سال مکمل ہونے کی وجہ سے خاص ہے۔ اس وجہ سے انہوں نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی کہ میں جماعت کے افراد کو مخاطب کروں۔ پس یہ وجہ ہے کہ میں ادھر آیا ہوں۔ مسی ساگا میں جلسہ اس لئے ہو رہا ہے کیونکہ اور کوئی وسیع جگہ نہیں مل سکی، جہاں یہ جلسہ منعقد کیا جائے۔ اس لئے انہوں نے کچھ ہال یہاں کرائے پر لئے ہیں۔ ہر سال یہ کرائے پر ہال لے کر یہاں جلسے کا انعقاد کرتے ہیں۔ یہ بھی ایک وجہ ہے کہ میں یہاں ہوں۔

آج جمعہ ہے اور ہر جمعہ پر میں خطبہ دیتا ہوں جس میں اپنی جماعت کے افراد کو مخاطب ہوتا ہوں جو کہ تمام دنیا میں ہمارے ٹی وی چینل سے مختلف زبانوں میں سنا اور دیکھا جاتا ہے۔ بس یہی وجہ ہے کہ میں آج یہاں مسی ساگا میں ہوں۔

❁ اِس کے بعد سی ٹی نیوز کے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ میں جانتی ہوں کہ احمدیہ جماعت ان الفاظ پر قائم ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ اس پیغام کو آج کے معاشرے میں پھیلانے کی کیا اہمیت ہے؟ میں تھوڑی تاخیر سے آئی ہوں اور معذرت خواہ ہوں اگر یہ سوال پہلے پوچھا گیا ہو۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں یہ بات کافی واضح ہے کہ یہ پیغام آج کے دور میں کتنا اہم ہے، جہاں انتہا پسند گروپس بہت سارے مظالم اور وحشیانہ سلوک کر رہے ہیں۔ وہ یقیناً امت مسلمہ کی نمائندگی نہیں کرتے۔ یہ ایک چھوٹا گروپ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ داعش کی ممبر شپ فقط چند ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ مسلم امّہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ نمبر بہت تھوڑا ہے۔ لیکن ان کا بڑھتا ہوا اثر بہت زیادہ ہے۔ وہ جہاں کہیں بھی ہوں خودکش حملے سے یا اور ایسے ظالمانہ فعل سے فساد برپا کر سکتے ہیں۔ اس زمانہ میں جو پیغام پوری دنیا میں پھیلانے والا ہے وہ یہی ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ نہ صرف یہ کہ مسلمان اس کو پھیلائیں بلکہ سب کو یہ پھیلانا چاہئے۔ ہمیں آپس میں محبت کو بڑھانا چاہئے۔ ہمیں آپس میں سلامتی اور امن سے رہنا چاہئے۔ ہمیں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے ہوں گے۔ بس یہی پیغام ہے جو ہر طرف پھیلانا ضروری ہے۔ ہم نے یہ نعرہ کس مقصد سے بنایا ہے۔ کیونکہ بانی سلسلہ جماعت احمدیہ نے اسلامی تعلیم اور قرآن کریم کا خلاصہ ان دو فقروں میں نکالا ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے خالق اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرو۔ پس اگر تم ایسا کرو گے تو سب ٹھیک رہے گا۔ اگر مسلمان اس بات کو سمجھ لیں تو میرا نہیں خیال کہ دوسرے لوگ ان پر انگلی اٹھائیں گے کہ یہ انتہا پسند ہیں اور ظالم ہیں اور یہ ایسے ہیں اور یہ ویسے ہیں۔

❁ بعد ازاں سی ٹی وی کی جرنلسٹ نیومی صاحبہ نے سوال کیا کہ میں آپ کے بارہ میں پڑھ رہی تھی کہ آپ پاکستان میں احمدیت کی تعلیمات پر عمل نہیں کر سکتے۔ یہ بات کینیڈا میں رہتے ہوئے عجیب لگتی ہے۔ ہمارا ملک ایک مختلف رنگ و نسل کے لوگوں کا ملک ہے۔ آپ کیسا محسوس کرتے ہیں جب آپ کینیڈا آتے ہیں اور آپ کا کینیڈا کے بارہ میں کیا خیال ہے؟

اس کے سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب سے مجھے اس مقام پر منتخب کیا گیا میں پاکستان میں نہیں رہتا بلکہ لندن یوکے میں رہتا ہوں۔ وہاں بھی مذہب کی آزادی ہے۔ ہم جو چاہیں کریں جو چاہیں مانیں اور عمل کریں۔ تمام مغربی دنیا میں یا تمام ممالک میں جہاں جمہوریت اچھی طرح قائم ہے۔ وہاں مذہب کی اور کئی قسم کی آزادی ہے۔ پس جب میں کینیڈا آتا ہوں تو یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ میں پہلے سے ہی اس کا عادی ہوں۔ کیونکہ پچھلے تیرہ سال سے میں یوکے میں رہ رہا ہوں۔ میں دوسرے یورپین ممالک میں بھی سفر کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ آسٹریلیا اور دوسرے ممالک میں بھی گیا ہوں۔ ان سب ممالک میں اپنے آپ کو آزاد محسوس کرتا ہوں۔ کیونکہ جو میں کرتا ہوں اس کی میں تبلیغ بھی کر سکتا ہوں اور اس کو بیان بھی کر سکتا ہوں۔ کینیڈا میں بھی ایسا ہی ہے۔ میں خوش ہوں کہ کینیڈا ملٹی کلچرل ملک ہے۔ اور آپ کو مذہب کی آزادی کے ساتھ ساتھ اظہار رائے

اور ہر قسم کی آزادی حاصل ہے۔

❁ اس کے بعد Tag TV کی جرنلسٹ حلیمہ سعدیہ صاحبہ نے سوال کیا کہ ہم آپ کو مسلم دنیا میں بہت با اثر وجود سمجھتے ہیں۔ اس وجہ سے میں جاننا چاہتی ہوں کہ بحیثیت مسلمان ہم کس طرح اس دنیا کے شہری کی ذمہ داری نبھا سکتے ہیں اور یہ کہ کن وجوہات کی بنا پر مسلمانوں کا تنزل ہوا ہے۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آج کے مسلمان اسلام اور قرآن کی حقیقی تعلیم پر عمل کریں تو وہ اپنے آپ میں بہتری لا سکتے ہیں۔ انتہا پسند مُلّاں نے قرآن کریم کی اصلی تعلیم کو غلط پیش کیا ہے۔ امت مسلمہ کی اکثریت قرآن کی حقیقی تعلیم سے ناواقف ہے۔ وہ قرآن کریم اور تفاسیر نہیں پڑھتے۔ بے شک بہت سے علماء گزرے ہیں جنہوں نے قرآن کریم کی تفصیلی تفاسیر تصنیف کی ہیں۔ ان کی تفاسیر میں اس بات کا کہیں ذکر نہیں ملتا کہ ایسا وحشیانہ سلوک کرو۔ پس جس کی اصلاح کرنی ہے وہ مُلّاں ہے۔ مُلّاں کی اصلاح ہوگی تو پھر امن ہوگا۔ اتاترک نے ترکی میں جو قدم لیا تھا وہ یہ تھا کہ فسادی مُلّاں کو سمندر میں غرق کر دیا۔ پس جب تک حکومتیں ان مُلّاں کے خلاف سخت اقدام نہیں لیتیں تب تک مسلمانوں کی اصلاح نہیں ہو سکتی کیونکہ وہی ہیں جو لوگوں کو اسلام کی غلط تعلیمات دیتے ہیں اور پھر ان کو فضولیات میں بھڑکا رہے ہیں۔

❁ بعد ازاں ٹورانٹو سٹار کی جرنلسٹ حنا صاحبہ نے سوال کیا کہ انتہا پسندی کے خلاف جماعت احمدیہ کیا اقدام کر رہی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارے پاس کوئی طاقت نہیں ہے یعنی ہم کوئی ظاہری اقدامات نہیں کر سکتے۔ جو ہم کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کی تبلیغ کریں۔ امت مسلمہ میں سے وہ لوگ جو اس تعلیم سے باخبر ہیں اور وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ہم احمدی جو تعلیم دے رہے ہیں وہ حقیقی اور صحیح اسلامی تعلیم ہے تو بعض اوقات وہ احمدیت کے سفیر بن جاتے ہیں یا وہ احمدی ہو جاتے ہیں۔ بس یہ ایک slow process ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں، ایک دن انشاء اللہ ہم لوگوں کے دل جیت لیں گے اور پھر یہ ظلم و ستم ختم ہو جائے گا۔ پس کچھ ہمت اور ارادہ کی ضرورت ہے۔ ہم خوب ہمت سے کام لیتے ہیں۔ ہم اپنا کام ترک نہیں کریں گے۔ جس ایک شخص نے امت مسلمہ اور تمام دنیا کی اصلاح کا دعویٰ کیا تھا وہ انڈیا کے ایک چھوٹے سے گاؤں کا واحد اور اکیلا شخص تھا۔ تقریباً 108 سال آپؑ کو گزرے ہوئے ہو چکے ہیں۔ آپ کے دعویٰ کے بیس سال بعد آپ کی وفات ہوئی۔ جب آپ نے دعویٰ کیا، آپ اکیلے تھے اور جب آپ کی وفات ہوئی تو اس وقت تک 4 لاکھ احمدی ہو چکے تھے۔ اب ہم تقریباً 209 ممالک میں پھیل چکے ہیں۔ افریقہ میں لاکھوں ہیں۔ ہر سال کئی لاکھ لوگ ہماری جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ پس اس طرح ہم ترقی کر رہے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اسی طرح ہم ان مسائل پر غلبہ پائیں گے۔ ہاں! یہ ایک وقتی سلسلہ ہے۔ لیکن اسی طرح مذہبی جماعتیں ترقی پاتی ہیں۔ 300 سال تک عیسائیت نہیں پھیلی تھی۔ یہاں تک کہ آخر کار جب بادشاہ نے عیسائیت قبول کی تو پھر وہ پھیلی۔ بانی جماعت احمدیہ کی پیشگوئی ہے کہ 300 سال نہیں گزریں گے کہ تم کہہ سکو گے کہ لوگوں کی اکثریت احمدیت کے دامن میں آ چکی ہے۔ پس بفضلہٖ تعالیٰ ہم اسی کی امید کرتے ہیں۔ نہ صرف امید بلکہ ہمیں اس بات پر کامل یقین ہے۔

یہ پریس کانفرنس تین بجکر پینتیس منٹ پر ختم ہوئی۔

صوبہ اونٹاریو کی Premier کی حضور انور سے ملاقات

صوبہ اونٹاریو کی Premier حضور انور سے ملاقات کرنے کے لئے اپنے ایک صوبائی ممبر پارلیمنٹ اور بعض سٹاف ممبران کے ساتھ آئی ہوئی تھیں۔

موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی۔ جلسہ کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور نے فرمایا آج یہاں 20 ہزار سے زائد لوگ تھے۔ آئندہ دنوں میں توقع ہے کہ یہ تعداد 25,24 ہزار ہو جائے گی۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ ہمارا اونٹاریو صوبہ ملک کی آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے۔ ملک کی 40 فیصد آبادی اس صوبہ میں ہے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ جو اس وقت امن کی خرابی کے حالات سامنے آ رہے ہیں اس بارہ میں حضور ہماری رہنمائی فرمائیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کامل انصاف کرو اور عدل کرو اور ہر ایک کو اس کا حق دو، کسی قوم یا ملک سے ناانصافی نہ کرو۔ حضور انور نے فرمایا: یہ جو ویسٹرن ممالک میں گروپس حملے کر رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ بڑی طاقتیں ان کے ملک کے اُن لیڈروں کی مدد کر رہی ہیں جو اپنے ملک میں عوام کے ساتھ انصاف نہیں کرتے۔ تو یہ بھی ایک وجہ ہے کہ پھر یہ گروپس انتقامی کارروائی کرتے ہیں۔ ان گروپس کی بے چینی کی یہ وجہ صحیح ہے یا غلط ہے لیکن وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی حکومتوں کو بڑی طاقتوں سے مدد مل رہی ہے۔ پس آپ لوگوں کو حکمت کے ساتھ پلاننگ کرنی پڑے گی اور اصل یہی ہے کہ عدل و انصاف سے کام لیں تو سارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔

موصوفہ نے اس بات پر جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت احمدیہ ہمارے اس صوبہ اونٹاریو (Ontario) میں اچھا کام کر رہی ہے اور صوبہ کی ترقی کے کاموں میں جماعت کا کافی حصہ ہے۔

اس ملاقات کے بعد یہاں ''انٹرنیشنل سینٹر'' سے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پولیس کے Escort میں واپس پیس ویلیج کے لئے روانہ ہوئے اور ساڑھے چار بجے تشریف آوری ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پریس و میڈیا کوریج

جلسہ کے حوالہ سے 7/اکتوبر کو جو میڈیا اور پریس میں کوریج ہوئی۔

❁ **سٹی ٹی وی نیوز نے خبر دی:** کئی ہزار احمدی آج انٹرنیشنل سینٹر میں جمع ہوئے ہیں کہ اپنے خلیفہ کا خطاب سنیں۔ ایک احمدی دوست نے بتایا کہ یہ کینیڈا میں مسلمانوں کا سب سے بڑا جلسہ ہے۔ اور اس میں 20 ممالک سے ہزاروں احمدی شامل ہو رہے ہیں۔ ایک اور دوست نے بتایا کہ یہ ایک حیران کن بات ہے کہ ایک شخص سے ہزاروں لوگ ایسے متاثر ہوتے ہیں کہ ہر کسی کے پاس اپنی ایک کہانی ہے کہ کیسے خلیفہ کے سبب اُن میں روحانی تبدیلی پیدا ہوئی۔

❁ **سی ٹی وی ٹورانٹو ویڈیو نے خبر دی کہ** خلیفہ مسرور احمد، جو کہ احمدیوں کے لئے بمثل پوپ ہیں، کینیڈا میں سب سے بڑی مسلمان جماعت کو انہوں نے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم امن پر مبنی ہے اور احمدی چاہتے ہیں کہ یہ پیغام دنیا میں پھیلے۔ یہ کینیڈا جماعت کا چالیسواں جلسہ سالانہ ہے۔ احمدی مسلمانوں نے بہت سی تحریکات شروع کر رکھی ہیں تا کہ لوگوں کو پتہ لگے کہ اسلام کی اصل حقیقی تعلیم کیا ہے، جیسا کہ Meet a Muslim Family Campaign اور ISIS کے خلاف بھی مختلف Campaigns کی ہیں۔ کئی سیاستدانوں نے جماعت کا اس حوالہ سے شکریہ ادا کیا ہے کہ وہ Syrian Refugees کی مدد کرتے ہیں۔ اس دورہ میں خلیفہ

کی وزیراعظم کے ساتھ ملاقات بھی ہے۔

احمدیت کے خلیفہ کی انتہاپسند نام نہاد علماء پر تنقید: خلیفہ نے بتایا کہ اسلام کا لب لباب یہ ہے کہ اللہ اور اس کی مخلوق کے ساتھ اچھائی سے پیش آؤ۔ انتہاپسندی کے خلاف جہاد کا یہ بھی طریقہ ہے کہ اسلام کی اصلی تعلیم کی اشاعت کی جائے۔ اس کام کو وقت ضرور لگے گا لیکن ایک دن بالآخر ہم لوگوں کے دل جیت لیں گے اور پھر یہ ظلم وستم کے دور کا خاتمہ ہوگا۔ کسی کو بھی کوئی تکلیف نہ دو۔ اس بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہ کسی کا جو بھی مذہب ہو اس کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔

8 اکتوبر بروز ہفتہ 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج جلسہ سالانہ کینیڈا کا دوسرا دن تھا اور پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین کے جلسہ میں خطاب تھا۔ سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ (Peace Village) سے جلسہ گاہ کے لئے روانہ ہوئے اور گیارہ بج کر 40 منٹ پر لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں خواتین نے بھرپور نعروں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔

اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ طلعت صادق صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ منصورہ رؤوف صاحبہ نے پیش کیا۔

اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام

باب رحمت خود بخود پھر تم پہ وا ہو جائے گا

عزیزہ صبیحہ ہاشمی نے خوش الحانی سے پڑھا۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں اسناد و میڈلز کی تقسیم

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اسناد عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا تعالیٰ نے ان طالبات کو میڈلز پہنائے۔

درج ذیل خوش نصیب طالبات نے یہ اسناد اور میڈلز حاصل کئے۔

ہائی اسکول کی طالبات

(1) فلیحہ جمیل گریڈ 12۔ 98 فیصد نمبروں کے ساتھ، (2) سیدہ صوفیہ جنود گریڈ 12۔ 96 فیصد نمبروں کے ساتھ، (3) اعشنہ احمد گریڈ 12۔ 95 فیصد نمبروں کے ساتھ، (4) شاکرہ خواجہ گریڈ 12۔ 95 فیصد نمبروں کے ساتھ، (5) عائشہ ریان گریڈ 12۔ 94 فیصد نمبروں کے ساتھ، (6) مریم خلیل گریڈ 12۔ 93 فیصد نمبروں کے ساتھ، (7) نعمانہ محمود گریڈ 12۔ 92 فیصد نمبروں کے ساتھ، (8) نہال مبارک گریڈ 12۔ 92 فیصد نمبروں کے ساتھ، (9) ثمر محمود گریڈ 12۔ 92 فیصد نمبروں کے ساتھ، (10) نبیلہ کومل گریڈ 12۔ 92 فیصد نمبروں کے ساتھ، (11) نایاب ملک گریڈ 9212 فیصد نمبروں کے ساتھ، (12) رملہ محمود گریڈ 12۔ 91 فیصد نمبروں کے ساتھ، (13) ثمرہ منگلہ گریڈ 12۔ 91 فیصد نمبروں کے ساتھ، (14) نبیلہ چوہدری گریڈ 12۔ 91 فیصد نمبروں کے ساتھ، (15) مہوش بٹ گریڈ 12۔ 91 فیصد نمبروں کے ساتھ، (16) ناول ملک گریڈ 12۔ 90 فیصد نمبروں کے ساتھ، (17) ضحیٰ احمد گریڈ 12۔ 90 فیصد نمبروں کے ساتھ، (18) سارہ وقار گریڈ 12۔ 90 فیصد نمبروں کے ساتھ، (19) کنزہ ملک گریڈ 12۔ 90 فیصد نمبروں کے ساتھ، (20) تہمینہ صدف گریڈ 12۔ 90 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

کالج کی طالبات

(1) ھبہ نور۔ ایڈوانس ڈپلومہ ڈینٹل ہائجین 93 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

یونیورسٹی انڈر گریجویٹ

(1) وجیہ سعید بیچلر آف ایجوکیشن 92 فیصد نمبروں کے ساتھ، (2) ماریہ احمد مرزا بیچلر آف ایجوکیشن 89 فیصد نمبروں کے ساتھ، (3) تسمیہ منظور بیچلر آف ایجوکیشن 89 فیصد نمبروں کے ساتھ، (4) حارثہ محمود بی ایس سی آسٹرو فیزکس 85 فیصد نمبروں کے ساتھ، (5) حفصہ ماجد ڈاکٹر آف میڈیسن 85 فیصد نمبروں کے ساتھ، (6) ماریہ وقار بی اے کانٹیو سائنس اینڈ سائیکالوجی 85 فیصد نمبروں کے ساتھ، (7) روبینہ شاہ بیچلر آف ایجوکیشن 84 فیصد نمبروں کے ساتھ، (8) ماریہ چیمہ بیچلر آف ایجوکیشن 84 فیصد نمبروں کے ساتھ، (9) ماریہ اقبال بیچلر آف آرٹ 84 فیصد نمبروں کے ساتھ، (10) عطیۃ الکریم پراچہ بیچلر آف اپلائیڈ سائنس سائیکالوجی 84 فیصد نمبروں کے ساتھ، (11) حنا ڈار بی اے کریمینالوجی اینڈ لاسٹڈیز 84 فیصد نمبروں کے ساتھ، (12) نائلہ محمود بی اے پالیٹیکل سائنس 82 فیصد نمبروں کے ساتھ، (13) مریم وسیم بی ایس سی فارمیسی 81 فیصد نمبروں کے ساتھ، (14) سحرش حنا بیچلر آف ایجوکیشن 80 فیصد نمبروں کے ساتھ، (15) فریال جنود بیچلر آف کامرس 80 فیصد نمبروں کے ساتھ،

یونیورسٹی پوسٹ گریجویٹ

(1) فائزہ بھٹی ماسٹر آف کونسلنگ سائکالوجی 95 فیصد نمبروں کے ساتھ، (2) عافیہ نصرت ماسٹر آف میتھ میٹکس، کمپیوٹر سائنس 88 فیصد نمبروں کے ساتھ، (3) خولہ منگلا ماسٹر آف ہیومن ریسورسز مینیجمنٹ 86 فیصد نمبروں کے ساتھ، (4) صدف سید ماسٹر آف پبلک پالیسی ایڈمینسٹریشن اینڈ لا 85 فیصد نمبروں کے ساتھ، (5) رابیہ اسلم ماسٹر آف کمپیوٹر سائنس 85 فیصد نمبروں کے ساتھ، (6) امیرہ ہاشمی ماسٹر آف ایجوکیشن 85 فیصد نمبروں کے ساتھ، (7) آنسہ نرگس ماسٹر آف آرٹس ہیلتھ اینڈ ایجنگ 85 فیصد نمبروں کے ساتھ، (8) وردہ قاضی ماسٹر آف ایجوکیشن ڈیولپمینٹل سائیکالوجی 84 فیصد نمبروں کے ساتھ، (9) سارہ سعید ماسٹر آف سائنس اپیڈیمیولوجی 84 فیصد نمبروں کے ساتھ، (10) نورین سہیل ماسٹر آف ایجوکیشن 83 فیصد نمبروں کے ساتھ، (11) رابیہ شہاب ماسٹر آف پبلک ہیلتھ 80 فیصد نمبروں کے ساتھ، (12) نایاب عابد ماسٹر آف ایجوکیشن پالیسی اینڈ لیڈرشپ 80 فیصد نمبروں کے ساتھ۔

☆ **نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کے تحت، پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں سے پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والی درج ذیل طالبات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے اسناد حاصل کیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا نے انہیں گولڈ میڈل پہنائے۔**

(1) وجیہہ احمد اولیول۔ کیمبرج یونیورسٹی 9اے، (2) وجیہہ احمد اے لیول۔ کیمبرج یونیورسٹی 6اے، (3) امۃ المصور اولیول۔ کیمبرج یونیورسٹی 8اے، (4) درِعدن باسط اولیول۔ کیمبرج یونیورسٹی 5اے اور 3اے، (5) وسیمہ رحمان ایف ایس سی۔ پری میڈیکل بلوچستان بورڈ سیکنڈ پوزیشن، (6) وسیمہ رحمان ایم بی بی ایس۔ بولان میڈیکل کالج تھرڈ پوزیشن، (7) مریم مبارک اے لیول۔ کیمبرج یونیورسٹی 4اے، (8) نائلہ عظمت بی بی اے۔ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد، (9) امۃ الشافی ایم بی بی ایس۔ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائینسز انڈیا، (10) امۃ المعیز ایم ایس سی، مائیکرو بائیالوجی۔ پنجاب یونیورسٹی، (11) قانتہ فردوس ایم ایس زوآلوجی۔ لاہور کالج وبیمین یونیورسٹی فرسٹ پوزیشن، (12) خلود منّاعودہ

بیچلر۔آرکیٹیکٹ اسرائیل انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی 7.86 فیصد، (13) صائمہ عرفان ایف ایس سی فرسٹ پوزیشن۔

☆ **جماعت احمدیہ کینیڈا کے زیر انتظام عائشہ اکیڈیمی سے سال 2012ء اور سال 2013ء میں جن بچیوں نے قرآن کریم کا حفظ مکمل کیا ہے۔ ان کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت سرٹیفکیٹ عطا فرمائے۔**

ان خوش نصیب بچیوں کے نام درج ذیل ہیں۔

(1) عزیزہ مہک شہزادی دورانیہ دو سال تین ماہ، (2) عزیزہ شافیہ کاہلوں دو سال دو ماہ، (3) عزیزہ آصفہ کاہلوں دورانیہ تین سال، (4) عزیزہ مریم بھٹی دورانیہ دو سال، (5) عزیزہ عصمہ صباحت دورانیہ دو سال تین ماہ، (6) عزیزہ دانیہ چوہدری دورانیہ دو سال چھ ماہ، (7) عزیزہ شفاء اشفاق دورانیہ دو سال دس ماہ، (8) عزیزہ باسمہ گھمن دورانیہ دو سال دس ماہ، (9) عزیزہ باسمہ ساجد دورانیہ دو سال، (10) عزیزہ آنوش ساجد دورانیہ دو سال چار ماہ، (11) عزیزہ رامین طاہر دورانیہ دو سال، (12) عزیزہ ضحیٰ باجوہ دورانیہ دو سال دس ماہ، (13) عزیزہ دانیہ ناصر دو سال آٹھ ماہ۔

☆ جماعتی انتظامات کے تحت عائشہ اکیڈمی کینیڈا سے عزیزہ یاسلہ احمد نور مبشرہ نے ڈپلومہ حاصل کیا۔ دورانیہ 3 سال۔

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہ بج کر بیس منٹ پر لجنہ سے خطاب فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ سے خطاب

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیا میں جوں جوں نئی ایجادات اور میڈیا اور تعلیم میں اضافہ ہو رہا ہے اس کی وجہ سے آپس میں ایک علاقے اور ملک کے لوگوں کو دوسرے علاقے اور ملک کے بارے میں زیادہ سے زیادہ پتا چل رہا ہے۔ ایک ملک کا واقعہ منٹوں میں دوسرے دور دراز کے ملکوں میں رہنے والوں کو پتا چل جاتا ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں کے رہن سہن اور ترجیحات کو کم ترقی یافتہ یا ترقی پذیر ملکوں میں رہنے والوں کی اکثریت دیکھ اور سن سکتی ہے۔ جہاں اس کے فوائد ہیں وہاں اس کے بعض نقصانات بھی سامنے آ رہے ہیں۔ کم وسائل والے لوگوں میں بے چینیاں اور احساس کمتری پیدا ہو رہا ہے۔ مذہب اور اس کی تعلیمات کو بوجھ سمجھا جانے لگا ہے۔ آزادی کے نام پر مذہبی اور اخلاقی زوال کو قانونی تحفظ دیا جانے لگا ہے۔ ایسی باتیں جن کو مذہبی تاریخ نے قوموں کی تباہی کی وجہ بتایا انہیں آزاد اور ترقی یافتہ معاشرے کا طرّۂ امتیاز بتایا جاتا ہے اور ان کی خوبی بتائی جاتی ہے۔ بچوں کو ایسی تعلیم دی جاتی ہے جس سے چھوٹی عمر کے بچوں کا کوئی واسطہ اور تعلق ہی نہیں ہے بلکہ بعضوں کو سمجھ بھی نہیں آتی کہ ہمیں کہا کیا جا رہا ہے اور بعض بچے اس بات کا اظہار بھی کر دیتے ہیں۔ فحاشی کو ترقی یافتہ ہونے کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ قدم قدم پر شیطان کے اس اعلان کا اظہار نظر آتا ہے جو اس نے اللہ تعالیٰ کو کہا تھا کہ اے خدا تُو نے مجھے راندۂ درگاہ کیا ہے، تُو نے آدم کو مجھ پر فوقیت دی ہے تو میں اب آدم کے ہر راستہ پر کھڑا ہو کر تیرے حکموں کے خلاف اسے بھڑکاؤں گا۔ دین سے ہٹاؤں گا اور اکثریت انسانوں کی جن میں مرد بھی شامل ہیں اور عورتیں بھی شامل ہیں میری پیروی کریں گی۔ یہ شیطان نے اعلان کیا۔ اللہ تعالیٰ نے جواباً یہی فرمایا کہ ٹھیک ہے تُو اپنا کام کر لیکن میں تیرے پیچھے چلنے والوں سے جہنم کو بھروں گا۔ جو تیری پیروی کریں گے وہ جہنم میں جائیں گے۔ یہ نہیں فرمایا کہ میں زبردستی انہیں تیری گود میں گرنے سے روکوں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس آج کل دنیا کی جو نئی سے نئی ترقی ہے اس کے ساتھ آزادی کے نام پر مذہب سے دوری شیطانی کام ہے جس میں انسان روز بروز گرتا چلا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھول رہا ہے اور دنیا کی چمک دمک غالب آ رہی ہے لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جب بھی زمانے میں دنیاوی ہوا و ہوس نے غلبہ پایا، انسان شیطان کی گود میں بے انتہا گرنا شروع ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادے اور انبیاء بھیجے جو انسان کو آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کے لئے بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ جب بھی ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کے حالات پیدا ہوئے، دنیا میں ہر جگہ خشکی اور تری میں اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف عمل نظر آنے لگے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور اللہ تعالیٰ کے فرستادے اور نبی مبعوث ہوئے۔ یہ مذہب کی تاریخ ہے اور اس کے نظارے ہر قوم نے دیکھے۔ پس کیا اب اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے لئے اپنی رحمت کے جذبے کو ختم کر دیا؟ کیا اللہ تعالیٰ کا رحم صرف سابقہ قوموں کے لئے تھا؟ کیا خدا تعالیٰ نے نعوذ باللہ شیطان سے ہار مان لی ہے کہ تم جو چاہو کرو؟ میں نے انسان کو پیدا تو کر دیا ہے، اسے اچھے برے کی تمیز بھی دے دی لیکن اب میں کچھ نہیں کر سکتا۔ تمہارے ہاتھوں مجبور ہو گیا ہوں۔ نہیں! اللہ تعالیٰ نہ پہلے کبھی اپنی صفات اور طاقتوں سے محروم ہوا نہ آئندہ ہو سکتا ہے۔ اس نے بیشک انسان کو یہ آزادی تو دی کہ تمہارے عملوں کو میں پابند نہیں کرتا لیکن برائیوں سے بچانے کے لئے میں رہنمائی کرتا رہوں گا جو برائیوں سے بچیں گے اور نیکیوں کو اختیار کریں گے انہیں میں جنت کی نعمتوں سے نوازوں گا۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کے حکموں پر چلنے سے اس دنیا میں بھی جنت کے سامان ہوں گے اور اخروی زندگی میں بھی جنت کے سامان ہوں گے اور جو اس سے دور جائیں گے وہ جہنم کا ٹھکانہ پائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ جب دنیا میں فساد کی حالت دیکھتا ہے۔ مذہبی کہلانے والوں کو بھی دین کو دنیاوی خواہشات پوری کرنے کا ذریعہ بنا کر فساد پیدا کرتے ہوئے دیکھتا ہے (جیسا کہ آجکل دنیا میں ہم دیکھتے ہیں بہت ساری تنظیمیں اور علماء یہی کام کر رہے ہیں) اور دنیاوی لوگوں کو بھی بے انتہا گراوٹوں میں گر کر فساد میں مبتلا دیکھتا ہے تو اس کی رحمت جوش میں آتی ہے اور پھر يُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا۔ کا نظارہ دکھاتا ہے۔ زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے۔ زمین میں بسنے والوں پر وہ پانی اتارتا ہے جو روحانی مردوں کی زندگی کا باعث بنتا ہے۔ تعلیمی ترقی اور نئی ایجادات نے جہاں انسانوں کے ذہنوں کو روشن کیا ہے وہاں اکثریت کو روحانی طور پر مردہ کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ مسلمان بھی باوجود کامل تعلیم کے غلط قسم کے علماء کے پیچھے چل کر روحانی طور پر مردہ ہو چکے ہیں۔ لیکن یہ ہونا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر ہمیں پہلے ہی یہ بتا دیا تھا۔ لیکن ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی دے دی تھی کہ اس فساد کے زمانے میں، روحانی زوال کے زمانے میں، دنیاوی خواہشات کے بڑھنے کے زمانے میں، اسلامی تعلیمات کو بھلانے کے زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام دنیا کی رہنمائی کے لئے آئے گا اور احیائے موتیٰ کا ذریعہ بنے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرستادے اور مسیح موعود اور مہدی معہود کو مان لیا اور اس کی بیعت میں شامل ہو کر یہ اعلان کیا کہ ہم شیطان کے ہر حملے کو اس پر اللہ تعالیٰ کی مدد سے الٹا دیں گے۔ اس کے ہر بہکاوے پر اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے بچنے کی کوشش کرتے چلے جائیں گے۔ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ پس آپ اس بات پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔ لیکن یہ شکر گزاری صرف منہ کے اعلان سے ہی مقصد پورا نہیں کر سکتی کہ الحمدللہ ہم اللہ کے شکر گزار ہیں کہ ہم احمدی ہو گئے۔ اس کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے اور احمدی عورت اور لڑکی کی سب سے بڑھ کر یہ ذمہ داری ہے۔ کیونکہ اس نے صرف اپنے

آپ کو ہی شیطان کے حملوں سے نہیں بچانا بلکہ اپنی نسلوں کو بھی ان حملوں سے بچانا ہے۔ عورت ہے جس کی کوکھ سے بچہ جنم لیتا ہے۔ عورت ہے جس کی گود میں بچہ پلتا ہے، بڑھتا ہے۔ عورت ہے جو اپنے بچہ کو باہر کے ماحول سے متاثر ہونے سے پہلے اپنے بچے کی اس نہج پر تربیت کرسکتی ہے کہ اسے پتا چل جائے کہ برائی کیا ہے اور اچھائی کیا ہے۔ ایک حقیقی احمدی مسلمان عورت اپنے بچے کو بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کے علاوہ اسلام کے اعلیٰ اخلاق کے معیار کیا ہیں۔ ایک احمدی عورت ہے جو اپنے بچہ کو بتا سکتی ہے، اس کے کان میں بچپن سے ڈال سکتی ہے کہ تمہارے احمدی مسلمان ہونے کا مقصد کیا ہے۔ اس موجودہ بگڑے ہوئے معاشرے میں یہ تربیت کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ ہر احمدی عورت کے لئے ہر احمدی ماں کے لئے ایک بہت بڑی ذمہ داری بھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت آپ میں سے اکثریت جو میرے سامنے بیٹھی ہیں وہ اس لئے یہاں آئی ہیں کہ ان کے اپنے ملکوں میں ان کو مذہب کی آزادی سے محروم کیا گیا۔ یہاں بعض ایسی بھی ہیں جو معاشی بہتری کے لئے آئی ہیں یا پھر بعض دوسرے ظلموں کا نشانہ بنی ہیں۔ جو تو مذہبی مظالم کی وجہ سے آئے ہیں، عورتیں ہوں یا مرد، وہ تو کبھی یہ سوچ نہیں سکتے اور میں امید رکھتا ہوں کبھی یہ سوچ ہوگی بھی نہیں کہ ترقی یافتہ ملکوں میں آ کر مذہب کو ثانوی حیثیت دے دیں۔ مذہب ان کے لئے ثانوی حیثیت اختیار کر جائے۔ بلکہ وہ، مرد ہوں یا عورتیں، جو مذہبی وجوہات کی وجہ سے نہیں آئے وہ بھی اِلَّا ماشاء اللہ نہیں سوچ سکتے کہ مذہب کو پیچھے پھینک دیں۔ گویا اعتقادی رنگ میں کوئی حقیقی احمدی خواہ وہ عورت ہے یا مرد دوسری چیزوں کو اپنے مذہب پر ترجیح نہیں دے گا لیکن عملی طور پر اگر جائزہ لیں تو ہمیں نظر آئے گا کہ باوجود دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کے بڑی تعداد اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والی نہیں ہے اور اگر عورتوں کے عمل اس تعلیم کے مطابق نہیں تو بچے بھی پھر وہی نمونے قائم کریں گے۔ وہ مائیں جو بچپن سے اپنے نمونے بچوں کے سامنے رکھتی ہیں اور بچوں کے معاملات میں حکمت سے نظر رکھنے والی ہیں ان کے بچے ہر اچھی بری بات گھر آ کر اپنی ماؤں سے شیئر کرتے ہیں، انہیں بتاتے ہیں اور مائیں پھر حکمت سے جواب بھی دیتی ہیں۔ ایسی ماؤں کے بچے پھر ماحول کے اثر میں نہیں آتے اور جوانی میں بھی ماحول کی برائیوں سے بچنے والے ہوتے ہیں لیکن جو مائیں بچوں کے معاملات میں شروع بچپن سے ہی دلچسپی نہیں لیتیں وہ سمجھتی ہیں ان کے کھیلنے کودنے کی عمر ہے۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے سیکھ رہا ہوگا۔ ضرورت سے زیادہ حسن ظنی رکھتی ہیں یا بے توجہگی کرتی ہیں یا پھر سختی بھی کرتی ہیں۔ پھر اگر یہ بچے کوئی بات کریں تو صرف معمولی سختی نہیں کرتیں بلکہ بغیر دلیل کے سختی سے ان کے منہ بند کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ پھر وہ بچے ماؤں کو اپنی باتیں بتانا بند کر دیتے ہیں اور جب تیرہ چودہ سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو پھر گھر سے زیادہ باہر کا ماحول ان کو اچھا لگتا ہے۔ دین سے زیادہ دنیا ان کی نظر میں اچھی ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں باپوں کو اس تربیت کی ذمہ داری سے بری الذمہ نہیں کرتا یقیناً باپ بھی ذمہ دار ہیں۔ بعض دفعہ ماؤں کی تربیت کے باوجود باپوں کے عمل کو دیکھ کر بچے بگڑتے ہیں۔ پس باپوں کی بھی یہ ذمہ داری ہے اور ان کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ انہوں نے اس ذمہ داری کا حق ادا کرنا ہے۔ لیکن زیادہ وقت بچے ماؤں کے پاس رہتے ہیں اس لئے اسلام ماؤں پر ذمہ داری ڈالتا ہے کہ وہ بچوں کی تربیت کا حق ادا کریں۔ بچوں کی تربیت کی ذمہ داری جیسا کہ میں نے کہا کہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے اور اس بگڑے ہوئے معاشرے میں جہاں ہر قدم پر شیطان نے دنیاوی ترقی کے نام پر اپنی طرف کھینچنے کے سامان کئے ہوئے ہیں اور پھر جب بچے اپنے ساتھ کے غیر بچوں کو بعض کام کرتے دیکھتے ہیں۔ خاص طور پر جب بارہ تیرہ سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو ان میں بے چینیاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ پس یہ تربیت جو ماں کرتی ہے اور جس محنت سے اس طرف توجہ دیتی ہے یہ جہاد سے کم نہیں ہے۔ تبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے سوال کرنے پر کہ ہم جہاد پر تو جا نہیں سکتیں کیا گھروں کو سنبھالنے اور بچوں کی تربیت کرنے پر جہاد جیسا ثواب کمائیں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً یہ تمہارا جہاد ہے اور اس کا ثواب تمہیں جہاد جتنا ہے۔ دیکھیں بچوں کی تربیت کا کتنا مقام ہے اور کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اس مقام کا احساس دلایا ہے۔ عورت ہی ہے جو بچوں کی تربیت کر کے قوم کی بنیادیں مضبوط کرتی ہے یا کر سکتی ہے۔ جو قومیں بچوں کی تربیت پر توجہ نہیں دیتیں وہ زوال پذیر ہو جاتی ہیں۔ اخبار ہر سال یہ تجزیہ پیش کرتے ہیں کہ مذہبی لحاظ سے مثلاً عیسائی ممالک میں ایک بڑی تعداد ہر سال عیسائیت سے لاتعلق ہو رہی ہے، اسے چھوڑ رہی ہے بلکہ خدا تعالیٰ پر یقین ہی ختم ہو رہا ہے۔ عیسائیت میں وہ باتیں جو بائبل میں برائیاں اور بداخلاقیاں لکھی گئی ہیں آج ان کو تبدیل کیا جا رہا ہے۔ حتی کہ بعض پادری بھی یہ بیان دے دیتے ہیں کہ فلاں فلاں برائی اب کوئی برائی نہیں رہی کیونکہ لوگ اس کو پسند کرتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ لوگوں کی مخالفت کا سامنا نہیں کر سکتے۔ ملکی قوانین جمہوریت اور آزادی کے نام پر اللہ تعالیٰ کے قوانین میں تبدیلیاں پیدا کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ لوگ مذہب کی اقدار اور تعلیم کو بھلا رہے ہیں اور اس سے لاتعلق ہو رہے ہیں، اس لئے کہ ترقی یافتہ ممالک میں ماؤں نے اپنے بچوں کی مذہبی اور اخلاقی تعلیم پر توجہ نہیں دی۔ ماں بھی گھر سے باہر ہے اور باپ بھی گھر سے باہر ہے۔ نتیجتاً بچے کے لئے گھر میں نہ گھریلو ماحول ہے نہ دینی ماحول ہے۔ مسلمانوں میں بگاڑ کی بھی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ مسلمان عورتوں کی اکثریت دینی علم سے بے بہرہ ہے۔ ان کو علم ہی نہیں ہے۔ ان سب میں یہ بگاڑ پیدا ہونا بھی تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے علاوہ کسی مذہب کو ہمیشہ کے لئے اپنی تعلیم پر قائم رہنے کے لئے نہیں بھیجا اور اسلام کو جو تا قیامت قائم رہنے کے لئے بھیجا اور شریعت مکمل کر کے بھیجا تو اس کے لئے یہ سامان بھی کر دیئے کہ اس فساد کے زمانہ میں مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجا جنہوں نے عورتوں اور مردوں دونوں کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے اور بتایا کہ اپنی ذمہ داریوں کا حق ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی بچیوں کی ایسی دینی تربیت کرو کہ آئندہ نسل کی مائیں اپنے بچوں کے ذہنوں میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے حکم کو بٹھاتی چلی جائیں اور اپنے لڑکوں کی ایسی تربیت کرو کہ آئندہ بننے والے باپ دین کی حقیقی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے والے ہوں اور یوں اپنے بچوں کے لئے بہترین نمونہ بنیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہر احمدی عورت کو اور لڑکی کو اس اہم ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہماری نسلوں کی ترجیحات کبھی دنیا نہ ہو بلکہ دین ہو۔ آج ہم اپنے آپ کو پڑھا لکھا تو سمجھتے ہیں لیکن ایمان کی وہ حالت نہیں ہے جو ہونی چاہئے۔ عورتوں کی اکثریت بچوں کی دنیاوی تعلیم اور تربیت پر تو توجہ دیتی ہے، ان کے لئے بڑی فکر کا بھی اظہار کرتی ہے لیکن دینی تعلیم و تربیت پر نہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنا بیمار بچہ لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئی اور کہا کہ ڈاکٹروں نے تو اسے لاعلاج قرار دے دیا ہے۔ نیز یہ بھی کہا کہ میں تو مسلمان ہوں، میرا یہ بچہ

بھی مسلمان پیدا ہوا ہے لیکن اب یہ عیسائیت کے زیر اثر عیسائی ہو گیا ہے۔ آپ ایک تو اس بیماری کا علاج کریں لیکن جو بات بڑی اصرار سے اس اَن پڑھ غریب عورت نے کہی وہ یہ تھی کہ آپ ایک دفعہ اس سے کلمہ پڑھوا دیں پھر بے شک یہ مر جائے مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس لڑکے کو بیماری کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا کہ اس کا علاج کریں اور ساتھ ہی کچھ تبلیغ بھی کریں۔ زبردستی تو کسی کو مسلمان بنایا نہیں جا سکتا۔ تبلیغ کریں اس کے دل میں بات بیٹھ جائے تو ہو سکتا ہے وہ دوبارہ مسلمان ہو جائے لیکن وہ لڑکا بھی بڑا پکا تھا عیسائیت میں۔ وہ کلمہ پڑھنے سے بچنے کی خاطر ایک رات چپکے سے علاج چھوڑ کے قادیان سے بھاگ گیا۔ رات کو ہی اس کی ماں کو بھی پتا چل گیا۔ وہ اس کے پیچھے پیچھے دوڑی اور بٹالے کے نزدیک جا کے اسے پکڑ کر واپس لے آئی۔ ماں کا دینی علم تو اتنا نہیں تھا لیکن اللہ پر یقین تھا اس لئے دعا ضرور کرتی تھی۔ آخر خدا نے اس کی ماں کی دعا کو سنا اور اس کا بیٹا ایمان لے آیا۔ بعد میں گو وہ جلد فوت بھی ہو گیا مگر اس ماں نے کہا کہ اب میرے دل کو ٹھنڈ پڑ گئی ہے۔ موت سے پہلے اس نے کلمہ تو پڑھ لیا اور دل سے پڑھا، زبردستی نہیں پڑھایا گیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ہوتی ہے صحیح تربیت۔ اور یہ ہوتی ہے وہ روح جو اسلام عورت میں پھونکنا چاہتا ہے۔ پس اس قسم کی عورتیں جو اپنے بچوں کو نیک اور تربیت یافتہ دیکھنا چاہتی ہیں وہ صرف اپنا فائدہ نہیں کر رہی ہوتیں، اپنی اور اپنے بچوں کی دنیا و عاقبت ہی نہیں سنوار رہی ہوتیں بلکہ قوم کو اور جماعت کو بھی فائدہ پہنچا رہی ہوتی ہیں۔ بہت سے واقفین نو بچے ماؤں کی گودوں میں ہیں۔ ان کی تربیت کرنا ماؤں کا فرض ہے۔ بہت سارے بچے بڑے ہو کر اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے۔ کہلانے والے وقف نو ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں ہم وقف نہیں کرنا چاہتے۔ اگر شروع میں دینی تربیت ہوتی تو کبھی یہ سوچ ان بچوں میں پیدا نہ ہوتی جن کی ماؤں نے بڑی دعاؤں کے ساتھ اپنے بچوں کو وقف کیا تھا۔ پس اس کے لئے محنت بھی کرنی پڑتی ہے۔ صرف ایک وعدہ کر دینا کافی نہیں ہے۔ دنیاوی لحاظ سے بھی اور دینی لحاظ سے بھی ہر وہ شخص جو دنیا میں ایک مقام حاصل کرتا ہے اس میں اس کی ماں کا حصہ ہوتا ہے۔ دنیاوی سوچ رکھنے والی مائیں یا عام مائیں تو کہہ سکتی ہیں کہ اگر ہم اپنے بچوں کی تربیت میں لگی رہیں تو ہم اپنی پڑھائی سے کس طرح اونچا مقام حاصل کریں گی؟ ہم نے بہت ساری ڈگریاں بھی لی ہیں، سرٹیفکیٹ بھی لئے ہیں، میڈل بھی لئے ہیں۔ یہ مقام ہمیں کس طرح ملیں گے؟ لیکن اسلام کہتا ہے کہ تم اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو کر دینی تعلیم میں اپنے آپ کو انتہائی رنگ میں بڑھا کر جب اپنے بچے کی صحیح پرورش اور تربیت کرتی ہو اور تمہارا بچہ اپنی پیشہ وارانہ مہارت دکھا کر ایک مقام حاصل کرتا ہے اور اچھا سائنسدان بنتا ہے، اچھا ریسرچ سکالر بنتا ہے، اچھا وکیل بن کر دکھی انسانیت کی خدمت کرتا ہے، اچھا ڈاکٹر بن کر انسانوں کی صحت کے سامان کرتا ہے۔ اچھا لیڈر اور سیاستدان بن کر اور اس میں مقام حاصل کر کے دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کی نیکیوں کے ثواب میں اس کی ماں بھی شامل ہو گی۔ ایک مومن ماں اپنے بچے کے لئے اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی جنت بنا رہی ہوتی ہے اور جن کو اللہ تعالیٰ نے جنت بنانے کا مقام دے دیا اس کے اپنے لئے کتنے بڑے بڑے اجر اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ سوچ ہونی چاہئے کہ ہم نے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ ہماری تعلیم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بن جائے۔ ہمارا علم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بن جائے۔ پس دنیادار ماں اور مومن ماں کی سوچ میں بڑا فرق ہے۔ بعض لڑکیاں اچھے رشتے صرف اس لئے گنوا دیتی ہیں کہ ہم نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنی ہے۔ بے شک اعلیٰ تعلیم اچھی چیز ہے لیکن میں نے دیکھا ہے بعض بہت اچھی پڑھی لکھی احمدی لڑکیاں ڈاکٹر بھی ہیں اور دوسرے اعلیٰ مقام پر پہنچی ہوئی ہیں لیکن جب ان کے رشتے اچھے آئے، ان کی شادیاں ہوئیں تو انکار نہیں کیا۔ شادیاں ہو گئیں اس کے بعد خاوند کے ساتھ ایسی اچھی understanding بھی ہو گئی کہ جب بچے تربیت کے وقت سے نکل گئے تو دوبارہ انہوں نے اپنی پڑھائی کو جاری کیا اور پھر اپنی اس مہارت کو مزید بڑھانے کا شوق بھی پورا کر لیا۔ بیشک اعلیٰ تعلیم بڑی اچھی چیز ہے لیکن اس سے بھی اعلیٰ بات یہ ہے کہ احمدی بچوں کی دینی لحاظ سے بھی اور دنیاوی لحاظ سے بھی ایک فوج تیار ہو جو اس بگڑے ہوئے زمانے میں اپنی نسلوں کو شیطان کے حملوں سے بچانے کی ضمانت بن جائے۔ اپنی نسل میں سے ایسی مائیں پیدا کریں جو بہترین بیویاں ہوں اور بہترین ساسیں ہوں اور بہترین نندیں ہوں اور بہترین بھابیاں ہوں اور ایسے لڑکے پیدا کریں جو بہترین خاوند ہوں، بہترین باپ ہوں، بہترین سسر ہوں اور بہترین بیٹے ہوں۔ اگر یہ ہو جائے تو کوئی بچی اپنے سسرال میں کبھی مظلوم نہ ہو گی۔ اس مظلومیت کی بہت بڑی وجہ یہی جہالت ہے۔ اگر بچوں کی صحیح تربیت ہو تو کوئی بچی اپنے سسرال میں مظلوم نہیں ہو گی، نہ کوئی بیوی اپنے خاوند کی محبت سے محروم ہو گی، نہ کسی ساس کو اپنی بہو سے کوئی شکوہ ہو گا اور یہی وہ حالت ہے جو دنیا کو بھی جنت بنا دیتی ہے اور فسادوں کو ختم کرتی ہے۔ بہت سارے عائلی جھگڑے اسی وجہ سے ہوتے ہیں کہ ساسیں اپنا زمانہ بھول جاتی ہیں اور بہوؤں پر ظلم کر رہی ہوتی ہیں۔ بہوئیں اس خوف سے کہ ساسیں کہیں ان پر ظلم نہ کر دیں پہلے ہی دن سے اپنا رعب ڈالنے کی کوشش کرتی ہیں حالانکہ دونوں کو ایک دوسرے کو سمجھنا چاہئے۔ چاہے چند ایک مثالیں ہوں، بہت تھوڑی مثالیں ہیں لیکن یہ مثالیں اب جماعت میں بڑھ رہی ہیں۔ اس لئے بہرحال فکر کی بات ہے۔ اچھی مائیں اور اچھی ساسیں اور اچھی بہوئیں بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے آرام سے اپنے گھروں میں رہ رہی ہیں۔ ساسوں نے بہوؤں کو اپنی بیٹیوں کی طرح رکھا ہوا ہے لیکن جو بگاڑ پیدا کرنے والی ہیں ان کے بعض دفعہ ایسے ایسے سلوک ہوتے ہیں کہ انسان پریشان ہو جاتا ہے کہ ایک احمدی مومن ماں بھی اس طرح کر سکتی ہے۔ پس اگر جنت بنانی ہے تو ماؤں نے ہی بنانی ہے اور فسادوں کو ختم کرنا ہے تو ماؤں نے ہی کرنا ہے۔ عورت نے ہی کرنا ہے۔ لڑکی نے ہی کرنا ہے اور یہی ایک حقیقی مومنہ سے توقع کی جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں اور وہ بھی اصل میں پہلی بات کا ہی تسلسل ہے، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا ہی تسلسل ہے، تربیت کا ہی تسلسل ہے وہ مومن عورتوں اور مومن مردوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ آپ نے ابھی تلاوت بھی سنی اس میں بھی یہ آیت ہے۔ بہت سارے احکامات ہیں جن پر انسان غور کرے تو اپنی حالت بہتر کر سکتا ہے۔ یہ آیت جو میں نے لی یہ آپ نے سنی کہ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّ عُمْيَانًا۔ اور مومن مرد اور عورتیں ایسی ہوتی ہیں جب ان کو خدا تعالیٰ کی باتیں بتائی جاتی ہیں تو وہ ان پر سے بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے۔ یعنی مومن چاہے مرد ہو یا عورت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے حوالے سے جب کوئی بات سنتا ہے تو اس پر فوری عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ ہے وہ معیار جو اللہ تعالیٰ نے مومن کا مقرر کیا ہے ورنہ مومن یا مومنہ ہونے کا اعلان صرف ایک اعلان ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ قرآن کریم میں بعض احکامات خاص طور پر عورت کے حوالے سے آئے ہیں جو عورت کے مقام کو قائم کرنے کے لئے ہیں۔ ہر احمدی عورت کو، ہر احمدی لڑکی کو

اس کا جائزہ لینا چاہئے۔ مثلاً پردہ ہے، یہ کوئی ایسا حکم نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا آپ کے خلفاء نے جاری فرمایا بلکہ یہ وہ حکم ہے جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور مختلف جگہ پر اس کو بیان کیا ہے اس کی اہمیت اور اس کی حکمت بیان فرمائی ہے اور بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے بلکہ اس زمانے کی حالت کو بھی سامنے رکھتے ہوئے بیان کیا ہے۔ اس لئے جب لڑکیوں کو پردے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو کہہ دیتی ہیں کہ یہ کیا پرانی دقیانوسی باتیں ہیں بلکہ بعض عورتیں جو پاکستان سے آئی ہیں انہوں نے ایک ملک میں مجھے بتایا ان ترقی یافتہ ممالک میں آ کر ان کے بچے ان کے پردے چھڑوا دیتے ہیں۔ مردوں کو زیادہ اس بات میں کمپلیکس ہے کہ یہ بڑی خطرناک بات ہے یہاں تو تمہیں پولیس پکڑ کے لے جائے گی اور وہ مائیں بیچاری جو ساری عمر پردہ کرتی رہتی ہیں پولیس کے خوف سے پردہ چھوڑ دیتی ہیں۔ اسلام اصل میں پردے کے ذریعہ عورت کی عزّت اور عفّت قائم کرنا چاہتا ہے اور جب اس بات کی تلقین کرتا ہے تو پھر اس سے پہلے سورۃ نور کی آیت 31 میں اس تقدس اور عصمت کو قائم کرنے کے لئے پہلے مَردوں کو حکم دیا ہے کہ مومن مرد اپنی نظریں نیچی رکھیں۔ جہاں عورت کو دیکھا فوراً نظریں اٹھا کر گھور گھور کے اسے دیکھنے کی بجائے اپنی نظروں کو نیچے رکھو۔ بعض مَردوں کی یہ بھی عادت ہوتی ہے اور یہ پتا بھی ہوتا ہے کہ عورت پردہ کر رہی ہے اور حیادار ہے پھر بھی اگر آنکھیں پھاڑ کے نہ سہی تو کوشش ہوتی ہے کسی طرح ہماری نظر پڑ جائے۔ اس لئے ان نظروں سے بچنے کے لئے اسلام کہتا ہے کہ تم اپنے آپ کو بچاؤ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس پہلے تو مردوں کو ہی یہ حکم دیا ہے کہ تم عورت کی عزت اور عفت کو قائم کرو۔ پھر اگلی آیت میں عورتوں کو بھی کہا کہ ہر قسم کے شر سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ تم بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھو۔ حیا کو قائم کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا ہر مومن مرد اور مومن عورت کے ایمان کا حصہ ہے۔ پس جس میں حیا نہیں اس میں اس ارشاد کے مطابق ایمان بھی نہیں۔ پھر فرمایا قرآن کریم میں اسی آیت کے تسلسل میں کہ اپنی زینت کو چھپائیں۔ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔ کہ سوائے اس کے جو خود بخود ظاہر ہوتی ہو اس میں قد کاٹھ ہے، جسم کا موٹا پتلا ہونا وغیرہ شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب فرمایا کہ پردہ کرو تو چادر اوڑھنے کا کہا تھا جس سے جسم ڈھانکا جاتا ہے۔ برقع کا رواج تو بعد میں عورتوں نے اپنی سہولت کے لئے اختیار کر لیا۔ اس میں بھی اب نئی نئی بدعات شامل ہو رہی ہیں۔ بعض تو سادہ برقعے ہوتے ہیں بعض ضرورت سے زیادہ کڑھائی اور موتی لگا کے پہنے جاتے ہیں۔ گویا نظروں سے بچنے کے لئے پردہ کرنے کا جو حکم دیا گیا تھا اسے توجہ کھینچنے کا ذریعہ بنایا جا رہا ہے۔ اس میں بھی فیشن آ گیا ہے اور اسی پر بس نہیں بلکہ بعض کے برقعے اتنے تنگ ہوتے ہیں یا جو کوٹ کے نام پر سردیوں میں پہنتی ہیں وہ اتنے تنگ ہوتے ہیں کہ جس زینت کو چھپانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس کو ظاہر کیا جا رہا ہوتا ہے۔ یہ کوئی پردہ نہیں ہے۔ پھر ایک نیا فیشن شروع ہو گیا ہے کہ تکونے اور آڑے ترچھے، عجیب شکلوں کے برقعے بنائے جاتے ہیں۔ پھر اکثر برقعے، کوٹ تو پہن لیتی ہیں ان میں ایسی بھی نظر آ جاتی ہیں جن کے بٹن کھلے ہوتے ہیں۔ یہ پاکستان میں بھی بڑا رواج ہو گیا ہے اور نیچے تنگ جین اور ٹراؤزر اور انتہائی اونچی قسم کے پاجامے شلواریں پہنی جاتی ہیں اور اس کے اوپر ٹی شرٹ نما یا چھوٹی قمیص پہنی ہوتی ہے۔ یہ سب چیزیں تو پردے کے ساتھ مذاق ہے، اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ مذاق ہے۔ اسی طرح جیسے سکارف ہے، حجاب ہے یا نقاب لیا ہوتا ہے تو اس میں نہ بالوں کا پردہ ہوتا ہے نہ صحیح طرح چہرے کا۔ بعض دفعہ نئی آنے والی مسلمان عورتیں یہ اعتراض کرتی ہیں کہ تمہاری احمدی عورتوں میں جو پہلے احمدی ہیں ان کے تو پردے صحیح نہیں ہوتے۔ بال نہیں ڈھکے ہوتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اوڑھنیوں کو اس طرح لو کہ چہرہ نظر نہ آئے۔ کم از کم پردہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ ماتھا ڈھکا ہو بال نظر نہ آئیں۔ نہ آگے سے نہ پیچھے سے۔ ٹھوڑی ڈھکی ہو اور گال ڈھکے ہوں۔ لیکن اس میں یہ شرط ہے کہ اگر منہ کھلا رکھنا ہے تو سنگھار نہ کیا ہو۔ سادہ چہرہ ہو۔ اس میں ان خواتین کے اعتراض کا جواب بھی ہے جو یہ کہتی ہیں کہ ہم ناک بند کریں تو ہمارا سانس رکتا ہے۔ ان کا بھی اعتراض دور ہو جاتا ہے۔ پھر بعض سر پر سکارف، حجاب لے کر سر تو بڑا اچھی طرح ڈھانک لیتی ہیں لیکن نیچے تنگ سی چھوٹی قمیص اور جین پہنی ہوتی ہے۔ پھر بعض یہ فیشن شروع ہو گئے ہیں پاکستان میں جو نظر آتے ہیں اور یہاں بھی یقیناً آ گئے ہوں گے کہ شلواروں میں اور ٹراؤزر میں پنڈلیوں کے قریب لمبے لمبے کٹ (cut) دے دیئے جاتے ہیں اور چلتے ہوئے ننگ ظاہر ہو رہا ہوتا ہے۔ اس کی بھی مجھے کئی شکایتیں آتی ہیں۔ میں نہ بھی دیکھوں تو لوگ اپنی شکایتیں لکھ کے بھیج دیتے ہیں۔ میرے سامنے تو اس طرح کوئی نہیں آتا لیکن لوگ شکایتیں کرتے ہیں۔ احمدی لڑکی اور عورت کو ان سب لغویات سے بچنا چاہئے۔ جین پہننا منع نہیں ہے۔ بیشک پہن لیں لیکن اس کے ساتھ کم از کم گھٹنوں تک قمیص ہونی چاہئے۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ جو محرم رشتے ہیں ان سے پردے کا حکم نہیں ہے۔ باپ ہے، سسر ہے، بھائی ہے، بھانجے ہیں، بھتیجے ہیں خاوند ہے لیکن حیادار لباس کا ضرور حکم ہے اور حیا کوئی معمولی چیز نہیں ہے عورت کا ایک بہت بڑا سرمایہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارے فنکشنز پر بھی یہاں کی مغربی عورتیں اور غیر مسلم عورتیں آتی ہیں اور ان کو ہمارے فنکشن کے تقدس کا پتہ ہے اور اپنا پورا لباس پہن کر آتی ہیں۔ بعض بہت خیال رکھنے والی ہیں بلکہ سکارف بھی اوڑھ کر آتی ہیں جبکہ باہر جا کے نہیں اوڑھتیں۔ تو یہ دو عملی نہیں ہے۔ اس لئے آتی ہیں کہ ان کو ہمارے ماحول کے تقدس کا خیال ہے۔ اس لئے آتی ہیں کہ وہ اس ماحول میں سموئی جائیں۔ پس جب غیر، غیر مسلم ہو کر بھی جن کے لئے کوئی حکم نہیں ہے اس قدر لحاظ رکھتے ہیں تو پھر ہمیں، ہماری عورتوں اور بچیوں کو اس بات کا کس قدر خیال رکھنا ہوگا۔ بعض احمدی لڑکیوں کو پتہ نہیں احساس کمتری کیوں ہے کہ اگر انہوں نے پردہ کیا تو انہیں لوگ جاہل سمجھیں گے۔ پس یہ ایسی لڑکیاں دیکھ لیں کہ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا ہے یا لوگوں کو خوش کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بات کو ماننا ہے یا اس کی باتوں پر سے اندھے اور بہروں کی طرح گزر جانا ہے جیسے سنا ہی نہیں یا دیکھا ہی نہیں۔ غیر احمدی عورت تو کہہ سکتی ہے کہ ہمیں تو ان احکامات کا پتا نہیں، ہمیں قرآن کریم کا علم نہیں، ہم نے تو تفصیل سے احکامات نہیں پڑھے لیکن احمدی لڑکی اور عورت نہیں کہہ سکتی کہ ہم نے سنا نہیں اور دیکھا نہیں۔ انہیں مستقل پوری تفصیل کے ساتھ اس بارے میں سمجھایا جاتا ہے اور تمام خلفاء نے سمجھایا ہے۔ میں عرصے سے سمجھا رہا ہوں۔ پس اس طرف لجنہ کی تنظیم کو بھی توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور خود ہر لڑکی اور عورت کو بھی اپنا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ آہستہ آہستہ پھر یہ فیشن اور لاپرواہیاں بالکل ہی ننگا کر دیں گی۔ اگر ابھی دو چار بھی ہیں تو ان کو اپنا جائزہ لینا چاہئے اور جو نہیں ہیں ان کو کسی قسم کے احساس کمتری میں کمپلیکس میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہمارا دین ایک بہترین دین ہے اور دنیا میں پھیلنے کے لئے آیا ہے۔ پس اس کو پھیلانے کے لئے ہم میں سے ہر عورت اور مرد کو اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بچے جب دیکھیں گے کہ میری ماں کی بعض حرکتیں تو اس سے مختلف ہیں جو قرآن کریم نے حکم دیا ہے تو پھر ظاہر ہے ان پر منفی اثر پڑے گا۔ پس جہاں اعتقادی لحاظ سے ہر عورت اور لڑکی نے اپنے آپ کو مضبوط کرنا ہے، ایمان میں بڑھنا ہے وہاں عملی لحاظ سے بھی مضبوط کریں۔ اس معاشرے میں ہمیں اپنی عورتوں اور لڑکیوں کو حجاب اور پردے اور حیا کا تصور پیدا کروانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر کسی بچی میں حیا، حجاب کی جھجک ہے تو ماؤں کو اسے دور کرنا چاہئے بلکہ اگر اس کی عمر ایسی ہے تو اسے خود دور کرنا چاہئے۔ مائیں اگر

گیارہ بارہ سال کی عمر تک بچیوں کو حیا کا احساس نہیں دلائیں گی تو پھر بڑے ہو کر ان کو کوئی احساس نہیں ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس معاشرے میں جہاں ہر ننگ اور ہر بیہودہ بات کو سکول میں پڑھایا جاتا ہے وہاں احمدی ماؤں کو پہلے سے بڑھ کر اسلام کی تعلیم کی روشنی میں، قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں اپنے بچوں کو بتانا ہوگا۔ شروع سے ہی حیا کی اہمیت کا احساس اپنے بچوں میں پیدا کرنا ہوگا۔ پانچ چھ سات سال کی عمر سے ہی پیدا کرنا شروع کرنا چاہئے۔ پس جیسا کہ میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں یہاں ان ملکوں میں تو چوتھی اور پانچویں کلاس میں ہی ایسی باتیں بتائی جاتی ہیں کہ بچے پریشان ہوتے ہیں۔ اسی عمر میں بچیوں کے دماغوں میں حیا کا مادہ ڈالنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض عورتوں کے اور لڑکیوں کے دل میں شاید خیال آئے کہ اسلام کے اور بھی تو حکم ہیں کیا اسی سے اسلام پر عمل ہوگا اور اسی سے اسلام کی فتح ہونی ہے۔ یاد رکھیں کہ کوئی حکم بھی چھوٹا نہیں ہوتا۔ کل میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے جمعہ میں بھی توجہ دلائی تھی کہ کس طرح ہمیں ہونا چاہئے۔ لیکن اگر کوئی کمزوری زیادہ بڑھنی شروع ہو جائے اور معاشرے کا اثر اس پر زیادہ ہونا شروع ہو جائے تو پھر اس کی طرف توجہ کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے میں توجہ دلا رہا ہوں۔ دوسروں کا مطمح نظر کچھ اور ہوگا تو ہوگا۔ ایک احمدی کا مطمح نظر یہی ہے کہ نیکیوں میں آگے بڑھو۔ یہی قرآن کریم نے ہمیں سکھایا ہے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم نے دنیا کو اپنے پیچھے چلانا ہے۔ پس دنیا کے فیشن کو نہ دیکھیں۔ یہ دیکھیں کہ کیا یہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کے اندر ہے یا نہیں۔ فیشن کرنا منع نہیں ہے اگر ان حدود کے اندر ہے تو بیشک کریں اور جس ماحول میں کرنے کا حکم ہے اس میں کریں اور ایسی مثالیں قائم کریں کہ دنیا آپ کے پیچھے چلنے والی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس جہاں ہر احمدی عورت کو اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنے کی ضرورت ہے تا کہ دعاؤں سے مدد مانگتے ہوئے اپنی اولاد کی اعلیٰ رنگ میں تربیت کر سکیں وہاں خدا تعالیٰ کے جتنے بھی احکامات ہیں ان حکموں کے مطابق اپنے ہر عمل کو ڈھالنے کی بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

(حضور انور کے خطاب کا مکمل متن حسبِ طریق علیحدہ شائع ہوگا۔)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایم ٹی اے پر براہ راست نشر ہوا۔ اور یہاں جلسہ گاہ میں مقامی طور پر اس خطاب کے انگریزی، عربی اور فرنچ زبانوں میں رواں تراجم بھی ہوئے۔

حضور انور کے خطاب کے بعد لجنہ جلسہ گاہ پُر جوش اور ولولہ انگیز نعروں سے گونج اٹھی۔ بعد ازاں لجنہ اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ افریقن، امریکن خواتین اور بچیوں نے اپنے لوکل انداز میں نظمیں پیش کیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کے لئے بچوں والے ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں مائیں اپنے چھوٹی عمر کے بچوں کے ساتھ جلسہ کی کارروائی سُن رہی تھیں۔

بعد ازاں ایک بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہال کے معائنہ کے لئے تشریف لے آئے جہاں جلسہ سالانہ کے بعض دفاتر اور نمائش وغیرہ لگائی گئی تھی۔

حضور انور نے دفتر رسالہ ریویو آف ریلیجنز، سلطان القلم، ہیومینٹی فرسٹ، پریس اینڈ میڈیا اور انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کمیٹی کا معائنہ فرمایا اور ان کے انچارج صاحبان سے گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیس ویلیج ''مسجد بیت الاسلام'' جانے کے لئے روانہ ہوئے اور پولیس کے بارہ موٹر سائیکلز نے قافلہ کو Escort کیا اور دوران سفر ساتھ ساتھ تمام راستے کلیئر کرتے رہے۔ دو بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیس ویلیج تشریف آوری ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ ''سرائے محبت'' تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دیئے۔

امریکہ سے آنے والے بنگلہ دیشی احباب کی حضور انور سے ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر میں تشریف لائے جہاں امریکہ سے آنے والے بنگلہ دیشی احباب کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اجتماعی ملاقات کا پروگرام تھا۔

امریکہ سے 91 کی تعداد میں بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے احباب مرد و خواتین آئے تھے اور یہ سبھی امریکہ کے مختلف علاقوں سے آئے تھے اور بعض بڑے لمبے سفر طے کر کے آئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منتظمین سے دریافت فرمایا کہ یہ سب پرانے احمدی ہیں یا ان میں سے نئے بھی ہیں۔ اس پر انچارج صاحب بنگلہ ڈیسک یو ایس اے نے بتایا کہ پرانے احمدی ہیں۔ چند نئے بھی ہیں اور آٹھ زیر تبلیغ مہمان بھی ہیں۔

بعد ازاں حضور انور کے استفسار پر بعض احباب نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔

ایک دوست نے بتایا کہ سال 2003ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ نیو یارک میں رہتا ہوں اور IT کی فیلڈ میں ہوں۔ فیملی بھی احمدی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: اب آپ نومبائع نہیں رہے۔

ایک نوجوان نے عرض کیا کہ گزشتہ 24 سال سے امریکہ میں ہوں اور انجینئر ہوں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا آپ کی تو عمر 24 سال لگتی ہے۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ عمر 32 سال ہے۔ 8 سال کی عمر میں آیا تھا۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ سافٹ ویئر انجینئر ہوں۔ سال 2000ء میں امریکہ آیا تھا۔ پیدائشی احمدی ہوں۔ بیوی بیعت کر کے احمدی ہوئی ہے۔

ایک صاحب خالد اسلام نے عرض کیا کہ میں گزشتہ 29 سال سے امریکہ میں ہوں اور بیمار ہوں۔ لاس اینجلیز سے میرا تعلق ہے۔

حضور انور نے فرمایا: خدا آپ کو صحت دے۔ ان صاحب کے بارہ میں انچارج صاحب بنگلہ ڈیسک نے بتایا کہ انہوں نے اپنے آفس میں باقاعدہ تبلیغ آفس بنایا ہوا ہے۔ وہاں بنگالی دوست آتے رہتے ہیں ان کو تبلیغ کی جاتی ہے اور ان سے سوال و جواب بھی ہوتے ہیں۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ میں 1978ء میں احمدی ہوا تھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اب تو آپ پیدائشی احمدی کی طرح ہیں۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ میں چوتھی نسل سے احمدی ہوں۔ ہمارے خاندان سے عبد الواحد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے خط و کتابت کی تھی لیکن بیعت آپؑ کی وفات کے بعد کی تھی۔

ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میں واقف نو ہوں اور سائیکالوجی پڑھ رہا ہوں۔

ایک نومبائع سعید کرمانی نے بتایا کہ اس سال جلسہ سالانہ یوکے

پر شامل ہوا تھا اور میں نے وہیں جلسہ کے دوران بیعت کی تھی۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ 1985ء سے احمدی ہوں۔ایک صاحب نے بتایا کہ 1978ء سے احمدی ہوں۔اس پر حضور انور نے فرمایا: اب تو آپ پرانے احمدی ہیں۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ میں گزشتہ 26 سال سے امریکہ میں ہوں۔میرے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک نو مبائع دوست نے عرض کیا کہ سال 2015ء میں، اکتوبر میں احمدیت قبول کی ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ تو اس سال جلسہ سالانہ یوکے پر آئے تھے اور مجھے ملے بھی تھے۔جس پر موصوف نے عرض کیا کہ میں شامل ہوا تھا اور حضور انور سے ملاقات ہوئی تھی۔

ایک دوست جو احمدی نہیں تھے انہوں نے عرض کیا کہ حضور! میرے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ احمدیت قبول کرنے کی توفیق دے۔اہلیہ سے بات کر کے فیصلہ کروں گا۔اس پر حضور انور نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

اس کے بعد تمام فیملیز نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔سبھی احباب نے شرف مصافحہ بھی حاصل کیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کا یہ پروگرام آٹھ بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

امریکہ سے آنے والے بنگلہ دیشی مہمانوں کے تأثرات

بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے غیر از جماعت مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے بعد اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔

☆ غازی شہید الرحمٰن صاحب بتاتے ہیں کہ تمام زندگی ملاّؤں سے جھگڑتے رہے اور جو اسلام ان کو پیش کیا گیا اس نے ان کو سنّی مساجد سے دور رکھا۔اب ان کی بیوی نے انہیں تاکید کی کہ آپ جماعت احمدیہ کے جلسہ پر جائیں۔جلسے پر آ کر انہوں نے جماعت احمدیہ کی تربیت، محبت اور عزّت دیکھی۔وہ کہتے ہیں کہ اس جلسہ کے ساتھ میں اسلام کی طرف دوبارہ لوٹا ہوں۔

جلسہ کے آخری دن وہ سب لوگوں سے الگ ایک کرسی پر بیٹھے تھے اور ہجوم کی وجہ سے کھانے پر جانا پسند نہیں کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک خادم ان کے پاس آیا۔انہیں کھانا اور پانی لا کر دیا اور پھر اس بات کا بھی انتظار کیا کہ وہ کھانا ختم کریں تا کہ وہ خادم ان کے کھانے کا ڈبہ پھینک سکے۔اس واقعہ نے انہیں بہت متأثر کیا۔ انہوں نے حضور انور کو بتایا کہ جلسہ نے ان پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے اور انشاء اللہ وہ جماعت میں جلد داخل ہوں گے۔

☆ ایک خاتون تمنا تزرین صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ وہ اپنی ذہنی طور پر معذور بیٹی کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کرنے آئی تھیں۔حضور انور نے اپنا ہاتھ اس چھوٹی بچی کے سَر پر شفقت سے پھیرا۔حضور انور سے ملنے کے بعد اس بچی میں ایک خاص تبدیلی ظاہر ہوئی۔جب ان کی بیٹی واپس پہنچی تو اپنی فیملی کے افراد سے پہلی مرتبہ بولنا شروع کر دیا۔یہ بات سب کے لئے حیران کُن تھی۔تمنا صاحبہ کہتی ہیں کہ اب وہ شرائط بیعت پڑھ رہی ہیں۔صرف یہ بات ان کو بیعت کرنے سے روک رہی ہے کہ وہ یہ شرائط پوری نہیں کر سکیں گی۔

☆ ایک غیر از جماعت دوست زبیر حسین صاحب کہتے ہیں: وہ جلسہ سالانہ امریکہ میں بھی شامل ہوئے تھے لیکن کینیڈا کے جلسہ پر آ کر مجھے زیادہ خوشی ہوئی کہ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔وہ آنے سے قبل اس بات پر تجسس رکھتے تھے کہ ایک جماعت کے انٹرنیشنل لیڈر کیسی طبیعت کے مالک ہوں گے۔حضور انور کو دیکھ کر ان کی حیرانی کی حَد نہ رہی کہ حضور انور اس قدر عاجز انسان ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ وہ ایک سادہ طبیعت کے انسان ہیں لیکن ان کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ ایک بڑے لیڈر ہیں۔حضور انور اپنے تمام افعال میں اللہ تعالیٰ کو اوّلیت دیتے ہیں۔

☆ ایک دوست فیصل احسن صاحب کہتے ہیں: حضور انور سے ملاقات کر کے انہیں بہترین روحانی تجربہ ہوا۔اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ حضور انور نے تصویر کے دوران ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔انہوں نے ارادہ کیا ہے کہ اب وہ مقامی احمدی مسجد میں باقاعدگی سے جائیں گے۔

☆ شاہدہ امان صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ان کی ملاقات ہوئی اور حضور انور نے ان کو تصویر کے لئے پاس بلایا تو ان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ یہ حضور انور کی تقاریر سے بہت متأثر ہوئیں۔موصوفہ نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کا ماحول بہت روحانیت سے پُر تھا اور عمدہ تقاریر تھیں۔

(باقی آئندہ)

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔4 نومبر و 11 نومبر 2016ء)

جماعت احمدیہ کینیڈا کا اکتالیسواں جلسہ سالانہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کا اکتالیسواں بابرکت جلسہ سالانہ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مورخہ 7، 8، 9 جولائی 2017ء ایئر پورٹ کے قریب انٹرنیشنل سینٹر، مسس ساگا میں منعقد ہو رہا ہے۔

یہ جلسہ روحانی، علمی، تربیتی اور تبلیغی لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔دراصل یہ جلسہ سالانہ اس مرکزی جلسہ سالانہ کی ایک شاخ ہے جو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے 1891ء میں جاری فرمایا تھا۔چنانچہ حضورؑ نے 7 دسمبر 1892ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں جلسہ سالانہ کی عظمت کو یوں بیان فرمایا:

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

اس جلسہ سالانہ میں نماز تہجد اور پانچوں نمازیں باجماعت ادا کی جاتی ہیں اور علماء سلسلہ کے نہایت علمی، تربیتی اور تبلیغی خطابات ہوتے ہیں اور سارا وقت دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں بسر ہوتا ہے۔الغرض یہ تین دن تبلیغی روحانی اور علمی ترقی کے انمول ایّام ہیں ان سے احباب جماعت کو بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو ہر پہلو سے بہت ہی بابرکت کرے اور ہر جہت سے کامیاب و کامراں فرمائے اور یہ بہتوں کی رشد و ہدایت کا موجب ہو۔

نیز آپ سے یہ بھی درخواست ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں اور اپنے ساتھ غیر از جماعت دوستوں کو بھی بکثرت لائیں۔یہ تبلیغ کا سب سے نادر موقع ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے اور جلسہ کی روحانی برکات و فیوض سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

رضوان مسعود میاں

افسر جلسہ سالانہ

کینیڈا کے نیشنل مساجد فنڈ میں مالی قربانیوں کی تحریک

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مساجد کی تعمیر میں حصہ لینا جنت میں گھر بنانا ہے۔

جماعت کینیڈا نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت کینیڈا کے قیام کے پچاس سال پورے ہونے کے موقع پر نئی مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کا تحفہ پیش کرنے کا پلان بنایا ہے۔

آج کل مسجد بیت الرحمت سیسکاٹون تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور مسجد بیت المبارک، بریمپٹن زیر تعمیر ہے۔ ان کے علاوہ کینیڈا میں نمازوں کے مختلف مراکز کو مساجد نظر آنے والی عمارات میں تبدیل کرنے کا منصوبہ ہے۔

اس سلسلہ میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مساجد کی تعمیر میں ہر رکاوٹ کو خود دور فرمائے اور ان کی تعمیر کے لئے مالی وسائل اپنی جناب سے مہیا فرمائے اور احسن طریق پر ان کی تعمیر وقت کے اندر مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اب چونکہ کینیڈا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد کی تعمیر کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے۔ اس لئے نیشنل مساجد فنڈ کی مد میں پہلے سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 نومبر 2005ء کے خطبہ جمعہ میں بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کی یاددہانی کرواتے ہوئے فرمایا کہ:

’’ہمارے بچپن میں تحریک جدید میں ایک مد مساجد بیرون کی بھی ہوا کرتی تھی۔ ہر سال جب بچے پاس ہوتے تھے۔ عموماً اس خوشی کے موقع پر بچوں کو بڑوں کی طرف سے کوئی رقم ملتی تھی وہ اس میں سے اس مد میں ضرور چندے دیتے تھے یا اپنے جیب خرچ سے دیتے تھے۔‘‘

پھر فرمایا کہ:

’’اگر ہر سال ذیلی تنظیمیں اس طرف توجہ دیں۔ ان کو کہیں اور جماعتی نظام بھی کہے کہ اس موقع پر وہ اس مد میں اپنے پاس ہونے کی خوشی میں چندہ دیا کریں تو جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت ڈال رہے ہوں گے۔ وہاں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل سمیٹتے ہوئے اپنا مستقبل بھی سنوار رہے ہوں گے۔ والدین بھی اس بارہ میں اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ اور انہیں ترغیب دلائیں تو اللہ تعالیٰ اُن والدین کو بھی خاص طور پر اس ماحول میں بہت سے فکروں سے آزاد فرما دے گا۔‘‘

(خطبات مسرور، جلد سوم، صفحہ 665-666)

احباب جماعت اور خواتین سے درخواست ہے کہ جہاں آپ دوسری مدات میں مالی قربانی کرتے ہیں وہاں کینیڈا میں نیشنل مساجد فنڈ میں بھی حسب توفیق رقوم بھجوائیں۔ اسی طرح جب آپ کو کوئی خوشی پہنچے، نئی نوکری میسر آئے، نوکری میں ترقی حاصل ہو، نیا مکان بنانے کی توفیق ملے یا آپ کے بچوں کو اپنے امتحانات میں کامیابی حاصل ہو، ان مواقع پر نیشنل مساجد فنڈ کی اس بابرکت مد میں حسب توفیق حصہ ڈال کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنیں۔

داستاں عشق و وفا کی

مکرم انور ندیم علوی صاحب

کتنی بدلی سارے گلشن کی فضا ؟ کیسے کہوں
اُڑ گئی امن و سکوں کی فاختہ ، کیسے کہوں

بے اماں ہیں سب پرندے کیا ہوا؟ کیسے کہوں
ہم صفیرو ! آشیاں کیونکر جلا ؟ کیسے کہوں

مصلحت پرور شرافت بھی ہے گونگی ہو گئی
ظالموں کا حوصلہ کیونکر بڑھا ؟ کیسے کہوں

اک طرف وحشی درندے، اک طرف لب پہ دعا
تھا انوکھا کس قدر یہ معرکہ ، کیسے کہوں

داستاں عشق و وفا کی با وضو تحریر کی
فرش پر ، دیوار و در پہ کیا لکھا کیسے کہوں

جاں نثاروں کی تھی آمد ، قافلہ در قافلہ
اہل ربوہ حوصلہ در حوصلہ کیسے کہوں

پیارے آقا کی دعاؤں کی عجب تاثیر تھی
غم کا بھاری بوجھ بھی ہلکا ہوا کیسے کہوں

دل سمندر تھا سبھی اشکوں کے دریا پی گیا
کتنی مشکل سے یہ بند باندھا گیا کیسے کہوں

ساتھ ہے خوشبو تمہاری اے شہیدانِ وفا !
تم بسے ہو روح میں تم کو جدا کیسے کہوں

آنکھ کی شبنم بھگوتی ہی رہی کاغذ ندیم !
دردِ دل کا ماجرا کیسے لکھا کیسے کہوں

مکرم چوہدری حمید نصراللہ خاں صاحب

سابق امیر جماعت احمدیہ لاہور کا مختصر ذکرِ خیر

مکرم کرنل (ر) دلدار احمد صاحب سیکرٹری بیت الاسلام مشن ہاؤس ٹورانٹو

غالباً 1982 یا 1983 کی بات ہے کہ جب مکرم ایڈووکیٹ مجیب الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی تھے اور اس وقت خاکسار نائب امیر تھا۔

میں عموماً دیکھتا کہ جب بھی مکرم مجیب الرحمٰن صاحب کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا یا کسی امر کے بارہ میں فیصلہ کرنا ہوتا تو وہ اکثر کہتے کہ مکرم چوہدری حمید نصراللہ خاں صاحب (امیر جماعت احمدیہ لاہور) سے پوچھتے ہیں اور وہ بیشتر اہم جماعتی معاملات میں اُن سے مشورہ کرتے۔ اُن دنوں مجھے مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب کے متعلق زیادہ علم نہ تھا سوائے اس کے کہ وہ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحبؓ کے بھتیجے اور داماد ہیں۔ اس لئے میں سوچتا کہ مجیب الرحمٰن صاحب ایک کامیاب منجھے ہوئے وکیل ہیں اور کافی عرصہ سے جماعت احمدیہ راولپنڈی کے امیر ہیں یہ خود فیصلہ کیوں نہیں کرتے۔

یہ تاثر اُس وقت تک قائم رہا جب تک میں راولپنڈی سے لاہور آنے کے بعد جماعت احمدیہ لاہور میں نائب امیر اور ناظم ضلع انصار اللہ مقرر ہوا۔ یہاں پر مجھے مکرم چوہدری حمید نصراللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کے ساتھ کام کرنے کے نتیجہ میں اُن کی عظیم شخصیت، معاملہ فہمی، فراست اور مدبّرانہ انتظامی صلاحیتوں کا علم ہوا۔ اور یہ بات عیاں ہوگئی کہ کیوں مکرم مجیب الرحمٰن صاحب بیشتر جماعتی امور میں مکرم چوہدری صاحب سے مشورہ کیا کرتے تھے۔

جماعت احمدیہ لاہور کے احباب مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب سے والہانہ محبت کرتے تھے۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ چوہدری صاحب اپنے رفقائے کار اور دیگر افراد جماعت سے غیر معمولی شفقت کا سلوک فرماتے تھے۔

وہ ایک بہترین منتظم تھے اور ہر ایک کا خیال رکھتے تھے۔ اسی لئے احباب جماعت کو بھی اُن سے دلی محبت تھی۔ اُن کی شفقت اور محبت کا خاکسار نے بھی مشاہدہ کیا ہے۔ گو مجھے لاہور سے یہاں کینیڈا آئے ہوئے 26 سال ہو چکے ہیں لیکن جب بھی کینیڈا جماعت کا کوئی فرد اُن سے مل کر یہاں آتا تو لازماً اُن کا محبت بھرا سلام خاکسار کو پہنچاتا۔

مکرم چوہدری صاحب 1992ء میں مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو کے افتتاح کے موقعہ پر لاہور سے ایک مختصر وفد کے ساتھ تشریف لائے۔ اور یہاں پر انہوں نے ایک خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور ایک اجلاس کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے سفر ہجرت جس میں آپ کو حضور کی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا تھا، کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ اُن واقعات میں ایک دلچسپ واقعہ مکرم چوہدری صاحب نے یہ بیان کیا کہ جب حضور معہ مختصر قافلہ کراچی سے روانہ ہوئے اور جہاز Take off کر چکا تھا۔ اُس وقت مکرم بریگیڈیر (ر) وقیع الزماں خاں صاحب جو حفاظتی ڈیوٹی پر مامور تھے، انتہائی پریشانی اور گھبراہٹ کے عالم میں میرے پاس آئے اور کہا کہ حضور اپنی سیٹ پر موجود نہیں ہیں۔ چنانچہ میں فوراً فرسٹ کلاس میں گیا اور دیکھا کہ حضور انور ماشاء اللہ اپنی سیٹ پر تشریف فرما ہیں صرف پگڑی اتار کر ساتھ والی خالی سیٹ پر رکھی ہوئی ہے۔

مکرم چوہدری صاحب مرحوم جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر جلسہ میں شامل ہونے والے وفود کے لئے لاہور سے سفر کی سہولتیں فراہم کرتے اور واہگہ بارڈر پر ایک بہت بڑے شامیانے کے نیچے وسیع لنگر (مہمان نوازی) کا بہترین انتظام کیا کرتے تھے۔ جلسہ کے دنوں میں آنے جانے والے وفود اور احباب کے لئے 24 گھنٹے گرم کھانا اور چائے ہر وقت پیش کی جاتی تھی۔

جلسہ سالانہ قادیان 2005ء کے موقع پر خاکسار کو بھی جلسہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اُس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی رونق افروز ہوئے۔ جلسہ سے واپسی پر خاکسار اور میرے ہمسفر احباب جب تھکے ماندے واہگہ بارڈر پر پہنچے تو جماعت احمدیہ لاہور کے زیر انتظام ضیافت کے زیر اہتمام، بہترین کھانے اور گرم چائے سے لطف اندوز ہوئے اور جماعت احمدیہ لاہور اور امیر جماعت مکرم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب کے لئے دل سے دعائیں نکلیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب مرحوم کو غریق رحمت کرے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں شامل فرمائے اور سوگواران کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

احمدیہ گزٹ کینیڈا کے بارہ میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اظہارِ خوشنودی

”آپ کی طرف سے احمدیہ گزٹ کینیڈا کا ماہ فروری 2017ء کا شمارہ موصول ہوا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ماشاء اللہ اچھی کوشش ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور پڑھنے والوں کو اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا اور آپ کے سب معاونین کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ آمین“

رپورٹ جماعت احمدیہ بیری

جلسہ قرآن مجید

22 جنوری 2017ء بروز اتوار کو جماعت احمدیہ بیری نے یونائیٹڈ چرچ نارتھ بیری میں جلسہ قرآن مجید کا اہتمام کیا۔ جلسہ کا آغاز اڑھائی بجے ہوا اور مکرم شیخ عبدالہادی صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن اور وقف عارضی نے اجلاس کی صدارت کی۔

جلسہ کا آغاز حسب معمول قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا۔ جس میں مکرم مبشر احمد صاحب نے بنی اسرائیل کی آیت 79 تا 85 کی تلاوت کی۔ ان آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم عبدالحی حق صاحب نے پیش کیا۔ اور اسی طرح مکرم جنید احمد صبا صاحب نے ان آیات کا اردو ترجمہ کیا۔

مکرم کرنل (ر) عبدالکریم ڈوگر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شیریں کلام ترنم سے پڑھ کر سنایا۔ اور اس نظم کا انگریزی ترجمہ مکرم طلحہ محمود چیمہ صاحب نے پیش کیا۔

تلاوت اور نظم کے بعد مکرم شیخ عبدالہادی صاحب نے جلسہ قرآن مجید کے پروگرام کا تعارف پیش کیا۔

اس اجلاس میں مکرم محمد اجمل نوشاہی صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن ووقف عارضی جماعت بیری نے ایک پروگرام ترتیب دیا۔ جس میں قرآن کریم کی تلاوت، معانی ومطالب پر غور وفکر اور قرآن سے محبت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے ہیں جس کی وجہ سے انسان کی ذاتی زندگی میں ایک تبدیلی واقعہ ہوتی ہے۔ اس حوالہ سے بعض دوستوں نے اپنے ذاتی تجربات بیان کئے۔

اس کے بعد قرآن مجید کے متعلق سوال جواب کا ایک معلوماتی پروگرام منعقد ہوا جسے مکرم ڈاکٹر رفیق ملک صاحب نے پیش کیا۔

اس پروگرام کے بعد مکرم شیخ عبدالہادی صاحب نے قرآن مجید کی باقاعدہ تلاوت کرنے اور اس کو سمجھنے کی برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

جلسہ کے آخر میں مکرم خالد محمود ملک صاحب صدر جماعت نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا، اعلانات کئے، پھر دعا ہوئی اور مغرب وعشاء کی نمازیں ادا کی گئیں۔ نمازوں کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

جلسہ یومِ مصلح موعود

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 12 فروری 2017ء بروز اتوار جماعت احمدیہ بیری نے یونائیٹڈ چرچ نارتھ بیری میں جلسہ مصلح موعود کا اہتمام کیا۔ جلسہ کا آغاز دو پہر تین بجے ہوا اور مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری پیس ویلج نے اجلاس کی صدارت کی۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس میں مکرم افتخار احمد ملہی صاحب نے سورۃ البقرہ کی آیت 285 اور 286 کی تلاوت کی اور ان کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ اور اسی طرح مکرم طلحہ چیمہ صاحب نے ان آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم حفیظ احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شیریں کلام پڑھ کر سنایا۔ اور اس نظم کا انگریزی ترجمہ مکرم حارث نایاب صاحب نے پیش کیا۔

تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد حمید خاں صاحب نے اردو میں مکرم عبدالحی حق صاحب نے اور انگریزی میں عظیم الشان اور معرکۃ الآراء پیش گوئی مصلح موعود کے اصلی الفاظ پڑھ کر سنائے۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم پروفیسر عبدالنور عابد صاحب، جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تھی۔ آپ نے پیش گوئی مصلح موعود کے ایک حصہ ''خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا'' کے موضوع پر ایمان افروز خطاب فرمایا۔

دوسری تقریر مکرم بشیر محمود چیمہ صاحب کی تھی۔ آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق اپنے ذاتی ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

اس کے بعد مکرم ظفر اللہ عظیم صاحب نے ایک نظم ترنم سے پڑھ کر سنائی اس کا انگریزی ترجمہ مکرم دانیال ڈوگر صاحب نے پیش کیا۔

اس اجلاس کی آخری اور صدارتی تقریر مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری کی تھی۔ آپ نے انگریزی میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک عالمگیر اور بابرکت سکیم تحریک جدید کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

یاد رہے کہ شدید سردی کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس اجلاس میں 90 افراد نے شرکت کی۔

آخر پر مکرم خالد محمود ملک صاحب صدر جماعت نے مقررین حضرات اور دیگر تمام احباب کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

جلسہ یوم مصلح موعودؓ کی چند تقریبات

جلسہ پیشگوئی مصلح موعودؓ

20 فروری 1886ء کا دن احیائے اسلام کے لئے ایک عظیم الشان اور روشن نشان لے کر طلوع ہوا۔ اُس دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کو ایک ایسی خوشخبری دی جو ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وعظمت کو ظاہر کرنے اور مردہ روحوں کو زندہ کرنے کا سامان لے کر آئی تھی۔ اور اب 131 سال اِس عظیم الشان پیش گوئی کے ایک ایک حرف پر گواہی دے رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ عالمگیر ہر سال 20 فروری کو دنیا بھر میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کی صداقت پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر اظہار تشکر پیش کرتی اور خوشیاں مناتی ہے۔ یہاں کینیڈا کی جماعتیں بھی 20 فروری کا پورا ہفتہ اپنے اجلاسوں میں اِس عظیم پیش گوئی سے حاصل کردہ فضائل وبرکات پر سجدہ شکر ادا کرتی نظر آئیں۔ جن میں سے چند کا ذکر قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ وان کی تقریب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ وان کے زیر اہتمام 19 فروری 2017 کو جلسہ مصلح موعود مسجد بیت الاسلام میں بڑی شان وشوکت سے منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نائب امیر کینیڈا نے فرمائی۔ بعد ازاں مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری بھی مکرم ڈاکٹر صاحب کے ساتھ کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے فوراً بعد جلسہ کی باقاعدہ کاروائی کا آغاز پونے سات بجے ہوا۔ حلقہ وان ایسٹ کے خادم مکرم حافظ رضا الرحمٰن درد صاحب نے قرآن کریم کی سورۃ الحشر کی آیت 23 تا 25 کی تلاوت خوش الحانی سے کی۔ تلاوت کا انگریزی ترجمہ حلقہ وڈ برج نارتھ کے خادم مکرم محمد سلمان زبیر منگلا صاحب اور اردو ترجمہ حلقہ میپل کے ناصر مکرم چوہدری انور احمد صاحب نے پیش کیا۔

مکرم ڈاکٹر اسلم داؤد صاحب نے پیش گوئی مصلح موعودؓ کی اہمیت کو بڑے مؤثر انداز میں واضح کیا اور اِس جلسہ کی غرض وغایت پر تفصیل سے روشنی ڈالی، اُنہوں نے جلسہ کے بقیہ پروگرام کی تفصیل پڑھ کر سُنائی۔

پروگرام کے مطابق حلقہ میپل کے مکرم محمود اکبر صاحب نے پیشگوئی پڑھ کر سنائی۔ احباب جماعت نے پیش گوئی کے الفاظ کو اِس انداز میں سُن کر ایک نئی روح کو اپنے اندر محسوس کیا۔ اِس کے فوراً بعد پیش گوئی کا انگریزی ترجمہ حلقہ وڈ برج ساؤتھ کے مکرم صفوان چوہدری صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں پیش کیا۔ اُن کا انداز بھی بڑا منفرد تھا اور بہت پسند کیا گیا، اِس کے بعد حلقہ وڈ برج نارتھ کے ایک اور خادم مکرم جاذب احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشہور نظم ''بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے'' خوش الحانی سے پڑھی۔ نظم کا انگریزی ترجمہ حلقہ وان نارتھ کے خادم مکرم طاہر ودود صاحب نے پیش کیا۔

جلسہ کا اگلا پروگرام ''حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود نوجوانوں کے لئے ایک بہترین مثال'' کے موضوع پر چھوٹے چھوٹے مضامین پر مشتمل تھا۔ یہ مضامین حلقہ وان ایسٹ کے دو ننھے اطفال ساحل باجوہ اور واحد باجوہ نے انگریزی میں پیش کئے۔ اِن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق چند ایک واقعات خوبصورت انداز میں پیش کئے گئے۔ اِن اطفال نے بڑے مؤثر انداز میں اِن واقعات کو پڑھا اور اپنی تقریر کے دوران حاضرین کی توجہ کا مرکز بنے رہے۔

کوئز پروگرام

جلسہ مصلح موعودؓ کی مناسبت سے ایک انتہائی دلچسپ کوئز مقابلہ منعقد ہوا۔ اِس مقصد کے لئے دو ٹیمیں پہلے سے تیار کی گئی تھیں۔ دونوں ٹیموں کو ایک سو سے زائد سوالات اور جوابات مہیا کئے گئے تھے۔ ایک ٹیم خدام اور دوسری انصار میں سے منتخب کی گئی تھی، ہر ٹیم کے تین تین ممبر تھے۔ وان امارت کے نئے مشنری مکرم مولانا محمد خالد داؤد صاحب نے یہ کوئز پروگرام پیش کیا اور دونوں ٹیموں سے 20 سوال پوچھے گئے، سب سوالات حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے واقعات اور اہم تحریکات کے متعلق تھے، دونوں ٹیموں نے بڑی محنت سے تیاری کی تھی، یہی وجہ تھی کہ دونوں ٹیموں نے برابر نمبر حاصل کئے اور مقابلہ برابر رہا۔ جلسہ میں شامل ہونے والے تمام احباب نے اِس پروگرام کو بڑے انہماک سے دیکھا اور پسند کیا۔ محترم مولانا صاحب نے اِس سلسلہ میں بڑی محنت سے تمام ابتدائی انتظامات کئے اور سوالات تیار کئے۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں اِس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

جلسہ کی اہم اور آخری تقریر

جلسہ کی اہم اور آخری تقریر محترم پروفیسر مولانا ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تھی۔ آپ نے ''حُسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا'' کے موضوع پر نہایت علمی اور تحقیقی تقریر کی۔ آپ نے بڑی تفصیل سے اس موضوع پر روشنی ڈالی۔ اور مختلف مثالوں سے واضح کیا کہ کس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے حُسن واحسان میں مشابہت تھی۔ اُنہوں نے اپنی تقریر میں نہایت قیمتی حوالہ جات پیش کئے۔ جسے احباب اور خواتین نے بڑی دلچسپی سے سُنا۔

لجنہ اماء اللہ کا جلسہ مصلح موعودؓ

مرکز سے آمدہ نئے قواعد کے مطابق لجنہ اماء اللہ نے اپنا الگ پروگرام ترتیب دیا ہوا تھا، اُن کا جلسہ مردانہ جلسہ کے ساتھ ساتھ جاری رہا۔ صرف مکرم پروفیسر مولانا ہادی علی چوہدری صاحب کا خطاب لجنہ کے ہال میں براہ راست نشر ہوا۔

لجنہ نے بھی کوئز مقابلہ کے لئے دو ٹیمیں تیار کی تھیں اور مردانہ جلسہ کی طرح کوئز پروگرام منعقد کروایا۔ سوالات اور جوابات سے تیاری کی۔

تقسیم انعامات

جلسہ کے انعقاد سے ایک ماہ پیشتر اعلان کیا گیا تھا کہ پیشگوئی مصلح موعود زبانی یاد کرنے پر جلسہ مصلح موعودؓ کے موقعہ پر انعامات دیئے جائیں گے۔ بفضلہ تعالیٰ مردوں میں 4 احباب نے یہ پیشگوئی زبانی یاد کی جب کہ خواتین نے اپنی روایات برقرار رکھتے ہوئے ایک مرتبہ پھر سبقت برقرار رکھی اور 23 لجنات نے پیش گوئی زبانی یاد کی۔ احباب اور لجنات کو اِس موقع پر خاص طور پر تیار کردہ انعامات

تقسیم کئے گئے۔

تقسیم انعامات کے بعد محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؓ سے متعلق اپنے چند ایک ذاتی واقعات بیان فرمائے اور دُعا کے بعد یہ جلسہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔احباب میں ریفرشمنٹ بھی پیش کی گئی۔جلسہ کی کل حاضری1010 تھی جس میں لجنات کی حاضری630 تھی۔

(رپورٹ: محمد زبیر منگلا سیکرٹری تربیت وان)

جماعت احمدیہ پیس ویلیج کی تقریب

پیس ویلیج کی جماعت کا اجلاس مسجد بیت الاسلام میں20 فروری بعد نماز مغرب ساڑھے چھ بجے شروع ہوا ۔اجلاس کی صدارت مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری نے کی۔

عزیزم اُسامہ احمد نے سورۃ الفتح کی آیات 28 تا 30 کی تلاوت پیش کی۔ان آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ عزیزم جلیس احمد نے اور اردو ترجمہ مکرم احسن قریشی صاحب نے پیش کیا۔

تعارف

مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری پیس ویلیج نے جلسہ یوم مصلح موعودؓ کے حوالہ سے تقریب کا تعارف کروایا۔آپ نے بتایا کہ آج کا دن اُس پیش گوئی سے متعلق ہے جس کا بیج ہمارے پیارے رسول ﷺ کے زمانے میں بویا گیا تھا۔جب مخالفین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نشان دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپؑ نے ہوشیار پور کا سفر اختیار کیا اور چالیس دن تک تنہائی میں عبادات اور دُعاؤں میں وقت گزارا۔جس کے بعد آپؑ نے ایک اشتہار کے ذریعہ اِس پیش گوئی کا اعلان کیا جو صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔

مختصر تعارف کے بعد پیش گوئی کے الفاظ مکرم طاہر احمد صاحب نے پڑھ کر سنائے جب کہ انگریزی ترجمہ کے الفاظ عزیزم علی احمد بٹر نے زبانی سُنائے۔

خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا

مکرم پروفیسر عبدالنور عابد صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا نے پیش گوئی کے اِس حصہ پر اردو میں خطاب فرمایا۔جس کا انگریزی رواں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔آپ نے فرمایا کہ آج سے 131 سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس عظیم بیٹے کی بشارت دی گئی تھی اُس کے متعلق بعض نشانیاں بھی اللہ تعالیٰ نے ظاہر کیں جن کا تعلق مصلح موعودؓ کی ذات سے تھا۔اگرچہ بچپن سے ہی آپؓ کی زندگی میں خدا کے مقربوں کا رنگ تھا لیکن جنوری 1944ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔آپؓ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس بات پر شاہد ہے کہ خدا تعالیٰ کا سایہ آپؓ کے سر پر تھا اور تمام نشانیاں آپؓ کی ذات میں لفظ بہ لفظ پوری ہوئیں۔مکرم پروفیسر صاحب موصوف نے چند تاریخی واقعات جن میں قبولیت دُعا، قرآن پاک کے علوم، آنحضرت ﷺ سے محبت، قتل کی سازش، احرار کا فتنہ اور ناکام منصوبوں کا ذکر کر کے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو احیائے اسلام کے لئے جو نشان دیا گیا وہ مصلح موعود کا نشان تھا۔اللہ تعالیٰ نے اپنی روح مصلح موعود کے وجود میں ڈالی تھی، وہ حقیقی رنگ میں حُسن و احسان کا ایک نمونہ تھے اور خدا کا سایہ اُنؓ کے سر پر تھا۔

آپ کے خطاب کے بعد عزیزم عطاء المنعم نے حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم شیریں کلام سے چند اشعار ترنم سے سنائے۔

میں اپنے پیاروں کی نسبت ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجے پر راضی ہوں اور اُن کی نگاہ رہے نیچی

ان اشعار کا انگریزی ترجمہ عزیزم ابراہیم ملک نے پیش کیا۔

حضرت مصلح موعودؓ کے حالات زندگی کا خاکہ

محترم عبدالحمید عبدالرحمان صاحب نے بڑی سکرین پر پاور پوائنٹ کی مدد سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی کا مختصر خاکہ انگریزی میں پیش کیا۔آپ نے اطفال اور خدام کو مدنظر رکھ کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصف صدی سے زائد دورِ خلافت کے چیدہ چیدہ کارنامے بیان کئے۔ جن میں قرآن کریم کی تفسیر، تحریک جدید اور وقف جدید کا قیام، رسالہ تشحیذ الاذہان اور الفضل کا اجراء، نظارتوں اور مجلس شوریٰ اور تنظیمی ڈھانچوں کی تشکیل، تعلیمی مراکز ، بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر اور مشن ہاؤسز کے قیام کی تاریخ دُوہرائی ۔مکرم عبدالرحمان صاحب نے خاص طور پر مسجد فضل لندن کا ذکر کیا جو اب ساری دنیا کے لئے روشنی کا مینار بن چکی ہے۔آپ کا یہ دلچسپ پروگرام پونے آٹھ بجے ختم ہوا۔

تحریک جدید

احرار کی معاندانہ دھمکیوں کے جواب میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جہاد تحریک جدید کی صورت میں رونماء ہوا۔جس کے بارہ میں مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری پیس ویلیج نے خطاب فرمایا۔آپ نے کہا کہ الٰہی جماعتیں جب بھی مشکلات اور مخالفت کی آندھیوں میں سے گزرتی ہیں تو خدا تعالیٰ اپنی سُنت کے مطابق خود ایسے فتنوں کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکتا ہے اور باطل کے عزائم کا قلع قمع کر دیتا ہے، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بھی ایسا ہی ہوا۔جب مسلمانانِ ہند کے تمام گروہ مجلس احرار کے جھنڈے تلے خدا تعالیٰ کی موعود جماعت کی مخالفت میں کھڑے ہو گئے اور یہ دعویٰ کیا کہ وہ جماعت احمدیہ کو مکمل طور پر نیست و نابود کر دیں گے اور قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ایسے ماحول میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدا تعالیٰ سے نصرت پاتے ہوئے فرمایا کہ میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتے ہوئے دیکھتا ہوں اور دنیا میں کوئی طاقت جماعت کی ترقی کو روک نہیں سکتی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کی اسکیم کے تحت دنیا میں اشاعت اسلام کے مراکز قائم کرنے کا اعلان کیا اور بڑے زوردار الہامات کی روشنی میں مخالفین کو للکارا اور فرمایا کہ میں ایک نیا آسمان اور نئی زمین دیکھ رہا ہوں جو تمہارے تصور سے بھی فزوں تر ہے۔مکرم مولانا صاحب نے فرمایا کہ یہ تھا وہ ماحول جس میں پیش گوئی مصلح موعودؓ کے تحت تحریک جدید کی بابرکت اسکیم کی بنیاد رکھی گئی جو درحقیقت تجدید احیائے اسلام کی بنیاد ثابت ہوئی آج دنیا کے کونے کونے میں اشاعت اسلام کے مراکز قائم ہیں، سینکڑوں مشنری تبلیغ کے کام میں مصروف ہیں، خدا نے اِس تحریک کی راہ میں آنے والی تمام رکاوٹیں دُور کر دیں کیونکہ یہی وہ سکیم ہے جس کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد پورا ہونا تھا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک پُرشوکت اقتباس کے ساتھ مولانا موصوف نے اپنا خطاب ختم کیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا دعوت الی اللہ کے لئے جوش

اِس اجلاس کی آخری تقریر کے لئے مکرم پروفیسر عبدالرشید انور صاحب، جامعہ احمدیہ کینیڈا نے اردو میں خطاب فرمایا۔جس کا رواں انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ دنیا میں دعوت الی اللہ کا مشن لے کر آتے ہیں اور اُن کے بعد یہ مشن اُن کے خلفاء جاری رکھتے ہیں، پیشگوئی مصلح موعودؓ کا جائزہ لیا جائے تو اُس میں بھی یہ مشن واضح طور پر نظر آتا ہے۔ فرمایا ''تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین

اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔‘‘حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں ہم مسلسل ایسے واقعات دیکھتے ہیں جب حضورؓ نے دعوت الی اللہ کو اپنا مشن بنایا اور جماعت میں دعوت الی اللہ کے لئے ایک تڑپ پیدا کر دی اور جماعت دعوت الی اللہ کے میدانوں میں آگے سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ بچپن سے ہی آپؓ کی طبیعت میں دعوت الی اللہ کا شوق تھا۔ آپؓ بچپن سے ہی عاجزانہ دُعاؤں میں لگے رہتے کہ اسلام کی ترقی کا جو کام بھی ہو وہ میرے ہاتھوں سے ہی ہو۔ مکرم پروفیسر صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریروں کے چند نمونے پیش کئے جن میں آپؓ کی طبیعت میں دعوت الی اللہ کا شوق اور جذبہ بے اختیار اُمنڈتا نظر آتا تھا۔ آپ نے کہا کہ دین کو زندہ کرنے کے لئے آپؓ کے دل میں ایک جوش اور ولولہ تھا۔ دعوت الی اللہ کی ایک اسکیم تحریک جدید کی صورت میں تشکیل دی جس کے ثمرات ہم آج ساری دنیا میں دیکھ رہے ہیں۔ آپؓ نے دعوت الی اللہ کی غرض سے اپنی علالت کے باوجود سفر اختیار کئے، واقفین زندگی کی تحریک شروع کی۔

تقریر کے آخر میں آپ نے دُعا کی کہ خدا کرے کہ ہمارے دلوں میں بھی دعوت الی اللہ کی وہ لو جلتی رہے اور ہمیں بھی توفیق ملتی رہے کہ ہم بھی اُسی انداز میں دعوت الی اللہ کے لئے کوششیں کرنے والے بن جائیں۔

اختتامی خطاب اور دُعا

آخر میں تقریباً ساڑھے آٹھ بجے مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری نے اپنے مختصر خطاب میں پیش گوئی کا تاریخی پس منظر پیش کرتے ہوئے اُن تمام حقائق کا ذکر کیا جنہیں وقت کے ساتھ ساتھ تاریخ نے قلمبند کیا، آپ نے فرمایا کہ 131 سال کا عرصہ پیش گوئی کی کامیابیوں پر گواہ ہے اور 20 فروری کا دن جماعت احمدیہ کے لئے خوشی کا دن ہے، اور ہمیں ہمیشہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس شعر کو اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھنا چاہئے۔

میرے پیارے دوستو تم دم نہ لینا جب تلک
ساری دنیا میں نہ لہرائے لوائے قادیاں

خطاب کے بعد اجتماعی دُعا کے ساتھ پونے نو بجے اس تقریب کا اختتام ہوا، حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کیا گیا۔ اِس تقریب میں مرد و خواتین کی حاضری ایک ہزار سے زائد تھی۔

(رپورٹ: محمد اکرم یوسف)

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ محترمہ راشدہ بیگم صاحبہ

2 مارچ 2017ء کو محترمہ راشدہ بیگم صاحبہ، پیس ویلیج نارتھ 84 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

محترم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری نے 3 مارچ کو ایوان طاہر میں مرحومہ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نیک، صالح، خلیق، ملنسار، مہمان نواز، خلافت اور نظام جماعت سے گہری محبت رکھتی تھیں اور اپنے بچوں کی بہت اعلیٰ تربیت کی۔ اس ذکر خیر کے بعد آٹھ بجے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 4 مارچ کو نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری پیس ویلیج نے دعا کروائی۔ شدید سردی کے باوجود ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں شہر کے دور دراز جگہوں سے احباب جماعت نے شرکت کی۔ مرحومہ نے چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مکرم نسیم احمد یوسفی صاحب کے علاوہ تین بیٹے مکرم رشید احمد صاحب امریکہ، مکرم نعیم احمد صاحب اور مکرم نوید احمد جرمنی سے جنازہ کے لئے تشریف لائے۔

مکرم نسیم احمد یوسفی صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا کے ایک مخلص محنتی اور فدائی کارکن ہیں۔ ہمہ وقت جماعت کی خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں۔ انہیں اپنی والدہ کی خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔

☆ مکرم محمود عالم ملک صاحب

6 مارچ 2017ء کو مکرم محمود عالم ملک صاحب، سابق امیر جماعت سکھر حال بریمپٹن 95 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کو مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ کو اپنے صاحبزادے مکرم مظفر احمد ملک صاحب انچارج ریفیم پریس لندن کے ساتھ اسیر راہ مولا رہنے کا بھی شرف حاصل ہوا۔ آپ کا تعلق بہار سے تھا، علم دوست تھے، احمدیہ گزٹ کینیڈا میں انہوں نے اپنی یادوں کے ایمان افروز واقعات رقم کئے تھے۔ خلافت اور نظام جماعت سے گہری محبت رکھتے تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں چار بیٹے، مکرم مبشر احمد ملک صاحب مارکھم، مکرم مغفور احمد صاحب بریمپٹن، مکرم مدثر احمد ملک صاحب کیلگری، مکرم مظفر احمد ملک صاحب لندن یوکے اور پانچ بیٹیاں شہناز قدسیہ صاحبہ، محترمہ دردانہ قدسیہ صاحبہ کیلگری، محترمہ بشریٰ مجید صاحبہ بیلجیئم، محترمہ عذرا شاہین صاحبہ، محترمہ روبینہ بلقیس صاحبہ لندن یوکے یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم طاہر احمد سیال صاحب

8 مارچ 2017ء کو مکرم طاہر احمد سیال صاحب، میپل 69 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم کینیڈا کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ بشریٰ سیال صاحبہ، ایک بیٹا مکرم ناصر سیال صاحب اور دو بیٹیاں محترمہ زہرہ سیال صاحبہ اور محترمہ سائرہ سیال صاحبہ میپل یادگار چھوڑی ہیں۔ ان کے علاوہ آپ محترمہ بشریٰ خاں صاحبہ میپل، محترمہ طاہرہ پروین صاحبہ بریمپٹن، محترمہ زرینہ جبین صاحبہ وڈبرج، مکرم ادریس سیال صاحب میپل، مکرم ندیم سیال صاحب پیس ویلیج کے بھائی اور مکرم آصف خاں صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے ماموں تھے۔ مرحوم کے اور بھی عزیز کینیڈا میں مقیم ہیں۔

ادارہ اس افسوسناک سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

9 مارچ 2017ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عشاء کے بعد مکرم عبدالماجد قریشی صاحب نے مکرم محمود عالم ملک صاحب بریمپٹن اور مکرم طاہر احمد سیال صاحب میپل کی خدمات کا ذکر کیا۔ اس ذکر خیر کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن نے ان دونوں مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اگلے روز 10 مارچ 2017ء کو مکرم محمود عالم ملک صاحب کی بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا صاحب نے ہی دعا کروائی۔ جب کہ مکرم طاہر احمد سیال صاحب کی نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا محمد خالد داؤد صاحب مشنری وان نے دعا کروائی۔ ہر دو مواقع پر شدید سردی کے باوجود یورپ سے آئے ہوئے اعزہ واقارب کے علاوہ کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کی وفات کے مواقع پر ان کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

☆ مکرم ایاز احمد چوہدری صاحب

16 مارچ 2017ء کو مکرم ایاز احمد چوہدری صاحب، بریمپٹن 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

17 مارچ 2017ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 18 مارچ 2017ء کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کروائی۔ ہر دو مواقع پر دور دراز شہروں اور امریکہ سے آئے ہوئے اعزہ واقارب کے علاوہ دیگر احباب جماعت نے شرکت کی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ناصرہ چوہدری صاحبہ، تین بیٹے مکرم کرشن اقبال صاحب وینکوور، مکرم لطف الرحمٰن صاحب، مکرم مظفر احمد چوہدری صاحب امریکہ اور تین بیٹیاں محترمہ نازیہ ایاز صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم احمد صاحب، بریمپٹن، محترمہ ماریہ ایاز صاحبہ اہلیہ مکرم کلیم احمد صاحب، ملٹن اور محترمہ مبشرہ مانگٹ صاحبہ اہلیہ مکرم اقبال احمد مانگٹ صاحب وینکوور یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ سلیم اختر صاحبہ

23 جنوری 2017ء کو محترمہ سلیم اختر صاحبہ ملتان 71 سال کی عمر میں وفات پا گئیں تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 27 جنوری 2017ء کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ مرحومہ، محترمہ ریحانہ یوسف صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد احمدی صاحب ایڈمنٹن کی والدہ تھیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔